سُورَةُ النّٰزِعٰتِ

تفسیر ارشدی

مرتب

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT جملہ حقوق محفوظہ
All Rights Reserved
2025

سُورَةُ النَّازِعَات

تفسیر ارشدی

مرتب
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

"یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے"۔

سورۃ الإسراء

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواما ويضع به آخرين

"اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو

اونچا کر دیتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچا گراتا ہے"۔

رواہ مسلم

فہرس

سورۃ النازعات

صفحہ نمبر	عنوان
1	❃ سورۃ النازعات کی تفسیر 11 حصوں میں
	پہلا حصہ (سورۃ النازعات کا اجمالی تعارف)
4	❃ مقام نزول: مکہ
4	❃ سورۃ کا اجمالی تعارف
4	❃ بعض اہداف
5	❃ سورۃ نازعات: موضوعات، ساخت اور اس کے حصوں کی باہمی ربط
7	❃ خلاصہ
7	❃ سورۃ اس انداز میں مربوط ہے کہ ہر حصہ دوسرے حصے کی تائید اور تقویت کرتا ہے
	دوسرا حصہ (تفسیری ترجمہ)
9	❃ سورۃ النازعات کی آیات کا ترجمہ
	تیسرا حصہ (لغوی تشریح)
22	❃ (Part-1): کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح
52	❃ (Part-2): ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ
	چوتھا حصہ (سورۃ النازعات کے مرکزی موضوعات)
61	❃ سورہ نازعات (79) کے مرکزی موضوعات
61	1. فرشتوں کی قسمیں

2. قیامت کا دن ____ 61
3. فرعون اور موسیٰ کا واقعہ ____ 61
4. انکار کے خلاف انتباہ ____ 62
5. جنت اور جہنم کی تصویر کشی ____ 62
6. اللہ کی قدرت کی یاد دہانی ____ 62
❁ مرکزی پیغام ____ 62
❁ فرشتوں کے کام اور کردار سے متعلق قرآن کی 10 آیات ____ 62
❁ قرآن مجید میں قیامت کے موضوع پر 10 آیات مع عربی متن ____ 67
❁ قرآن مجید کی 10 آیات فرعون اور موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے پر، عربی متن مع ترجمہ ____ 70
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو آخرت کے انکار کے بارے میں انتباہ دیتی ہیں ____ 73
❁ قرآن کی وہ 20 آیات جو اللہ کی قدرت کی یاد دلاتی ہیں، عربی متن مع ترجمہ ____ 76
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو فرعون کے تکبر کو اجاگر کرتی ہیں، عربی متن، ترجمہ کے ساتھ ____ 79
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کی تخلیق ____ 82
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کے عذاب اور پچھلی قوموں کے انجام ____ 84
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کی طرف سے دکھائی گئی ____ 87
❁ یہ آیات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا کی گئی نشانیوں اور فرعون ____ 90
❁ قرآن کی وہ 10 آیات جو فرعون کے تکبر اور اس کے دعویٰ خدائی سے متعلق ہیں ____ 93
❁ قرآن کی دس آیات جو قیامت (یومِ قیامت) کے وقوع سے متعلق ہیں ____ 96
❁ قرآن کی دس آیات جو تکبر (کبر) اور ظلم (ظلم) کی ممانعت سے متعلق ہیں، ____ 98
❁ قرآن کی دس آیات جو تزکیہ (خود کی پاکیزگی) اور دنیاوی خواہشات ____ 100
❁ قرآن کی آیات جو خواہشاتِ نفس (ہویٰ نفس) اور شہوات کی پیروی ____ 102

پانچواں حصہ (تفسیر بالقرآن)

❋تفسیر بالقرآن (من أضواء البیان) ____ 106

چھٹا حصہ (سورۃ النازعات سے متعلق احادیث)

❋(Part-1): وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں ____ 110

ساتواں حصہ (دیگر تفاسیر میں موجود احادیث)

❋حصہ دوم: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں ____ 143

آٹھواں اور نواں حصہ (تفسیرِ صحابہ و تابعین)

❋تفسیر: صحابہ و تابعین کے اقوال ____ 151

دسواں حصہ (عربی تفاسیر سے نکات)

❋عربی تفاسیر سے مستند نکات ____ 153
❋حصہ 1- مختصر و غیر تفصیلی تفسیر، صحابہ اور تابعین کے اقوال سے ____ 153
❋تفسیر قرطبی: سورۃ نازعات، آیت 34 کا معنی ____ 159
❋"وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا" (زور سے کھینچنے والے فرشتے) ____ 161
❋علماء کا اجماع ____ 161
❋ابن القیم کا استدلال ____ 161
❋عربی ادبیات کی مثال ____ 162
❋ابن القیم رحمہ اللہ کی تفسیر کا خلاصہ ____ 162
❋ابن القیم کا استدلال ____ 162
❋فرشتوں کی تطبیق ____ 162

❋تفصیل 163
❋لفظ "نزع" کی وسعت 163
❋نتائج 163
❋امام ابن جریر کا نقطہ نظر 163
❋اختتامیہ 163
❋مفسرین کے مختلف اقوال کا خلاصہ 164
❋اللہ کے فرمان "وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا" کے بارے میں 164
❋"وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا" (تیزی سے تیرنے والے) کی تفسیر 164
❋"فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا" (آگے بڑھنے والے) کے بارے میں 164
❋"وَالسَّابِحَاتِ" (تیزی سے سفر کرنے والے) 164
❋"فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا" (امور کی تدبیر کرنے والے) 165
❋نتیجہ 165
❋قسم کا جواب 165
❋علماء کے اقوال 165
❋ابن القیم رحمہ اللہ کا نقطہ نظر 166
❋ابن القیم کی تفصیل 166
❋نتیجہ 167
❋ابن القیم رحمہ اللہ کی وضاحت 167
❋آیت: "جس دن کمپنے والی کمپائے گی" 167
❋"جس دن کمپنے والی کمپائے گی" کا سیاق 168
❋آیت: "دل اس دن کانپ رہے ہوں گے" 168

❋انتہائی خوف اور اضطراب کی حالت میں بینائی کمزور ہو جانا ____ 168
❋آیت: "کیا ہم واقعی اپنی پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے ؟" ____ 169
❋قیامت کی وضاحت ____ 169
❋آیت: "جب ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے" ____ 169
❋آیت: "تو یہ تو بہت گھاٹے کا سودا ہو گا" ____ 169
❋آیت: "یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی" ____ 170
❋آیت: "اور یکایک وہ سب زمین پر کھڑے ہوں گے" ____ 170
❋موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اور اس کی مناسبت ____ 171
❋اللہ کا موسیٰ علیہ السلام کو حکم ____ 171
❋سورت کے موضوع سے ربط ____ 171
❋مقدس وادی کی وضاحت ____ 171
❋فرعون کی سرکشی اور سزا ____ 172
❋تزکیہ (پاکیزگی) کا قرآنی تصور ____ 172
❋فرعون کی سرکشی اور سزا ____ 172
❋اللہ کی سزا: "پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کی سزا میں گرفتار کیا" (النازعات:25) ____ 172
❋مقدس وادی اور اللہ کی صفات ____ 173
❋قیامت کے منکروں کے لیے اللہ کا استدلال ____ 173
❋اللہ آسمان کی تخلیق کو اپنی قدرت کی نشانی بتاتے ہوئے فرماتا ہے ____ 173
❋زمین کی تیاری ____ 174
❋عظیم ترین ہنگامہ ____ 174
❋عظیم ہنگامے کے نتائج ____ 174

❁سرکش اور نافرمان ____ 174
❁پرہیز گار اور متقی ____ 175
❁عظیم ہنگامے کی تشریح ____ 175
❁یادداشت اور حساب کا دن ____ 175
❁جہنم کا عیاں ہونا ____ 175
❁دو انجام ____ 176
❁سرکشوں کا انجام ____ 176
❁متقیوں کا انعام ____ 176
❁اللہ کا خوف ____ 176
قیامت اور اس کا علم ____ 177
❁مذاق اور انکار ____ 177
❁سنجیدہ جستجو ____ 177
❁دنیا کی عارضی حیثیت ____ 177
❁فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات ____ 178

گیارھواں حصہ (سورۃ النازعات کے اہم اسباق)

❁سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق ____ 181
❁سورۃ النازعات کے بعض موضوعات ____ 181
❁سورۃ النازعات کے بعض اسباق ____ 181
❁مناسبت / لطائف التفسیر ____ 182
❁آیات اور حدیث ____ 183
❁حدیث: 1 (حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) ____ 183

❁حدیث:2(حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ____ 183
❁حدیث:3(حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) ____ 184
❁عمومی معلومات ____ 185

مقالہ 1 ____ 186

❁ابن خلدون اور جدید سماجیات: فرعون کے خاندان کا زوال ____ 186
❁تحقیقی اداروں کے حوالے ____ 187
❁قرآن کا سائنسی نقطہ نظر: "دَحَاهَا" اور زمین کی شکل ____ 187
❁سائنسی تشریح ____ 187
❁تحقیقی اداروں کے حوالے ____ 187
❁اضافی وسائل ____ 188
❁"ابن خلدون کی تاریخ کا فلسفہ" از چارلس اساوی ____ 188
❁"قرآن اور سائنس: ہم آہنگ یا متصادم؟" از مورس بوکائل ____ 188
❁انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) ____ 188
❁قرآن کا سائنسی نقطہ نظر: "دَحَاهَا" اور زمین کی شکل ____ 188
❁سائنسی تشریح ____ 188
❁تحقیقی اداروں کے حوالے ____ 189
❁اضافی وسائل ____ 189
❁"ابن خلدون کا تاریخ کا فلسفہ" از چارلس اساوی ____ 189
❁"قرآن اور سائنس: ہم آہنگ یا متصادم؟" از مورس بوکائل ____ 189
❁انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) ____ 189

مقالہ 2 ____ 190

❁مراتب دین ______ 190
❁دین کے تین درجے ہیں (1) اسلام (2) ایمان (3) احسان ______ 190
❁ارکان اسلام ______ 191
❁ارکان ایمان ______ 192
❁احسان کا ایک ہی رکن ہے ______ 192
❁اسلام کا کیا معنی ہے؟ ______ 192
❁جب اسلام بولا جائے تو پورے دین کو محیط ہوتا ہے، اس کی کیا دلیل ہے؟ ______ 193
❁ایمان کی تعریف ______ 194
❁اللہ تعالی پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ ______ 194
❁توحید کسے کہتے ہیں؟ ______ 194
❁توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟ ______ 194
❁توحید ربوبیت کسے کہتے ہیں؟ ______ 195
❁توحید اسماء وصفات کسے کہتے ہیں؟ ______ 195
❁اللہ تعالی کہاں ہے؟ ______ 195
❁ائمہ سلف صالحین نے مسئلہ "استواء" کے سلسلہ میں کیا کہا ہے؟ ______ 195
❁قبولیت عمل کی کیا شرطیں ہیں؟ ______ 196
❁اصولِ ثلاثہ سے کیا مراد ہے؟ ______ 196
❁قواعدِ اربعہ سے کیا مراد ہے؟ ______ 196
❁شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟ ______ 196
❁شرک اصغر کسے کہتے ہیں؟ ______ 198
❁بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر: 8-12 سال) اور بڑوں کے لیے اسائنمنٹ ______ 201

❁بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر: 8-12 سال) 201
1. حفظ کا کام 201
2. اہم الفاظ 201
3. فہم کے سوالات 202
4. سرگرمی 202
5. گفتگو 202
1. مطالعہ اور غور و فکر 202
2. تنقیدی سوالات 202
3. تحقیقی اسائنمنٹ 203
❁سرگرمی 203
❁سوالات 203
❁تجربہ: ایک سادہ زلزلہ ماڈل بنائیں 203
❁مقصد 204
4. عملی نفاذ 204
5. گروپ ڈسکشن 204
❁تعلیمی رہنمائی 204

سُورَةُ النّٰزِعٰتِ

سورۃ النازعات کی تفسیر 11 حصوں میں پیش کی جارہی ہے

پہلا حصہ	سورت کا جائزہ پیش کرتا ہے، اس کے پچھلی اور اگلی سورتوں سے تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ سورت کے موضوعاتی انداز اور مقاصد کو بھی بیان کرتا ہے۔
دوسرا حصہ	قرآن کے معانی کا ترجمہ کے ذریعے، آیت بہ آیت وضاحت کے ساتھ۔
تیسرا حصہ	تیسرے حصے کا پہلا حصہ: کتاب السراج سے الفاظ کا مجموعہ۔ تیسرے حصے کا دوسرا حصہ: ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ۔ یہ حصہ الفاظ پر مرکوز ہے، جہاں ہم اسم (واحد یا جمع) اور فعل (ماضی یا حال) کی شناخت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اس عمل سے ہمیں قرآن کی گہرائی میں غور و فکر کرنے میں مدد ملتی ہے۔
چوتھا حصہ	قرآن کی وہ آیات جمع کرنا جو موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ یہ حصہ ہمیں دکھاتا ہے کہ ہم کس طرح موضوع یا عنوان سے متعلق دیگر قرآنی آیات کے ذریعے سمجھنے کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
پانچواں حصہ	تفسیر بالقرآن۔
چھٹا حصہ	پہلا حصہ: وہ احادیث جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کیں۔ دوسرا حصہ: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی گئیں۔
ساتواں حصہ	تفسیر بالحدیث۔

آٹھواں اور نواں حصہ	اقوال صحابہ وتابعین مع تفسیر بالرائے المحمود۔ پانچ مشہور تفاسیر سے صحابہ اور تابعین کے اقوال (کچھ اقوال) کے ساتھ ساتھ تفسیر بالرائے محمود کو جمع کیا گیا۔ **نوٹ:** میں نے دو حصے (8 اور 9) کو ایک جگہ اس لیے جمع کیا کیونکہ میں نے جب اقوال جمع کیے تو ان میں سے کچھ اقوال، تفسیر بالرائے محمود پر مبنی پائے۔
دسواں حصہ	عربی تفسیر سے مستند نکات
گیارہواں حصہ	سورت سے حاصل ہونے والے اسباق۔ عمومی معلومات۔ طلبہ وطالبات کے لئے 3 اسائن منٹ۔

پہلا حصہ

(سورۃ النازعات کا اجمالی تعارف)

An-Naazi-aat	Those Who Pull Out	79- سورة النازعات

مقامِ نزول: مکہ

سورۃ کا اجمالی تعارف

ہم سورۃ کو مجموعی طور پر دیکھنے سے آغاز کریں گے سمجھیں گے کہ یہ اپنے سے پہلے اور بعد کی سورتوں سے کیسے مربوط ہے۔ ہم اس کے اہم مقاصد پر بھی بات کریں گے اور سورۃ کے مختلف حصوں (یونٹس) کا تعارف کرائیں گے تاکہ اس کی ساخت اور پیغام کی واضح تصویر پیش کی جاسکے۔

بعض اہداف

- روح کے نکلنے کا منظر، آخرت کے بارے میں کفار قریش کے سوالات پھر ان کے جوابات۔[1]
- سورہ نبأ میں قیامت کا ذکر ہوا اور اثبات کے لیے آیات شرعیہ اور آیات کونیہ سے استدلال بھی کیا گیا ہے ، اس سورت میں خاص طور سے قیامت کا لفظ نہیں لیکن قیامت سے متعلق کفار قریش کے سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔

تاریخی مثال یعنی فرعون کا کیا حشر ہوا بتلایا گیا، اورآیات کونیہ سے نعمتیں بیان کرکے سوچنے پر ابھارا گیا ہے۔ (سمجھانے کے لیے تاریخی اور مشاہداتی طرز اپنایا گیا)

- سبب تکذیب: طغیان (سرکشی) اور سبب نجات: خواہشات پر کنٹرول (ونهي النفس عن الهوى)[2]
- اس سورت میں بھی قیامت اور اس کے احوال کا تذکرہ ہے۔[3]
- مجرموں کا انجام اور متقیوں پر انعام کا تذکرہ ہے۔
- موسی -علیہ السلام- اور فرعون کا قصہ ذکر کیا گیا، جو تکبر کرتے ہوئے الوہیت کا دعوی کررہا تھا اس کا

---

[1] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (كتاب الروح :ابن قيم الجوزية)

[2] مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (طريق الهجرتين وباب السعادتين :ابن قيم الجوزية)

[3] مزید معلومات کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة :محمد بن أحمد القرطبي)

انجام کیا ہوا؟ یہی انجام ہر متکبر اور حق سے اعراض کرنے والے کا ہو گا۔[4]

سورۃ نازعات: موضوعات، ساخت اور اس کے حصوں کی باہمی ربط

سورۃ نازعات ایک مکی سورۃ ہے جو اپنے مؤثر اسلوب اور ایمان کے بنیادی پہلوؤں جیسے توحید، قیامت، حساب و کتاب اور اللہ کی وحدانیت پر مرکوز ہے۔ اس سورۃ کی ساخت اس کے متواتر بہاؤ اور اس کے حصوں کے باہمی ربط سے ممتاز ہے، جو ایک مربوط فریم ورک تشکیل دیتی ہے تاکہ ایک واضح پیغام پہنچایا جا سکے۔ ذیل میں سورۃ کے حصوں کے درمیان تعلق اور سیاق و سباق کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے:

1. قسم بالنّازعات اور قیامت کا بیان (آیات 1-14):

❖ آیات 1-5: سورۃ کا آغاز النّازعات (فرشتے) کی قسم اور ان کے موت اور روح قبض کرنے سے متعلق کردار سے ہوتا ہے۔ یہ قسم مخلوق کی عظمت اور کائنات پر حاکم الٰہی قوتوں کی طرف توجہ دلاتی ہے، اور قاری کو اللہ کی عظمت پر غور کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔

❖ آیات 6-14: قسم کے بعد، آیات قیامت کے دن، صور پھونکنے اور اس دن انسانوں کی حالت (دل کانپ رہے ہوں گے اور آنکھیں جھکی ہوں گی) کو بیان کرتی ہیں۔ پھر کافروں کے قیامت کے انکار پر تنقید کی جاتی ہے اور اس بات کی تصدیق کی جاتی ہے کہ اللہ انہیں اسی طرح دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے جیسے اس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا۔

❖ ربط: ابتدائی قسم اللہ کی قدرت پر یقین کو مضبوط کرتی ہے، اور قیامت کے بیان کے لیے راہ ہموار کرتی ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جو زندگی اور موت کا خالق ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی پوری طرح قادر ہے۔

2. موسیٰ اور فرعون کا واقعہ (آیات 15-26):

❖ آیات 15-19: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف بھیجے جانے اور اسے اللہ کی یاد دہانی

[4] مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کو ضرور پڑھیں (تذکیر البشر بفضل التواضع وذم الکبر: عبد اللہ بن جار اللہ بن إبراھیم الجار اللہ)

کرانے کے حکم کا ذکر فرماتا ہے۔

- ❖ آیات 20-26: ان آیات میں بیان ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے واضح نشانیاں پیش کیں، لیکن فرعون نے انکار اور تکبر سے جواب دیا، جس کے نتیجے میں اس کی ہلاکت واقع ہوئی۔
- ❖ ربط: یہ واقعہ ایک تاریخی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو اللہ کے ظالموں کو ہلاک کرنے اور اپنے رسولوں کی مدد کرنے کے قانون کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ اس سے پہلے کے بیان سے جڑتا ہے کہ جو پیدا کرتا اور زندہ کرتا ہے وہ قیامت کے دن متکبروں کو سزا دینے پر بھی قادر ہے۔

3. تخلیق میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 27-33):

- ❖ آیات 27-30: آیات تخلیق میں اللہ کی قدرت کی طرف منتقل ہوتی ہیں، جیسے آسمانوں کی تعمیر، ان کی بلندی اور تکمیل۔
- ❖ آیات 31-33: پھر زمین کا ذکر آتا ہے، اس کی ہمواری، پانی کے ذخائر، چراگاہیں اور زندگی کے لیے وسائل۔
- ❖ ربط: آسمان و زمین کی تخلیق پر گفتگو اللہ کی قدرت اور قیامت پر اس کی قدرت سے جڑتی ہے۔ جس نے کائنات کو اس قدر باریکی سے پیدا کیا وہ یقیناً مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

4. آخرت کی تنبیہات (آیات 34-46):

- ❖ آیات 34-41: ان آیات میں قیامت کے مناظر بیان کیے گئے ہیں، جن میں لوگوں کی تقسیم کا ذکر ہے: بدبخت جو عذاب میں مبتلا ہوں گے اور خوش نصیب جو دائمی نعمتوں میں ہوں گے۔
- ❖ آیات 42-46: سورۃ کا اختتام کافروں کے قیامت کے وقت کے بارے میں سوال پر ہوتا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور یہ یقینی طور پر واقع ہو کر رہے گی۔
- ❖ ربط: یہ تنبیہ سورۃ کے اختتام پر پچھلی تمام گفتگو کا نتیجہ بیان کرتی ہے اور ایمان و آخرت کی تیاری کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

خلاصہ:

سورۃ اس انداز میں مربوط ہے کہ ہر حصہ دوسرے حصے کی تائید اور تقویت کرتا ہے:

1. قسم اور قیامت کا بیان: قاری کو انسانیت کی تقدیر پر غور کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔
2. موسیٰ اور فرعون کا واقعہ: ظالموں کے انجام کی عملی مثال پیش کرتا ہے۔
3. تخلیق میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں: اللہ کی قیامت پر کامل قدرت کو ثابت کرتا ہے۔
4. آخرت کے مناظر اور تنبیہات: قیامت پر ایمان کو مضبوط کرتا اور آخرت کی تیاری کی دعوت دیتا ہے۔

اس ترتیب کے ذریعے سورۃ ایک جامع پیغام دیتی ہے، جو غور و فکر، اللہ پر ایمان اور آخرت کے لیے تیاری کی ترغیب دیتی ہے۔

دوسرا حصہ

(تفسیری ترجمہ)

اس حصے میں ہم ہر آیت کو الگ الگ دیکھیں گے اور قرآن کے معانی کا ترجمہ پیش کریں گے ان شاء اللہ ہر آیت کو آسان انداز میں بیان کیا جائے گا تاکہ اس کا مطلب واضح اور قابل فہم ہو جائے۔

آیت 1:وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا

ترجمہ:	قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو سختی سے کھینچتے ہیں۔"
وضاحت:	یہ آیت ان فرشتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کافروں کی روحیں موت کے وقت زور سے نکالتے ہیں۔ لفظ "نَّازِعَاتِ" (جو کھینچتے ہیں) ان کی طاقت اور تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 2:وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا

ترجمہ:	"اور ان کی جو آسانی سے نکال لیتے ہیں۔"
وضاحت:	یہاں فرشتوں کو مومنوں کی روحیں نرمی اور آسانی سے نکالنے والے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لفظ "نَّاشِطَاتِ" اس نرمی اور آسانی کو ظاہر کرتا ہے، جیسے کسی گرہ کو کھولنا۔

آیت 3:وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا

ترجمہ:	"اور ان کی جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں۔"
وضاحت:	اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو آسمانوں میں تیزی اور آسانی کے ساتھ اللہ کے احکامات کو پورا کرتے ہوئے تیرتے ہیں، جیسے پانی میں تیرنا۔

آیت 4:فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا

ترجمہ:	"اور ان کی جو سبقت لے جاتے ہیں۔"
وضاحت:	فرشتے اللہ کے احکامات کو بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور تاخیر نہیں کرتے۔ یہ ان کی لگن اور تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔

آیت 5: فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا

ترجمہ:	"اور ان کی جو معاملات کو تدبیر کرتے ہیں۔"
وضاحت:	فرشتے اللہ کے حکم سے مخلوق کے معاملات سنبھالتے ہیں، جیسے رزق پہنچانا اور حفاظت کرنا۔

آیت 6: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ

ترجمہ:	"جس دن زلزلہ ہلائے گا۔"
وضاحت:	یہ آیت حضرت اسرافیل کے صور پھونکنے کے پہلے مرحلے کو بیان کرتی ہے، جو پوری کائنات کو ہلا دے گا اور قیامت کے آغاز کی نشانی ہے۔

آیت 7: تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ

ترجمہ:	"اس کے بعد دوسرا (صور) آئے گا۔"
وضاحت:	دوسری بار صور پھونکنے سے تمام مخلوق اپنی قبروں سے اٹھ کھڑی ہوگی۔

آیت 8: قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ

ترجمہ:	"اس دن دل کانپ رہے ہوں گے۔"
وضاحت:	یہ قیامت کے دن کافروں کے دلوں پر چھا جانے والے خوف اور گھبراہٹ کو بیان کرتا ہے۔

آیت 9: أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ

ترجمہ:	"ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔"
وضاحت:	ان کی آنکھیں عاجزی اور ذلت کے ساتھ نیچی ہوں گی، کیونکہ وہ اپنے گناہوں اور سرکشی کا احساس کر لیں گے۔

آیت10:يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ

ترجمہ:	"وہ کہتے ہیں: کیا ہم واقعی اپنی پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟"
وضاحت:	کافر مذاق اڑاتے ہوئے دوبارہ زندہ ہونے کے امکان پر سوال کرتے ہیں۔

آیت11:أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً

ترجمہ:	"کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟"
وضاحت:	وہ مزید قیامت پر شک کا اظہار کرتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ جب ہمارے جسم ہڈیوں میں تبدیل ہو جائیں گے تو زندگی کیسے لوٹائی جا سکتی ہے؟

آیت12:قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ

ترجمہ:	"وہ کہتے ہیں: پھر یہ تو ایک نقصان دہ واپسی ہوگی۔"
وضاحت:	کافر طنزیہ انداز میں کہتے ہیں کہ اگر دوبارہ زندہ ہونا ہوا تو وہ ان کے لیے نقصان دہ اور خسارے کا باعث ہوگا۔

آیت13:فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ

ترجمہ:	"پس وہ تو صرف ایک چیخ ہوگی۔"
وضاحت:	اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ قیامت کا برپا ہونا اس کے لیے نہایت آسان ہے، صرف ایک حکم یا صور پھونکنے کی دیر ہے۔

آیت14:فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ

ترجمہ:	"پھر وہ سب ایک دم زمین کی سطح پر ہوں گے۔"
وضاحت:	دوسری بار صور پھونکنے کے بعد لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، پوری طرح ہوش

میں اور میدانِ محشر میں موجود ہوں گے۔

آیت 15: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ

ترجمہ: "کیا تمہارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر آئی ہے؟"

وضاحت: اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ اور سننے والوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کی یاد دہانی کرواتے ہیں تاکہ ان کے مشن اور اللہ کی قدرت پر غور کریں۔

آیت 16: إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

ترجمہ: "جب اس کے رب نے اسے مقدس وادی طویٰ میں پکارا۔"

وضاحت: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وادی طویٰ میں کلام فرمایا اور انہیں فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔

آیت 17: اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ

ترجمہ: "فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکشی کر گیا ہے۔"

وضاحت: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتے ہیں کہ وہ فرعون کا سامنا کریں، جس نے تکبر اور ظلم میں حد سے تجاوز کر لیا تھا۔

آیت 18: فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ

ترجمہ: "اور کہو: کیا تم چاہتے ہو کہ پاکیزہ ہو جاؤ؟"

وضاحت: حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو تکبر اور کفر چھوڑ کر اللہ پر ایمان لا کر خود کو پاک کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

آیت 19: وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ

ترجمہ: "اور میں تمہیں تمہارے رب کی طرف رہنمائی کروں تاکہ تم ڈرو۔"

وضاحت: حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو اللہ کی طرف ہدایت دینے کی پیشکش کرتے ہیں، اس امید پر کہ وہ اللہ سے ڈرے اور توبہ کرے۔

آیت 20: فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ

ترجمہ: "پھر اس نے اسے بڑی نشانی دکھائی۔"

وضاحت: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزات دکھائے، جیسے ان کا عصا سانپ بن جانا، جو ان کی نبوت کی دلیل تھے۔

آیت 21: فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ

ترجمہ: "پھر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔"

وضاحت: معجزات دیکھنے کے باوجود فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیغام رد کر دیا اور سرکشی پر قائم رہا۔

آیت 22: ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ

ترجمہ: "پھر وہ پیٹھ موڑ کر چل دیا (اور مخالفت میں لگا رہا)۔"

وضاحت: فرعون نے تکبر کے ساتھ منہ موڑ لیا اور حق کے خلاف سرگرم ہو گیا۔

آیت 23: فَحَشَرَ فَنَادَىٰ

ترجمہ: "پھر اس نے (اپنے لوگوں کو) جمع کیا اور پکارا۔"

وضاحت: فرعون نے اپنی قوم کو جمع کیا تاکہ اپنی برتری اور خدائی کا دعویٰ کرے۔

آیت 24:فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ

ترجمہ: "اور کہا: میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔"

وضاحت: فرعون نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ وہ سب سے بڑا رب ہے اور اپنی قوم کو گمراہ کیا۔

آیت 25:فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ

ترجمہ: "پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر لیا۔"

وضاحت: فرعون کو اس کے تکبر اور ظلم کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں سزا دی گئی۔

آیت 26:إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ

ترجمہ: "یقیناً اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے۔"

وضاحت: فرعون کا واقعہ ان لوگوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

آیت 27:أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا

ترجمہ: "کیا تمہاری پیدائش زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ اس نے اسے بنایا۔"

وضاحت: اللہ تعالیٰ منکروں کو چیلنج کرتے ہیں کہ ان کی تخلیق زیادہ مشکل ہے یا اس عظیم آسمان کی جو اللہ نے نہایت آسانی اور کمال کے ساتھ بنایا۔

آیت 28: رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا

ترجمہ: "اس نے اس کی چھت کو بلند کیا اور اسے درست بنایا۔"

وضاحت: اللہ اپنی قدرت کو بیان کرتے ہیں کہ اس نے آسمان کو بہت بلند اور متوازن بنایا، اس کی ساخت اور نظام میں کوئی کمی نہیں۔

آیت 29: وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا

ترجمہ: "اور اس نے اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی روشنی کو نکالا۔"

وضاحت: اللہ رات اور دن کے آنے جانے پر اپنی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کس طرح رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کو پیدا کرتے ہیں۔

آیت 30: وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا

ترجمہ: "اور اس کے بعد اس نے زمین کو پھیلایا۔"

وضاحت: آسمان کی تخلیق کے بعد اللہ نے زمین کو ہموار اور آباد کیا تاکہ اس پر مخلوقات رہ سکیں۔

آیت 31: أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا

ترجمہ: "اس نے اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔"

وضاحت: اللہ نے زمین سے نہریں، چشمے اور سبزہ اگایا تاکہ انسان اور جانور فائدہ اٹھا سکیں۔

آیت 32: وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا

ترجمہ: "اور پہاڑوں کو مضبوطی سے گاڑ دیا۔"

وضاحت: اللہ نے زمین کو پہاڑوں کے ذریعے مضبوط کیا تاکہ وہ ہلے نہیں اور یہ نشانات اور وسائل کا ذریعہ بھی ہیں۔

آیت 33: مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ

ترجمہ: "تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے۔"

وضاحت: یہ سب نعمتیں پانی، سبزہ، پہاڑ انسانوں اور ان کے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں، جو اللہ کی رحمت اور عنایت کو ظاہر کرتی ہیں۔

آیت 34: فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ

ترجمہ:	"پھر جب سب سے بڑی آفت آجائے گی۔"
وضاحت:	"سب سے بڑی آفت" سے مراد قیامت کا دن ہے، جو سب سے شدید اور ہمہ گیر واقعہ ہو گا۔

آیت 35: يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ

ترجمہ:	"جس دن انسان کو اس کی کوششیں یاد آئیں گی۔"
وضاحت:	قیامت کے دن ہر شخص اپنی دنیاوی کوششوں اور اعمال کو یاد کرے گا اور ان کی حقیقت کو سمجھے گا۔

آیت 36: وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ

ترجمہ:	"اور جہنم سب دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔"
وضاحت:	جہنم کو سب کے سامنے لایا جائے گا، تاکہ اس کی حقیقت اور شدت سب پر عیاں ہو جائے۔

آیت 37: فَأَمَّا مَن طَغَىٰ

ترجمہ:	"پھر جس نے سرکشی کی۔"
وضاحت:	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے احکامات کو ماننے سے انکار کیا اور گناہ و تکبر میں مبتلا رہے۔

آیت 38: وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

ترجمہ:	"اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔"
وضاحت:	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت اور اللہ کی اطاعت پر دنیاوی لذتوں اور خواہشات کو ترجیح دی۔

آیت 39: فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

ترجمہ: "تو جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔"

وضاحت: ایسے لوگوں کا آخری ٹھکانہ جہنم ہو گا، جو ان کے اعمال کا نتیجہ ہو گا۔

آیت 40: وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

ترجمہ: "اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے روکا۔"

وضاحت: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عظمت سے ڈرتے اور اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہیں۔

آیت 41: فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

ترجمہ: "تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔"

وضاحت: ایسے لوگوں کا دائمی گھر جنت ہو گا، جو ان کی پرہیزگاری اور ضبط نفس کا صلہ ہے۔

آیت 42: يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا

ترجمہ: "وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں: وہ کب آئے گی؟"

وضاحت: کافر مذاقاً نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، گویا اس کے وقوع پر شک کرتے ہیں۔

آیت 43: فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا

ترجمہ: "آپ کا اس کو بیان کرنے سے کیا تعلق؟"

وضاحت: اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے وقت کا علم نبی اکرم ﷺ کے اختیار میں نہیں، یہ صرف اللہ کو معلوم ہے۔

آیت 44: إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا

ترجمہ:	"اس کا علم آپ کے رب ہی کے پاس ہے۔"
وضاحت:	قیامت کے وقت کا حتمی علم صرف اللہ کے پاس ہے، کسی اور کو اس تک رسائی نہیں۔

آیت 45: إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا

ترجمہ:	"آپ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے۔"
وضاحت:	نبی اکرم ﷺ کا کام صرف لوگوں کو خبردار کرنا ہے، خاص طور پر ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور آخرت کی فکر رکھتے ہیں۔

آیت 46: كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا

ترجمہ:	"جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو گویا وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی صبح رہے ہوں۔"
وضاحت:	جب لوگ قیامت کا مشاہدہ کریں گے تو دنیا کی زندگی انہیں بہت مختصر محسوس ہوگی، جیسے صرف ایک شام یا صبح گزاری ہے۔

تیسرا حصہ

(لغوی تشریح)

تیسرا حصہ (لغوی تشریح)

(Part-۱): کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح۔

(Part-2): ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

(Part-1): کتاب "السراج" سے الفاظ کا مجموعہ اور لغوی تشریح

سورۃ کا تفصیلی تجزیہ (آیت بہ آیت)، جس میں الفاظ پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تجزیہ میں اسماء کے واحد اور جمع، تمام مشتقات کے ماضی، مضارع، مجرد اور مصدر، اور ان کے معانی شامل ہیں۔ یہ عمل ہمیں قرآن کے گہرے معانی میں مزید غوطہ لگانے کے قابل بناتا ہے۔

ترتیبها79...سورة النازعات...آياتها46...مكية

الآية...الكلمة...معناها

	شمار No	قرآنی الفاظ QURANIC WORDS	عربی میں معنی TRANSLATION IN ARABIC	اردو میں معنی TRANSLATION IN URDU	انگریزی میں معنی TRANSLATION IN ENGLISH
5650	1	والنازعات	قسم بالملائكة تنزع أرواح الكفار	سختی سے کھینچنے والوں کی قسم	By those [angels] who extract
5651	2	غرقا	نزعا شديدا	ڈوب کر	With violence
5652	3	والناشطات	قسم بالملائكة تسل أرواح المؤمنين برفق	چھڑا دینے والوں کی قسم	And [by] those who remove

And [by] those who glide	تیرنے پھرنے والوں کی قسم	قسم بالملائكة التي تسبح في نزولها من السماء، وصعودها إليها	والسابحات	4	5653
And those who race each other	پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم	قسم بالملائكة التي تسبق الشياطين بالوحي إلى الأنبياء؛ لئلا تسترقه	فالسابقات	5	5654
And those who arrange	پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم	قسم بالملائكة المنفذات أمر الله، وجواب القسم محذوف، وتقديره: لتبعثن	فالمدبرات أمرا	6	5655
The blast [of the Horn] will convulse [creation]	کانپنے والی کانپے گی	تضطرب الأرض بالنفخة الأولى: نفخة الصعق	ترجف الراجفة	7	5656
There will follow it the subsequent [one]	اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے	تليها نفخة أخرى للبعث	تتبعها الرادفة	8	5657

	پیچھے) آئے گی				
Will tremble	دھڑکتے ہونگے	خائفة، مضطربة	واجفة	9	5658
Humbled	نیچی ہونگی	ذليلة من هول ما تشاهد	خاشعة	10	5659
Former state [of life]	پہلی کی سی حالت	الحالة التي كنا عليها في الأرض	الحافرة	11	5660
Decayed	بوسیدہ	بالية	نخرة	12	5661
A losing return	نقصان دہ لوٹنا	رجعة خائبة ذات خسران	كرة خاسرة	13	5662
A shout	(خوفناک)ڈانٹ	نفخة	زجرة	14	5663
[Alert] upon the earth's surface.	میدان میں	بوجه الأرض أحياء بعد أن كانوا في بطنها	بالساهرة	15	5664
The sacred	پاک	المطهر	المقدس	16	5665
Of Tuwa	میدان طویٰ	اسم الوادي	طوى	17	5666
Purify yourself	تم درستگی اور اصلاح چاہ لو	تتطهر من الكفر، وتتحلى بالإيمان	تزكى	18	5667

And let me guide you	اور میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں	أرشدك	وأهديك	19	5668
The greatest sign	بڑی نشانی	معجزة العصا، واليد البيضاء	الآية الكبرى	20	5669
Striving	دوڑ دھوپ کرتے ہوے	يجتهد في معارضة موسى – عليه السلام	يسعى	21	5670
And he gathered	پھر جمع کیا	جمع أهل مملكته	فحشر	22	5671
Exemplary punishment	عذاب	عقوبة	نكال	23	5672
He raised its ceiling	اس نے اسکی بلندی اونچی کیا	أعلى سقفها	رفع سمكها	24	5673
And He darkened its night	اسکی رات کو تاریک بنایا	أظلم ليلها بغروب شمسها	وأغطش ليلها	25	5674
And extracted its brightness	اس کے دن کو روشن بنایا	أبرز نهارها بشروق شمسها	وأخرج ضحاها	26	5675
He spread her	اسے بچھادیا	بسطها، وأودع فيها منافعها	دحاها	27	5676
And its pasture	اس کا چارہ نکالا	ما يرعى من النبات	ومرعاها	28	5677

He set firmly	اس نے (پہاڑوں کو مضبوط) گاڑھ دیا	أثبتها على الأرض؛ كالأوتاد	أرساها	29	5678
Overwhelming calamity	بڑی آفت (قیامت)	القيامة، وهي النفخة الثانية	الطامة	30	5679
And will be exposed	ظاہر کی جائے گی	أظهرت إظهارا بينا	وبرزت	31	5680
place/ destination	ٹھکانا	المصير	المأوى	32	5681
The position of his Lord	اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے	القيام بين يدي ربه للحساب	مقام ربه	33	5682
When is its arrival	اس کے واقع ہونے کا وقت	متى وقت حلولها؟	أيان مرساها	34	5683
In what [position] are you that you should mention it?	آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟	ليس عندك علمها؛ حتى تذكرها	فيم أنت من ذكراها	35	5684
An afternoon till sun set	دن کا آخری حصہ	ما بين الظهر إلى غروب الشمس	عشية	36	5685

5686	37	ضحاها	ما بين طلوع الشمس إلى نصف النهار	یا دن کا اول حصہ	A morning thereof

آیت 1:وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا

❖ وَالنَّازِعَاتِ

- اصل(مجرد):ن زع
- مصدر:نَزْع
- واحد/جمع:نَازِعَة(واحد)/نَازِعَات(جمع)
- فعل(ماضی/مضارع):نَزَعَ / يَنْزِعُ
- معنی:جو زور سے کھینچتے ہیں(فرشتے جو روحیں نکالتے ہیں)

❖ غَرْقًا

- اصل(مجرد):غ رق
- مصدر:غَرْق
- معنی:ڈوبنا یا غرق ہونا(یہاں شدت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے)

آیت2:وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا

❖ وَالنَّاشِطَاتِ [5]

---

[5] ناشطات: (اسم)

جمع ناشطة

النَّاشطات: الملائكة تستلّ أرواحَ المؤمنين برفق

نَشَطَ: (فعل)

نَشَطَ نَشْطًا

- اصل (مجرد): ن ش ط
- مصدر: نَشْط
- واحد / جمع: نَاشِطَة (واحد) / نَاشِطَات (جمع)
- فعل (ماضی / مضارع): نَشَطَ /
- معنی: جو نرمی سے نکالتی ہیں (فرشتے جو آسانی سے روحیں نکالتے ہیں)

❖ نَشْطًا

- اصل (مجرد): ن ش ط

نَشَطَ مِنْ قَرْيَتِهِ : خَرَجَ مِنْهَا، غَادَرَهَا

يَنْشِطُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ : يَتَحَوَّلُ، يَنْتَقِلُ

نَشَطَتْ بِهِ الْهُمُومُ : أَزْعَجَتْهُ، أَرْهَقَتْهُ

نَشَطَ الْمَسِيلُ : خَرَجَ عَنِ الْجَادَّةِ وَتَفَرَّقَ يَمْنَةً وَيَسْرَةً

نَشَطَ الْحَبلَ : عَقَدَهُ بِأُنْشُوطَةٍ نَشَطَ العُقْدَةَ وَتَهَيَّأَ للعَمَلِ

نَشَطَ صَاحِبَهُ : طَعَنَهُ

نَشَطَ الشيءَ : نزعَه وجذَبه

نَشَطَتْهُ الْحَيَّةُ : نَشَلَتْهُ، لَدَغَتْهُ

نَشِط: (اسم)

نَشِط : فاعل من نَشِطَ

نَشِطَ: (فعل)

نشِطَ إلى / نشِطَ في / نشِطَ لـ يَنشَط ، نشاطًا ، فهو ناشط ونشيط ونَشِط ، والمفعول مَنْشُوط إليه

نَشِطَ فِي عَمَلِهِ : عَمِلَ فِيهِ بِحَيَوِيَّةٍ وَخِفَّةٍ، طَابَتْ نَفْسُهُ بِهِ، جَدَّ فِيهِ

نَشِطَ مِنْ عِقَالِهِ : تَحَرَّرَ

نَشِطَ لَهُ وَإِلَيهِ : خَفَّ لَهُ وَجَدَّ فِيهِ

- مصدر:نَشْط
- معنی: آزاد کرنا یا کھولنا (یہاں نرمی اور طریقہ کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے)
- اصل (مجرد):ن ش ط

آیت 3:وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا

❖ وَالسَّابِحَاتِ

- اصل (مجرد):س ب ح
- مصدر:سَبْح
- واحد / جمع:سَابِحَة (واحد) / سَابِحَات (جمع)
- فعل (ماضی / مضارع):سَبَحَ / يَسْبَحُ
- معنی:جو تیرتی ہیں (فرشتے جو تیزی سے حرکت کرتے ہیں)

❖ سَبْحًا

- اصل (مجرد):س ب ح
- مصدر:سَبْح
- معنی: تیرنا یا بہنا (یہاں تیزی کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے)

آیت 4:فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا

❖ فَالسَّابِقَاتِ

- اصل (مجرد):س ب ق
- مصدر:سَبْق
- واحد / جمع:سَابِقَة (واحد) / سَابِقَات (جمع)
- فعل (ماضی / مضارع):سَبَقَ / يَسْبِقُ
- معنی:جو آگے بڑھتی ہیں (فرشتے جو اللہ کے حکم کی تعمیل میں جلدی کرتی ہیں)

❖ سَبْقًا

- اصل (مجرد): س ب ق
- مصدر: سَبْق
- معنی: سبقت یا آگے بڑھنا (یہاں رفتار کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے)

آیت 5: فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا

❖ فَالْمُدَبِّرَاتِ

- اصل (مجرد): د ب ر
- مصدر: تَدْبِير
- واحد/جمع: مُدَبِّرَة (واحد)/مُدَبِّرَات (جمع)
- فعل (ماضی/مضارع): دَبَّرَ / يُدَبِّرُ
- معنی: جو معاملات کو سنبھالتی ہیں (فرشتے جو اللہ کے احکامات کو منظم کرتے ہیں)

❖ أَمْرًا

- اصل (مجرد): أ م ر
- مصدر: أَمْر
- واحد/جمع: أَمْر (واحد)/أَوَامِر (جمع)
- معنی: حکم یا معاملہ

آیت 6: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ

❖ تَرْجُفُ

- اصل (مجرد): ر ج ف
- مصدر: رَجْف
- فعل (ماضی/مضارع): رَجَفَ / يَرْجُفُ

- معنی: کانپنا یا لرزنا

❖ الرَّاجِفَةُ

- اصل (مجرد): ر ج ف
- مصدر: رَجْفَة
- واحد / جمع: رَاجِفَة (واحد) / رَاجِفَات (جمع)
- معنی: وہ جو کانپتی ہے (قیامت یا بڑی مصیبت کا نام)

آیت 7: تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ

❖ تَتْبَعُ

- اصل (مجرد): ت ب ع
- مصدر: تَبَع
- فعل (ماضی / مضارع): تَبِعَ / یَتْبَعُ
- معنی: پیروی کرنا

❖ الرَّادِفَةُ

- اصل (مجرد): ر د ف
- مصدر: رَدْف
- واحد / جمع: رَادِفَة (واحد) / رَادِفَات (جمع)
- معنی: پیچھے آنے والی (پہلی کے بعد آنے والا واقعہ)

آیت 8-9: قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ / أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ

❖ قُلُوبٌ

- اصل (مجرد): ق ل ب
- واحد / جمع: قَلْب (واحد) / قُلُوب (جمع)

- معنی:دل

❖ وَاجِفَةٌ

- اصل(مجرد):وج ف
- مصدر:وَجَف
- معنی:کانپتے ہوئے(خوف سے)

❖ أَبْصَارُ

- اصل(مجرد):ب ص ر
- واحد/جمع:بَصَر(واحد)/أَبْصَار(جمع)
- معنی:آنکھیں/بصارت

❖ خَاشِعَةٌ

- اصل(مجرد):خ ش ع
- مصدر:خُشُوع
- معنی:عاجزیا جھکی ہوئی

آیت10: يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ

❖ يَقُولُونَ

- اصل(مجرد):ق و ل
- مصدر:قَوْل
- فعل(ماضی/مضارع):قَالَ / يَقُولُ
- معنی:وہ کہتے ہیں

❖ لَمَرْدُودُونَ

- اصل(مجرد):ر د د

- مصدر:رَدّ
- فعل(ماضی/مضارع):رَدَّ / يَرُدُّ
- معنی:لوٹائے جانا

❖ الْحَافِرَةِ

- اصل(مجرد):ح ف ر
- مصدر:حَفْر
- واحد/جمع:حَافِرَة(واحد)/حَافِرَات(جمع)
- معنی:پہلی حالت(اصل حالت یا قبر)

آیت 11:أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً

❖ كُنَّا

- اصل(مجرد):ک و ن
- مصدر:كَوْن
- فعل(ماضی/مضارع):كَانَ / يَكُونُ
- معنی:ہم تھے

❖ عِظَامًا

- اصل(مجرد):ع ظ م
- واحد/جمع:عَظْمَة(واحد)/عِظَام(جمع)
- معنی:ہڈیاں

❖ نَخِرَةً

- اصل(مجرد):ن خ ر
- مصدر:نَخَر

- معنی: سڑ چکی یا گل سڑی

آیت 12: قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ

❖ قَالُوا

- اصل (مجرد): ق و ل
- مصدر: قَوْل
- فعل (ماضی / مضارع): قَالَ / يَقُولُ
- معنی: انہوں نے کہا

❖ كَرَّةٌ

- اصل (مجرد): ک ر ر
- مصدر: كَرّ
- معنی: واپسی یا دوبارہ آنا

❖ خَاسِرَةٌ

- اصل (مجرد): خ س ر
- مصدر: خُسْر
- معنی: نقصان دہ یا برباد کن

آیت 13: فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ

❖ زَجْرَةٌ

- اصل (مجرد): ز ج ر
- مصدر: زَجْر
- معنی: ایک چیخ یا ایک زور دار آواز

❖ وَاحِدَةٌ

- اصل (مجرد): و ح د
- مصدر: وَحْدَة
- معنی: ایک، واحد

آیت 14: فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ

❖ السَّاهِرَةِ

- اصل (مجرد): س ہ ر
- معنی: زمین کی سطح
- آیت 15: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ

❖ حَدِيثُ

- اصل (مجرد): ح د ث
- مصدر: حَدِيث
- معنی: کہانی یا گفتگو

❖ مُوسَى

- اسم خاص: موسیٰ

آیت 16: إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

❖ نَادَاهُ

- اصل (مجرد): ن د و
- مصدر: نِدَاء
- فعل (ماضی / مضارع): نَادَى / يُنَادِي
- معنی: اس نے اسے پکارا

❖ الْمُقَدَّسِ

- اصل (مجرد): ق د س
- مصدر: تَقْدِیس
- معنیٰ: مقدس

❖ طُوًى

- اسم خاص: ایک مقدس وادی

آیت 17: اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ

❖ اذْهَبْ

- اصل (مجرد): ذ ہ ب
- مصدر: ذَهَاب
- فعل (ماضی/مضارع): ذَهَبَ / يَذْهَبُ
- معنیٰ: جاؤ

❖ فِرْعَوْنَ

- اسم خاص: فرعون

❖ طَغَىٰ

- اصل (مجرد): ط غ ي
- مصدر: طُغْيَان
- فعل (ماضی/مضارع): طَغَى / يَطْغَى
- معنیٰ: اس نے سرکشی کی

آیت 18: فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ

❖ تَزَكَّىٰ

- اصل (مجرد): ز ک و

- مصدر:تزکی
- فعل(ماضی/مضارع):تَزَكّٰى / يَتَزَكّٰى
- معنی:خود کو پاک کرنا

آیت19:وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ

❖ أَهْدِيَكَ

- اصل(مجرد):ه د ي
- مصدر:هِدَايَة
- فعل(ماضی/مضارع):هَدَىٰ / يَهْدِي
- معنی:میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں

❖ فَتَخْشَىٰ

- اصل(مجرد):خ ش ي
- مصدر:خَشْيَة
- فعل(ماضی/مضارع):خَشِيَ / يَخْشَىٰ
- معنی:ڈرنا یا خوف کرنا

آیت20:فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ

❖ فَأَرَاهُ

- اصل(مجرد):ر أ ي
- مصدر:رُؤْيَة
- فعل(ماضی/مضارع):أَرَىٰ / يُرِي
- معنی:اس نے اسے دکھایا

❖ الْآيَةَ

- اصل (مجرد): أ ي ي
- مصدر: آيَة
- واحد / جمع: آيَة (واحد) / آيات (جمع)
- معنی: نشان یا معجزہ

❖ الۡكُبۡرَى ۚ

- اصل (مجرد): ک ب ر
- مصدر: كِبَر
- معنی: سب سے بڑا

آیت 21: فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ

❖ فَكَذَّبَ

- اصل (مجرد): ک ذ ب
- مصدر: تَكْذِيب
- فعل (ماضی / مضارع): كَذَّبَ / يُكَذِّبُ
- معنی: اس نے جھٹلایا

❖ وَعَصَى ۚ

- اصل (مجرد): ع ص ي
- مصدر: مَعْصِيَة
- فعل (ماضی / مضارع): عَصَى / يَعْصِي
- معنی: اس نے نافرمانی کی

آیت22:ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ

❖ أَدْبَرَ

- اصل(مجرد):د ب ر
- مصدر:إِدْبَار
- فعل(ماضی/مضارع):أَدْبَرَ / يُدْبِرُ
- معنی:وہ پیٹھ موڑ گیا

❖ يَسْعَىٰ

- اصل(مجرد):س ع ي
- مصدر:سَعْي
- فعل(ماضی/مضارع):سَعَى / يَسْعَى
- معنی:کوشش کرنا یادوڑنا

آیت23: فَحَشَرَ فَنَادَىٰ

❖ فَحَشَرَ

- اصل(مجرد):ح ش ر
- مصدر:حَشْر
- فعل(ماضی/مضارع):حَشَرَ / يَحْشُرُ
- معنی:اس نے جمع کیا

❖ فَنَادَىٰ

- اصل(مجرد):ن د و
- مصدر:نِدَاء
- فعل(ماضی/مضارع):نَادَى / يُنَادِي

- معنی:اس نے پکارا

آیت24:فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ

❖ رَبُّكُمُ

- اصل(مجرد):ر ب ب
- مصدر:رُبُوبِيَّة
- معنی:تمہارارب یاپروردگار

❖ الْأَعْلَىٰ

- اصل(مجرد):ع ل و
- مصدر:عُلُوّ
- معنی:سب سے بلند

آیت25:فَأَخَذَهُ اللهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ

❖ أَخَذَهُ

- اصل(مجرد):أ خ ذ
- مصدر:أَخذ
- فعل(ماضی/مضارع):أَخَذَ / يَأْخُذُ
- معنی:اس نے پکڑلیا

❖ نَكَالَ

- اصل(مجرد):ن ک ل
- مصدر:نَکَال
- معنی:سزایاعبرت
- الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ

- اصل (مجرد): أ خ ر / أ و ل
- مصدر: آخِرَة (آخرت)، أُولَی (پہلا)
- معنی: آخرت اور پہلی (دنیاوی زندگی)

آیت 26: إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ

❖ عِبْرَةً

- اصل (مجرد): ع ب ر
- مصدر: عِبْرَة
- معنی: نصیحت یا سبق

❖ يَخْشَىٰ

- اصل (مجرد): خ ش ي
- مصدر: خَشْيَة
- فعل (ماضی / مضارع): خَشِيَ / يَخْشَى
- معنی: ڈرنا یا خوف کرنا

آیت 27: أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا

❖ أَشَدُّ

- اصل (مجرد): ش د د
- مصدر: شِدَّة
- معنی: زیادہ مضبوط

❖ خَلْقًا

- اصل (مجرد): خ ل ق
- مصدر: خَلْق

- معنی: تخلیق

❖ السَّمَاءُ

- اصل (مجرد): س م و
- معنی: آسمان

❖ بَنَاهَا

- اصل (مجرد): ب ن ي
- مصدر: بِنَاء
- فعل (ماضی / مضارع): بَنَى / يَبْنِي
- معنی: اس نے بنایا

آیت 28: رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا

❖ رَفَعَ

- اصل (مجرد): ر ف ع
- مصدر: رَفْع
- فعل (ماضی / مضارع): رَفَعَ / يَرْفَعُ
- معنی: اس نے بلند کیا

❖ سَمْكَهَا

- اصل (مجرد): س م ک
- مصدر: سَمْك
- معنی: اس کی بلندی یا ساخت

❖ فَسَوَّاهَا

- اصل (مجرد): س و ي

- مصدر:تَسْوِيَة
- فعل(ماضی/مضارع):سَوَّى / يُسَوِّي
- معنی:اس نے برابر یاہموار کیا

آیت29:وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا

❖ أَغْطَشَ

- اصل(مجرد):غ ط ش
- مصدر:إِغْطَاش
- فعل(ماضی/مضارع):أَغْطَشَ / يُغْطِشُ
- معنی:اس نے اندھیرا کیا

❖ ضُحَاهَا

- اصل(مجرد):ض ح و
- مصدر:ضُحًى
- معنی:اس کی روشنی یادن

آیت30:وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا

❖ الْأَرْضَ

- اصل(مجرد):أ ر ض
- واحد:أَرْض
- جمع:اراضی
- معنی:زمین

❖ دَحَاهَا

- اصل(مجرد):د ح و

- مصدر: دَحْو
- فعل (ماضی / مضارع): دَحَا / یَدْحُو
- معنی: اس نے پھیلایا

آیت 31: أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا

❖ أَخْرَجَ

- اصل (مجرد): خ ر ج
- مصدر: إِخْرَاج
- فعل (ماضی / مضارع): أَخْرَجَ / یُخْرِجُ
- معنی: اس نے نکالا

❖ مَاءَهَا

- اصل (مجرد): م و ہ
- معنی: اس کا پانی

❖ مَرْعَاهَا

- اصل (مجرد): ر ع ي
- مصدر: مَرْعًى
- معنی: اس کا چارہ یا سبزہ

آیت 32: وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا

❖ الْجِبَالَ

- اصل (مجرد): ج ب ل
- واحد / جمع: جَبَل (واحد) / جِبَال (جمع)

- معنی: پہاڑ

❖ أَرْسَاهَا

- اصل (مجرد): ر س و
- مصدر: إِرْسَاء
- فعل (ماضی / مضارع): أَرْسَى / يُرْسِي
- معنی: اس نے مضبوطی سے گاڑ دیا

آیت 33: مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ

❖ مَتَاعًا

- اصل (مجرد): م ت ع
- معنی: فائدہ یا سامان

❖ لَكُمْ

- معنی: تمہارے لیے

❖ وَلِأَنْعَامِكُمْ

- اصل (مجرد): ن ع م
- واحد: نَعَم
- معنی: تمہارے مویشی یا جانور

آیت 34: فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ

❖ جَاءَتِ

- اصل (مجرد): ج ي أ
- مصدر: مَجِيء
- فعل (ماضی / مضارع): جَاءَ / يَجِيءُ

- معنی: وہ آئی

❖ الطَّامَّةُ

- اصل (مجرد): ط م م
- معنی: بڑی ہولناک آفت

❖ الْكُبْرَى

- اصل (مجرد): ک ب ر
- مصدر: کِبَر
- معنی: سب سے بڑی

آیت 35: يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ

❖ يَتَذَكَّرُ

- اصل (مجرد): ذ ک ر
- مصدر: تَذَكُّر
- فعل (ماضی / مضارع): تَذَكَّرَ / يَتَذَكَّرُ
- معنی: وہ یاد کرے گا

❖ الْإِنسَانُ

- اصل (مجرد): أ ن س
- واحد: إِنْسَان
- جمع: ناس، اناسي
- معنی: انسان

❖ سَعَىٰ

- اصل (مجرد): س ع ي

- مصدر:سَعْي
- فعل(ماضی/مضارع):سَعَی / یَسْعَی
- معنی:اس نے کوشش کی یا عمل کیا

آیت36:وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ

❖ بُرِّزَتِ

- اصل(مجرد):ب ر ز
- مصدر:بَرْز
- فعل(ماضی/مضارع):(مجہول:بُرِّزَ)
- معنی:ظاہر کی گئی

❖ الْجَحِيمُ

- معنی:جہنم

❖ يَرَىٰ

- اصل(مجرد):ر أ ي
- مصدر:رُؤْيَة
- فعل(ماضی/مضارع):رَأَی / یَرَی
- معنی:وہ دیکھے گا

آیت37:فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ

❖ طَغَى

- اصل(مجرد):ط غ ي
- مصدر:طُغْيَان

- فعل(ماضی/مضارع):طَغَى / يَطْغَى
- معنی:اس نے سرکشی کی

آیت38:وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

❖ آثَرَ

- اصل(مجرد):أ ث ر
- مصدر:إِيثَار
- فعل(ماضی/مضارع):آثَرَ / يُؤْثِرُ
- معنی:اس نے ترجیح دی

❖ الْحَيَاةَ

- اصل(مجرد):ح ي ي
- مصدر:حَيَاة
- معنی:زندگی

❖ الدُّنْيَا

- اصل(مجرد):دن و
- مصدر:دُنُوّ
- معنی:دنیاوی زندگی

آیت39:فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

❖ الْمَأْوَى

❖ اصل(مجرد):أ و ي

❖ مصدر:مَأْوَى

❖ معنی:ٹھکانایا مسکن

آیت40:وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

❖ **خَافَ**

- اصل (مجرد):خ و ف
- مصدر:**خَوْف**
- فعل (ماضی / مضارع):**خَافَ / يَخَافُ**
- معنی:اس نے ڈرا

❖ **مَقَامَ**

- اصل (مجرد):ق و م
- مصدر:**مَقَام**
- معنی:مقام یا کھڑا ہونا

❖ **نَهَى**

- اصل (مجرد):ن ه ي
- مصدر:**نَهْي**
- فعل (ماضی / مضارع): **نَهَى / يَنْهَى**
- معنی:اس نے روکا

❖ **الْهَوَى**

- اصل (مجرد):ه و ي
- مصدر:**هَوًى**
- معنی:خواہش یا نفسانی میلان

آیت 41: فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

❖ الْجَنَّةَ

- اصل (مجرد): ج ن ن
- واحد: جَنَّة
- جمع: جنات
- معنی: جنت

آیت 42: يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا

❖ يَسْأَلُونَكَ

- اصل (مجرد): س أ ل
- مصدر: سُؤَال
- فعل (ماضی / مضارع): سَأَلَ / يَسْأَلُ
- معنی: وہ آپ سے پوچھتے ہیں

❖ السَّاعَةِ

- معنی: قیامت کا دن

❖ مُرْسَاهَا

- اصل (مجرد): ر س و
- مصدر: إِرْسَاء
- معنی: اس کا مقررہ وقت

آیت 43: فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا

❖ ذِكْرَاهَا

- اصل (مجرد): ذ ک ر

- مصدر:ذِكْرَى
- معنی:اس کا ذکر

آیت44: إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا

❖ مُنْتَهَاهَا – انتهى ينتهي

- اصل(مجرد):ن ه ي
- مصدر:مُنْتَهَى
- معنی:اس کا اختتام

آیت45:إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا

❖ مُنْذِرُ

- اصل(مجرد):ن ذر
- مصدر:إِنْذَار
- معنی:ڈرانے والا

آیت46:كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا

❖ يَرَوْنَهَا

- اصل(مجرد):ر أ ي
- مصدر:رُؤْيَة
- معنی:وہ اسے دیکھیں گے

❖ عَشِيَّةً

- اصل(مجرد):ع ش و
- مصدر:عَشِيَّة

- معنی: شام

❖ ضُحَاهَا

- اصل (مجرد): ض ح و
- مصدر: ضُحًی
- معنی: صبح

(Part-2): ارشد بشیر مدنی کی طرف سے الفاظ کا مجموعہ، کلمہ کی ساخت کی سمجھ۔

رادِفة: (اسم)

الجمع : روادِفُ و رادفات

الرَّادِفةُ : النفخةُ الثانية في الصُّور يوم القيامة

الرَّادِفةُ : عَجْز الإنسان والجمع : روادف

رادفة: (اسم)

الرَّادفةُ : منصب رِدْفِ الملك

الرَّادفةُ :النِّيابة عنه

رَدَفَ: (فعل)

ردَفَ / ردَفَ لـ يَردُف ، رَدْفًا ، فهو رِدْف ورَدِيف ، والمفعول مَرْدوف

ردَف الرَّجُلَ: ركِب خلفَه

ردَف أستاذَه: تبِعَه

ردَفه أمرٌ/ ردَف له أمرٌ: دَهَمه

رَدِفَ: (فعل)

ردِفَ / ردِفَ لـ يَردَف ، رَدْفًا ، فهو رِدْف ورَدِيف ، والمفعول مَرْدوف – للمتعدِّي

رَدِفَ خُطَاهُ : تَبِعَهُ

رَدِفَ صَاحِبَهُ : رَكِبَ خَلْفَهُ

رَدِفَ لَهُ أَمْرٌ: دَهَمَهُ ، النمل آية 72 قُلْ عَسَى أَنْ يُكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلونَ (قرآن)

واجفة: (اسم)

واجفة : فاعل من وَجَفَ

وَجَفَ: (فعل)

وجَفَ يَجِف ، جِفْ ، وَجْفًا ووَجيفًا ووُجوفًا ، فهو واجفٌ، وهي واجفةٌ

وَجَفَ الشيءُ : اضطرب

وجَف القلبُ: خفَق وخاف

وَجَفَ فلانٌ: سَقَطَ من الخوف

صوت واجف: مرتجف ومرتعش

وجَف البعيرُ أو الفرسُ: أسرع

الوجف: (اسم)

صوت نبض القلب بقوة

وَجْف: (اسم)

وَجْف : مصدر وَجَفَ

وَجف: (اسم)

مصدر وجَفَ

خَشَعَ: (فعل)

خشَعَ / خشَعَ بـ / خشَعَ في / خشَعَ لـ يَخشَع ، خُشوعًا ، فهو خاشِع وخَشُوع ، والجمع : خُشُعٌ والمفعول مَخْشُوع به

خَشَعَ الرَّجُلُ: خَضَعَ، ذَلَّ

خَشَعَ لِلهِ : رَكَنَ لَهُ، اِسْتَكَانَ

خَشَعَ بَصَرُهُ : اِنْكَسَرَ

خَشَعَ الصَّوْتُ: اِنْخَفَضَ ، طه آية 108 وَخَشَعَتِ الأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَانِ فَلاَ تَسْمَعُ إِلاَّ

هَمْساً(قرآن)

خَشَعَ بِبَصَرِهِ : غَضَّهُ، كَفَّهُ

خَشَعَتِ الأَرْضُ : يَبِسَتْ لِعَدَمِ نُزُولِ الْمَطَرِ

خَشَعَ الْوَرَقُ : ذَبُلَ

خَشَعَ الْكَوْكَبُ : دَنَا مِنَ الْمَغِيبِ

خَشَعَتِ الشَّمْسُ : كَسَفَتْ، غَابَتْ

خَشَعَ :خاف وفي حديث جابر: حديث شريف أنه أَقْبَل علينا فقال: أَيُّكم يُحبّ أَن يُعرِض الله عنه ؟ قال: فخشَعْنا /

خَشَعَ الشيءُ: سكن

خَشَعَ السَّنامُ: ذهب شحمُه إلا أَقلَّه

حَفَرَ: (فعل)

حفَرَ / حفَرَ عن يَحفِر ، حَفْرًا ، فهو حافر ، والمفعول مَحْفور

حفَر الشَّيءَ: أحدَث فيه تجويفًا أو نقشًا محفورًا

حَفَرَ الأَرْضَ : اِسْتَخْرَجَ تُرَابَهَا لِيُحْدِثَ حُفْرَةً، جَوَّفَ الأَرْضَ

حَفَرَ بِئْراً: نَقَرَهَا لِيَسْتَنْبِطَ مَاءها

حَفَرَ عَنِ الكَنْزِ : بَحَثَ عَنْهُ

حَفَرَتْ أسْنَانُهُ : فَسَدَتْ أُصُولُهَا

حَفَرَهُ الْمَرَضُ : أَضْعَفَهُ

حفر السَّيلُ الوادي: جعله أخدودًا،

حفر طريقَه: كافح حتَّى شقَّ طريقَه في الحياة،

حفَرَ قبرَه بيده: تسبَّب في هلاك نفسه،

عَمَلٌ فنِّيّ محفور: مشغول أو مزخرف بالنَّحت أو الحفر،

مَنْ حفَرَ حُفْرةً لأخيه وقع فيها – (مثل): يُضرب لسوء عاقبة الغدر

حفَر عن الشَّيء: بحث عنه ليستخرجَه حفَر عن الكَنْز

حفر ثراه: فتَّش عن أمره ووقف عليه

نخِرَ: (فعل)

نخِرَ يَنخَر ، نَخَرًا ، فهو نخِر وناخِر

نَخِرَتِ السِّنُّ : أَصَابَهَا السُّوسُ

نخِر الشّيءُ :تفتّت وبَلي وقلَّ تماسكُ أجزائه من القِدم

نَخِر: (اسم)

صفة مشبَّهة تدلّ على الثبوت من نخِرَ

عَظْمٌ نَخِرٌ : مُتَفَتِّتٌ، مُجَوَّفٌ

ساهِرة: (اسم)

السَّاهِرَةُ : مؤنَّثُ الساهر

وأَرضٌ ساهرةٌ: سَرِيعة النَّبات كأَنَّها سَهِرَتْ بالنَّباتِ

السَّاهِرَةُ :الأَرضُ المستوية البيضاءُ؛ ومنها الساهرةُ التي يحشر الناس عليها

النازعات آية 14فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (قرآن) : أَرْضُ الْمَحْشَرِ، يَوْمُ القِيامَةِ سَاهِرٌ

جمع: ون، ات.

1. :–مَا يَزَالُ سَاهِراً :– : سَاهِراً اللَّيْلَ، لَمْ يَنَمْ بَعْدُ.
2. :–سَاهِرُ اللَّيْلِ :– : مَنْ يَقْضِي اللَّيْلَ فِي السَّهَرِ.
3. :–قَضى لَيْلَةً سَاهِرَةً :– : لَيْلَةَ سَمَرٍ وَأَحَادِيثَ وَطَرَبٍ. :–نَظَّمَ حَفْلَةً سَاهِرَةً.
4. النازعات آية 14فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ (قرآن) : أَرْضُ الْمَحْشَرِ، يَوْمُ القِيَامَةِ.
5. :–السَّاهِرَةُ :– : مِصْبَاحٌ صَغِيرٌ يُتْرَكُ مُضِيئاً طَوَالَ اللَّيْلِ.
6. :–أَرْضٌ سَاهِرَةٌ :– : سَرِيعَةُ النَّبَاتِ.
7. :–سَاهِرَةُ القَمَرِ :– : دَارَتُهُ.

طغا

ط غ ا: طَغَا يطْغَى بفتح الغين فيهما ويطْغُو طُغْياناً و طُغْوَانا أي جاوز الحد وكل مجاوز

حده في العصيان طَاغٍ و طَغِيَ بالكسر مثله و أَطْغَاهُ المال جعله طَاغِياً و طَغَى البحر هاجت أمواجه وطغى السيل جاء بماء كثير و الطَّغْوَى بالفتح مثل الطُّغْيَانِ و الطَّاغِيَةُ الصاعقة وقوله تعالى {فأما ثمود فأُهلكوا بالطاغية} يعني صيحة العذاب و الطَّاغُوتُ الكاهن والشيطان وكل رأس في الضلال يكون واحدا كقوله تعالى {يريدون أن يتحاكموا إلى الطاغوت وقد أُمِروا أن يكفروا به} ويكون جمعا كقوله تعالى {أولي...

المزيد

المعجم: مختار الصحاح

دحا

الدَّحْوُ : البَسْطُ .

دَحَا الأَرضَ يَدْحُوها دَحْواً : بَسَطَها .

وقال الفراء في قوله عز وجل : والأَرض بعد ذلك دَحاها ، قال : بَسَطَها ؛

المعجم: لسان العرب

دَحا

ـ دَحَا اللّهُ الأرضَ يَدْحوها ويَدْحاها دَحْواً: بَسَطَها،

ـ أدْحِيُّ: كلُجِّيٍّ وإدْحِيُّ، وأدْحِيَّةُ وأدْحُوَّةُ: مَبِيضُ النَّعامِ في الرَّمْلِ.

المعجم: القاموس المحيط

دحا

دحا يَدحو ، ادْحُ ، دَحْوًا ، فهو داحٍ ، والمفعول مَدْحُوّ :-

• دحا اللهُ الأرضَ بَسَطها ومَدَّها ووَسَّعَها على هيئة بيضة للسُّكنى والإعمار :-دحا الخبَّازُ العجينةَ، – {وَالأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا} .

المعجم: اللغة العربية المعاصر

دحا

دحا – يدحو ويدحى ، دحوا

المعجم: الرائد

دحا الله الأرض

بَسَطَها ومَدَّها ووَسَّعَها على هيئة بيضة للسُّكنى والإعمار :-دحا الخبَّازُ العجينةَ- {وَالأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا}.

المعجم: عربي عامة

دحا

د ح ا: دَحَا الشيء بسطه وبابه عدا ومنه قوله تعالى {والأرض بعد ذلك دحاها} ودحا المطر الحصى عن وجه الأرض و دِحْيَةُ الكلبي بالكسر هو الذي كان جبريل عليه السلام يأتي النبي صلى الله عليه وسلم في صورته وكان من أجمل الناس و مَدْحَى النعامة موضع بيضها و أُدْحِيُّهَا موضعها الذي تفرخ فيه

المعجم: مختار الصحاح

حَياة

حَياة :-

جمع حَيَوات (لغير المصدر):

1 – مصدر حيِيَ.

2 – استمرار بقاء الكائنات بروحها، عيشة، نقيض الموت :-احرص على الموت تُوهَبْ لك الحياة، – *ولكن لا حياة لمن تنادي*، – سئمت تكاليفَ الحياة ومن يعشْ ... ثمانين حَوْلا، – لا أبالك، – يسأمِ، – {عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا}: متاعها الزائل، – {وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ} :-

• أودى الشَّيء بحياة فلان: ذهب به، أهلكه، – الحياة الأَبَديَّة: الحياة الآخرة، – الحياة الباقيةُ: الحياة الآخرة، ما بعد الموت، دار البقاء، – الحياة الدُّنيا: الحياة في عالمنا هذا، عكسها الحياة الآخرة،

أجْحَمَ

ـ أجْحَمَ عنه: كَفَّ،

ـ أجْحَمَ فُلاناً: دنا أنْ يُهْلِكَهُ.

ـ الجَحيمُ: النارُ الشَّديدةُ التأجُّجِ، وكل نارٍ بعضُها فوقَ بعض، كالجَحْمةِ والجُحْمةِ، وكلُّ نارٍ عظيمةٍ في مَهْواةٍ، والمَكانُ الشديدُ الحرِّ، كالجاحِمِ.

ـ جَحَمَها: وقَدَها، فَجَحُمَتْ،

ـ جُحوماً، وجَحِمَ، جَحْماً وجَحْماً وجُحوماً: اضْطَرَمَتْ.

ـ الجاحِمُ: الجَمْرُ الشَّديدُ الاشْتِعالِ،

ـ الجاحِمُ من الحَرْبِ: مُعْظَمُها، وشِدَّةُ القَتْلِ في مَعْرَكَتِها.

ـ جُحامٍ: داءٌ في العينِ، أو في رُؤُوس ال...

المزيد

المعجم: القاموس المحيط

مُرساها

وقت إرسائها

سورة :هود، آية رقم :41

المعجم: قرآن – انظر التحليل و التفسير المفصل

الرّاسيَةُ

الرّاسيَةُ : مؤَنَّث الراسي.

وقِدْرٌ راسية .

لا تبرح مكانها ولا يطاق تحويلها لِعِظَمِها.

وفي التنزيل العزيز: سبأ آية 13وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ)) .

المعجم: المعجم الوسيط

الرَّاسي

الرَّاسي : الثابت الرا سخ. والجمع : الرواسي.

المعجم: المعجم الوسيط

رُسُوٌّ

[ر س و]. (مصدر رَسا). :–رُسُوُّ السُّفُنِ فِي المِينَاءِ :–: تَوَقُّفُهَا عَنِ السَّيْرِ فِي الْمَرْسَى،

إِرْسَاؤُهَا.

المعجم: الغني

إِرْسَاءٌ

[ر س و]. (مصدر. أَرْسَى). :-إِرْسَاءُ السَّفِينَةِ فِي الْمَرْسَى :- : إِيقَافُهَا.

المعجم: الغني

چوتھا حصہ

(سورۃ النازعات کے مرکزی موضوعات)

چوتھا حصہ: قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو کسی خاص موضوع یا عنوان سے متعلق ہیں۔ اس حصے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم کس طرح قرآن کی دیگر متعلقہ آیات کے ذریعے بہتر سمجھ سکتے اس موضوع۔

یہ طریقہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب ہم کسی موضوع یا عنوان پر غور کرتے ہیں تو قرآن کی مختلف آیات کو جمع کر کے، ان کے درمیان تعلق کو سمجھ کر، ہم اس موضوع کی گہرائی میں جاسکتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی موضوع پر قرآن کی مختلف آیات کو جمع کرنا، اس موضوع کی مکمل اور جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے۔

قرآن کی ان آیات کا مجموعہ جو اس سورہ کے موضوعات سے متعلق ہیں، ارشد بشیر مدنی کی جانب سے جمع کی گئی ہیں۔

سورہ نازعات (79) کے مرکزی موضوعات

1. فرشتوں کی قسمیں:

سورہ کا آغاز مختلف فرشتوں کی قسموں سے ہوتا ہے جو الٰہی احکامات کو نافذ کرتے ہیں—روحوں کو قبض کرنے اور معاملات کو سنبھالنے والے۔ یہ قسمیں اللہ کے نظام کی طاقت اور درستگی کو اجاگر کرتی ہیں۔

2. قیامت کا دن:

یہ قیامت کے دن کے واقعات کو بیان کرتی ہے، جسے ایک عظیم افراتفری اور خوف کے دن کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو آخرت کے یقینی ہونے پر زور دیتا ہے۔

3. فرعون اور موسیٰ کا واقعہ:

سورہ کا ایک حصہ حضرت موسیٰ اور فرعون کے تصادم کو بیان کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ ہے جو اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس کے رسولوں کو رد کرتے ہیں۔

4. انکار کے خلاف انتباہ:

سورہ ان لوگوں کو خبردار کرتی ہے جو آخرت کا انکار کرتے ہیں، ان کے تکبر اور قیامت پر عدم ایمان کو نمایاں کرتی ہے۔

5. جنت اور جہنم کی تصویر کشی:

نیکوکاروں کے لیے انعامات اور بدکاروں کے لیے سزائیں مختصراً بیان کی گئی ہیں، جو ایمان اور کفر کے نتائج کے درمیان واضح فرق دکھاتی ہیں۔

6. اللہ کی قدرت کی یاددہانی:

آسمانوں، زمین اور انسانی زندگی کی تخلیق کو اللہ کی عظمت کی نشانیوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو اس کی قیامت کو برپا کرنے کی صلاحیت کی یاد دلاتا ہے۔

مرکزی پیغام:

سورہ نازعات انسانیت کو قیامت اور حساب کے حقیقی ہونے کی یاددہانی کراتی ہے، اللہ پر ایمان اور اس کی رہنمائی کے تابع ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ تکبر اور انکار کے نتائج کو واضح کرتی ہے، ساتھ ہی اللہ کی قدرت اور تخلیق میں موجود نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

فرشتوں کے کام اور کردار سے متعلق قرآن کی 10 آیات:

1. سورہ البقرہ (2:97)

عربی: قُلۡ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ قَلۡبِكَ بِإِذۡنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَهُدًى وَبُشۡرَىٰ لِلۡمُؤۡمِنِينَ

ترجمہ: "کہہ دیجیے! جو جبرائیل سے دشمنی رکھتا ہو، تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اُس نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن تمہارے دل پر نازل کیا ہے۔"

2. سورہ الانفال (8:9)

عربی: إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ

ترجمہ: "جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، تو اس نے تمہاری دعا قبول کی: 'میں تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا۔"

3. سورہ التحریم (66:6)

عربی: عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

ترجمہ: "جہنم پر سخت اور مضبوط فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔"

4. سورہ الانبیاء (21:19-20)

عربی: يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

ترجمہ: "وہ رات دن تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔"

5. سورہ فصلت (41:30-31)

عربی: تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحْزَنُواْ

ترجمہ: "فرشتے ان پر نازل ہوں گے: 'نہ ڈرو اور نہ غم کرو، تمہیں جنت کی بشارت ہے۔"

6. سورہ الزمر (39:75)

سورۃ الزمر (39:75)

عربی: وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ

ترجمہ: "اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ وہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے ہیں، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا، اور کہا جائے گا: 'تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو

تمام جہانوں کا رب ہے۔"

سورۃ المدثر (74:31)

عربی: وَمَا جَعَلْنَآ أَصْحَـٰبَ ٱلنَّارِ إِلَّا مَلَـٰٓئِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟

ترجمہ: "اور ہم نے دوزخ کے داروغہ صرف فرشتے ہی بنائے ہیں، اور ہم نے ان کی تعداد کو کافروں کے لیے صرف آزمائش بنایا ہے۔"

سورۃ البقرہ (2:285)

عربی: ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ

ترجمہ: "رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کی گئی، اور مومن بھی۔ سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر..."

سورۃ الحجر (15:8)

عربی: مَا نُنَزِّلُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَمَا كَانُوٓا۟ إِذًا مُّنظَرِينَ

ترجمہ: "ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ؛ اور اس وقت کافروں کو مہلت نہ دی جائے گی۔"

سورۃ القدر (97:4)

عربی: تَنَزَّلُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ

ترجمہ: "اس رات فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔"

- ❖ یہ آیات فرشتوں کے مختلف فرائض کو اجاگر کرتی ہیں، جیسے وحی پہنچانا، اللہ کی عبادت کرنا، مومنوں کی مدد کرنا، اور اللہ کے احکامات کو نافذ کرنا۔
- ❖ قرآن مجید میں فرشتوں اور موت کے موضوع پر 10 آیات، عربی متن مع ترجمہ ان آیات میں خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح فرشتے روحوں کو قبض کرنے کے عمل پر مامور ہیں، نیک لوگوں کے ساتھ نرمی اور

کافروں کے ساتھ سختی کے ساتھ۔ یہ موت کی حتمیت اور اس کے بعد ہونے والے حساب کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔

سورۃ النساء(4:97)

عربی:إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا۟ فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا۟ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا۟ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا۟ فِيهَا

ترجمہ: یقیناً جن لوگوں کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے تھے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: 'تم کس حال میں تھے؟' وہ کہیں گے: 'ہم زمین میں کمزور تھے۔' فرشتے کہیں گے: 'کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟'"

سورۃ الانعام(6:61)

عربی:وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ

ترجمہ: اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے، اور تم پر نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔"

سورۃ النحل(16:28)

عربی:ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا۟ ٱلسَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍۭ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

ترجمہ: جن لوگوں کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے، پھر وہ (فرشتوں کے سامنے) اطاعت قبول کر لیتے ہیں (اور کہتے ہیں): 'ہم تو کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔' (فرشتے جواب دیں گے:) 'کیوں نہیں! اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔'"

سورۃ النحل (16:32)

عربی: ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَـٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

ترجمہ: وہ لوگ جن کی روحیں فرشتے پاکیزگی کی حالت میں قبض کرتے ہیں، (فرشتے) کہتے ہیں: 'تم پر سلامتی ہو، اپنے اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

سورۃ الانفال (8:50)

عربی: وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَـٰرَهُمْ وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ

ترجمہ: "اور اگر آپ دیکھیں جب فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں، ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں): 'جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔"

سورۃ محمد (47:27)

عربی: فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَـٰرَهُمْ

ترجمہ: "تو پھر کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے؟"

سورۃ المؤمنون (23:99-100)

عربی: حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ٱرْجِعُونِ لَعَلِّىٓ أَعْمَلُ صَـٰلِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّآ ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۖ وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

ترجمہ: "[یہ حالت کافروں کی ہے] یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے: 'اے میرے رب! مجھے واپس بھیج دے۔ شاید میں وہ نیک عمل کر لوں جو میں نے چھوڑ دیے تھے۔' ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے، اور ان کے پیچھے ایک رکاوٹ ہے قیامت کے دن تک۔"

سورۃ السجدہ (32:11)

عربی: قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

ترجمہ: "کہہ دو: 'تمہاری روحیں وہ فرشتہ موت قبض کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'"

سورۃ الزمر (39:42)

عربی: ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا

ترجمہ: "اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے، اور جو نہیں مریں ان کی نیند میں۔"

سورۃ الواقعہ (56:83-84)

عربی: فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ

ترجمہ: "پھر کیوں نہیں جب جان حلق تک پہنچ جاتی ہے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو"...

یہ آیات خوبصورتی سے بیان کرتی ہیں کہ کس طرح فرشتے روحوں کو قبض کرنے کے عمل پر مامور ہیں، نیک لوگوں کے ساتھ نرمی اور کافروں کے ساتھ سختی کے ساتھ۔ یہ موت کی حتمیت اور اس کے بعد ہونے والے حساب کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔

قرآن مجید میں قیامت کے موضوع پر 10 آیات مع عربی متن

سورۃ البقرہ (2:259)

عربی: أَوْ كَٱلَّذِى مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْىِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ ٱللَّهُ مِاْئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُۥ

ترجمہ: "یا اس شخص کی طرح جو ایک بستی پر گزرا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی۔ اس نے کہا: 'اللہ اس کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟' تو اللہ نے اسے سو سال کے لیے موت دے دی، پھر اسے زندہ کیا۔"

سورۃ یٰسین (36:78-79)

عربی: وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِ ٱلْعِظَٰمَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا ٱلَّذِىٓ أَنشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

ترجمہ: "اور وہ ہمارے لیے ایک مثال بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ کہتا ہے: 'کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں؟' کہہ دو: 'وہی انہیں زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا، اور وہ ہر مخلوق کو خوب جاننے والا ہے۔'"

سورۃ الحج (22:7)

عربی: وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ ٱللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى ٱلْقُبُورِ

ترجمہ: "اور یہ کہ قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں، اور اللہ قبروں والوں کو زندہ کرے گا۔"

سورۃ الاسراء (17:49-51)

عربی: وَقَالُوٓا۟ أَءِذَا كُنَّا عِظَٰمًا وَرُفَٰتًا أَءِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا قُلْ كُونُوا۟ حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا أَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِى صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا ۖ قُلِ ٱلَّذِى فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

ترجمہ: "اور وہ کہتے ہیں: 'جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم واقعی نئی تخلیق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے؟' کہہ دو: 'پتھر یا لوہا بن جاؤ یا کوئی اور مخلوق جو تمہارے دلوں میں بڑی ہو۔' پھر وہ کہیں گے: 'ہمیں کون دوبارہ پیدا کرے گا؟' کہہ دو: 'وہ جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا۔'"

سورۃ القیامہ (75:3-4)

عربی: أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ

ترجمہ: "کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں، ہم تو اس کی پور پور کو بھی درست کرنے پر قادر ہیں۔"

سورۃ الروم(30:50)

عربی:فَٱنظُرۡ إِلَىٰٓ ءَاثَـٰرِ رَحۡمَتِ ٱللَّهِ كَيۡفَ يُحۡيِ ٱلۡأَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَآۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ

ترجمہ:"پس اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ زمین کو اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرتا ہے۔ یقیناً وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سورۃ الاحقاف(46:33)

عربی:أَوَلَمۡ يَرَوۡاْ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ وَلَمۡ يَعۡيَ بِخَلۡقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحۡـِۧيَ ٱلۡمَوۡتَىٰۚ بَلَىٰٓۚ إِنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ

ترجمہ:"کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق سے تھکا نہیں، مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟ کیوں نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سورۃ غافر(40:11)

عربی:قَالُواْ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثۡنَتَيۡنِ وَأَحۡيَيۡتَنَا ٱثۡنَتَيۡنِ فَٱعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلۡ إِلَىٰ خُرُوجٖ مِّن سَبِيلٖ

ترجمہ:"وہ کہیں گے:'اے ہمارے رب! تو نے ہمیں دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا، اور ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟'"

سورۃ النبأ(78:17-18)

عربی:إِنَّ يَوۡمَ ٱلۡفَصۡلِ كَانَ مِيقَٰتًايَوۡمَ يُنفَخُ فِي ٱلصُّورِ فَتَأۡتُونَ أَفۡوَاجًا

ترجمہ:"یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ در گروہ آؤ گے۔"

سورۃ البقرہ (2:56)

عربی: ثُمَّ بَعَثْنَـٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

ترجمہ: "پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

یہ آیات قیامت کے یقینی ہونے، اللہ کے زندہ کرنے کی قدرت اور انسانی اعمال کے حساب کو اجاگر کرتی ہیں۔

قرآن مجید کی 10 آیات فرعون اور موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے پر، عربی متن مع ترجمہ

سورۃ القصص (28:4)

عربی: إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِۦ نِسَآءَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ

ترجمہ: "یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ دیا، ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرتا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔"

سورۃ القصص (28:7)

عربی: وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ أُمِّ مُوسَىٰٓ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى وَلَا تَحْزَنِىٓ ۖ إِنَّا رَآدُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ

ترجمہ: "اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی: 'اسے دودھ پلا، پھر جب تو اس پر ڈرے تو اسے دریا میں ڈال دے، اور نہ ڈر اور نہ غم کر، ہم اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے رسول بنانے والے ہیں۔'"

سورۃ طٰہٰ (20:43-44)

عربی: ٱذْهَبَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ۝ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ

ترجمہ: "تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اور اس سے نرم بات کرو، شاید وہ نصیحت

پکڑے یا ڈر جائے۔"

سورۃ طٰہ (20:77)

عربی:وَلَقَدْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِى فَٱضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِى ٱلْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَٰفُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ

ترجمہ:" اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جا اور ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا دے، نہ تجھے پکڑے جانے کا خوف ہو اور نہ ڈر ہو۔"

سورۃ الشعراء (26:52-53)

عربی:وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِىٓ إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَفَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ

ترجمہ:" اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی:'میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جاؤ، بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔'پھر فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے۔"

سورۃ الشعراء (26:63-64)

عربی:

فَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱضْرِب بِّعَصَاكَ ٱلْبَحْرَ ۖ فَٱنفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَٱلطَّوْدِ ٱلْعَظِيمِ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ ٱلْأَخَرِينَ

ترجمہ:" پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی:'اپنی لاٹھی سے سمندر پر مارو۔'تو وہ پھٹ گیا اور ہر حصہ بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ اور ہم نے دوسرے (فرعونیوں) کو بھی وہاں قریب کر دیا۔"

سورۃ الاعراف (7:104-105)

عربی:وَقَالَ مُوسَىٰ يَٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ حَقِيقٌ عَلَىٰٓ أَن لَّآ أَقُولَ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِىَ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ

ترجمہ:" اور موسیٰ نے کہا:'اے فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں، میرا حق ہے کہ اللہ پر صرف

سچ کہوں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہوں، پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔""

سورۃ یونس (10:90-92)

عربی:وَجَٰوَزْنَا بِبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُۥ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَدْرَكَهُ ٱلْغَرَقُ قَالَ ءَامَنتُ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱلَّذِىٓ ءَامَنَتْ بِهِۦ بَنُوٓاْ إِسْرَٰٓءِيلَ وَأَنَا۠ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ عَنْ ءَايَٰتِنَا لَغَٰفِلُونَ

ترجمہ:"اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرا دیا، پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی کے ساتھ ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آلیا تو اس نے کہا:'میں ایمان لایا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'(جواب آیا:)'اب؟ حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔ پس آج ہم تیرے جسم کو بچا لیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے، اور بے شک بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔'"

سورۃ القصص (28:39)

عربی:وَٱسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ

ترجمہ:"اور اس نے اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔"

سورۃ الاعراف (7:137)

عربی:وَأَوْرَثْنَا ٱلْقَوْمَ ٱلَّذِينَ كَانُواْ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَٰرِقَ ٱلْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا ٱلَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ ٱلْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُواْ

ترجمہ:"اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے، زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے

برکت رکھی تھی، اور تیرے رب کا اچھا وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کے باعث پورا ہو گیا۔"

یہ آیات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے قصے کو اجاگر کرتی ہیں، اللہ کی ہدایت، انصاف اور مظلوم مومنوں کی آخری فتح کو نمایاں کرتی ہیں۔

قرآن کی وہ 10 آیات جو آخرت کے انکار کے بارے میں انتباہ دیتی ہیں، تکبر اور قیامت کے انکار کے رد پر زور دیتی ہیں۔ عربی متن مع ترجمہ:

سورۃ المطففین (83:10-12)

عربی: وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ

ترجمہ "اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جو جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اسے صرف ہر سرکش گناہگار ہی جھٹلاتا ہے۔"

سورۃ النبأ (78:40)

عربی: إِنَّآ أَنذَرْنَـٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ ٱلْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ ٱلْكَافِرُ يَـٰلَيْتَنِى كُنتُ تُرَابًا

ترجمہ: "یقیناً ہم نے تمھیں قریب عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن انسان دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور کافر کہے گا: 'کاش میں مٹی ہوتا''"!

سورۃ القیامہ (75:36-40)

عربی: أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَـٰنُ أَن يُتْرَكَ سُدًى أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِىٍّ يُمْنَىٰ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ فَجَعَلَ مِنْهُ ٱلزَّوْجَيْنِ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَـٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْـِۧىَ ٱلْمَوْتَىٰ

ترجمہ: "کیا انسان سمجھتا ہے کہ وہ بے کار چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا؟ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست کیا، اور اس سے دو قسمیں بنائیں، نر اور مادہ۔ کیا وہ (اللہ) مردوں کو زندہ

کرنے پر قادر نہیں؟"

سورۃ التغابن(64:7)

عربی:زَعَمَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَن لَّن يُبۡعَثُواْۚ قُلۡ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡۚ وَذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٞ

ترجمہ:" جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو:'کیوں نہیں! میرے رب کی قسم، تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر تمہیں ضرور بتایا جائے گا جو تم نے کیا۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔'"

سورۃ المرسلات(77:15-16)

عربی:وَيۡلٞ يَوۡمَئِذٖ لِّلۡمُكَذِّبِينَ أَلَمۡ نُهۡلِكِ ٱلۡأَوَّلِينَ

ترجمہ:"اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ کیا ہم نے پہلے والوں کو ہلاک نہیں کیا؟"

سورۃ یٰسین(36:77-78)

عربی:

أَوَلَمۡ يَرَ ٱلۡإِنسَٰنُ أَنَّا خَلَقۡنَٰهُ مِن نُّطۡفَةٖ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٞ مُّبِينٞ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلٗا وَنَسِيَ خَلۡقَهُۥۖ قَالَ مَن يُحۡيِ ٱلۡعِظَٰمَ وَهِيَ رَمِيمٞ

ترجمہ:"کیا انسان نہیں دیکھتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا، پھر وہ کھلا جھگڑالو بن گیا؟ اور وہ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے، کہتا ہے:'کون ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ بوسیدہ ہو جائیں گی؟"

سورۃ الانبیاء(21:30)

عربی:أَوَلَمۡ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ كَانَتَا رَتۡقٗا فَفَتَقۡنَٰهُمَاۖ وَجَعَلۡنَا مِنَ ٱلۡمَآءِ كُلَّ شَيۡءٍ حَيٍّۚ أَفَلَا يُؤۡمِنُونَ

ترجمہ:"کیا کافر نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین ایک ساتھ جڑے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہم نے پانی

سے ہر زندہ چیز پیدا کی؟ پھر کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟"

سورۃ الزمر (39:60)

عربی: وَيَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِى جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ

ترجمہ: "اور قیامت کے دن آپ دیکھیں گے کہ جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا جہنم متکبروں کے لیے ٹھکانا نہیں ہے؟"

سورۃ الحجر (15:2-3)

عربی: رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ كَانُوا۟ مُسْلِمِينَ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا۟ وَيَتَمَتَّعُوا۟ وَيُلْهِهِمُ ٱلْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ

ترجمہ: شاید وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، چاہیں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ انہیں چھوڑ دو کہ کھائیں، فائدہ اٹھائیں اور امید انہیں غافل رکھے، پس وہ جلد ہی جان لیں گے۔"

سورۃ التکاثر (102:6-8)

عربی: لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ ٱلْيَقِينِ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ

ترجمہ: "تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔"

- یہ آیات قیامت کی حقیقت، انکار کے نتائج اور اللہ کی نشانیوں کو رد کرنے والے منکروں کے تکبر کو اجاگر کرتی ہیں۔ یہ غور و فکر، توبہ اور آخرت میں حساب کے لیے تیاری کی تنبیہات ہیں۔

قرآن کی وہ 20 آیات جو اللہ کی قدرت کی یاد دلاتی ہیں، عربی متن مع ترجمہ

سورۃ البقرہ (2:255)

عربی: ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ

ترجمہ: "اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش کرے؟"

سورۃ الانعام (6:59)

عربی: وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ

ترجمہ: "اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

سورۃ الحدید (57:4)

عربی: هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ

ترجمہ: "وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔"

سورۃ الحج (22:65)

عربی: أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ

ترجمہ: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لیے مسخر کر دیا، اور کشتیاں اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں؟"

سورۃ یٰسین (36:82)

عربی: إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: "اس کا حکم تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے: 'ہو جا'، تو وہ ہو جاتی ہے۔"

سورۃ الاسراء (17:44)

عربی: تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ

ترجمہ: "ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔"

سورۃ النحل (16:40)

عربی: إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَآ أَرَدْنَٰهُ أَن نَّقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: "ہمارا قول تو کسی چیز کے بارے میں بس یہ ہے کہ جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں: 'ہو جا'، تو وہ ہو جاتی ہے۔"

سورۃ الروم (30:25)

عربی: وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔"

سورۃ البقرہ (2:117)

عربی: بَدِيعُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو بس اسے کہتا ہے: 'ہو جا'، تو وہ ہو جاتا ہے۔"

سورۃ فصلت (41:39)

عربی: وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلْأَرْضَ خَٰشِعَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو خشک دیکھتے ہو، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ہلتی اور ابھرتی ہے۔"

سورۃ ابراہیم (14:32)

عربی: ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا۔"

سورۃ الملک (67:15)

عربی: هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ ذَلُولاً فَٱمْشُواْ فِى مَنَاكِبِهَا

ترجمہ: "وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم بنایا، پس اس کے راستوں میں چلو۔"

سورۃ الرعد (13:2)

عربی: ٱللَّهُ ٱلَّذِى رَفَعَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھتے ہو۔"

سورۃ النازعات (79:27-28)

عربی: ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ ٱلسَّمَآءُ بَنَٰهَارَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّٰهَا

ترجمہ: "کیا تمہاری تخلیق زیادہ سخت ہے یا آسمان کی؟ اس نے اسے بنایا۔اس کی چھت کو بلند کیا اور اسے درست کیا۔"

سورۃ الزمر (39:62)

عربی: ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ

ترجمہ: "اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔"

سورۃ الحشر (59:24)

عربی: هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ

ترجمہ: "وہ اللہ ہے، پیدا کرنے والا، وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا۔"

سورۃ الانعام (6:73)

عربی: وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ

ترجمہ: "اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔"

سورۃ المؤمنون (23:18)

عربی: وَأَنزَلْنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّٰهُ فِى ٱلْأَرْضِ

ترجمہ: "اور ہم نے آسمان سے ایک مقررہ مقدار میں پانی برسایا اور اسے زمین میں ٹھہرادیا۔"

سورۃ الرحمن (55:33)

عربی: يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ إِنِ ٱسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا۟ مِنْ أَقْطَارِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ فَٱنفُذُوا۟

ترجمہ: "اے گروہ جن وانسان! اگر تم آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ۔"

سورۃ الزلزلہ (99:6-8)

عربی: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَابِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا

ترجمہ: "اس دن وہ (زمین) اپنی خبریں بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔"

❖ یہ آیات مجموعی طور پر اللہ کی تخلیق، رزق اور تمام امور پر اس کی بے مثال قدرت کی یاددہانی کراتی ہیں۔

قرآن کی وہ 10 آیات جو فرعون کے تکبر کو اجاگر کرتی ہیں، عربی متن، ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ القصص (28:4)

عربی: إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِۦ نِسَآءَهُمْ إِنَّهُۥ كَانَ مِنَ ٱلْمُفْسِدِينَ

ترجمہ: "یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ دیا، ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کرتا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے

تھا۔"

سورۃ الشعراء(26:49)

عربی:قَالَ ءَامَنتُمْ لَهُۥ قَبْلَ أَنْ ءَاذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُۥ لَكَبِيرُكُمُ ٱلَّذِى عَلَّمَكُمُ ٱلسِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ

ترجمہ:" فرعون نے کہا:'تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا، اب تم جان لوگے۔'"

سورۃ طہ(20:43-44)

عربی:ٱذْهَبَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ

ترجمہ:"تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔اور اس سے نرم بات کرو، شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔"

سورۃ الاعراف(7:104)

عربی:وَقَالَ مُوسَىٰ يَـٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ:"اور موسیٰ نے کہا:'اے فرعون! میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں۔'"

سورۃ النازعات(79:24-25)

عربی:

فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ فَأَخَذَهُ ٱللَّهُ نَكَالَ ٱلْـَٔاخِرَةِ وَٱلْأُولَىٰٓ

ترجمہ:"پس اس نے کہا:'میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔'تو اللہ نے اسے آخرت اور دنیا دونوں کے عذاب میں پکڑ لیا۔"

سورۃ غافر(40:29)

عربی:يَـٰقَوْمِ لَكُمُ ٱلْمُلْكُ ٱلْيَوْمَ ظَـٰهِرِينَ فِى ٱلْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِنۢ بَأْسِ ٱللَّهِ إِن جَآءَنَا

ترجمہ: "اے میری قوم! آج تمہاری حکومت ہے اور تم زمین میں غالب ہو، لیکن اگر ہم پر اللہ کا عذاب آ جائے تو کون ہماری مدد کرے گا؟"

سورۃ القصص (28:38)

عربی: وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِى

ترجمہ: "اور فرعون نے کہا: 'اے سردارو! میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی معبود ہے۔'"

سورۃ یونس (10:88)

عربی: وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ

ترجمہ: "اور موسیٰ نے کہا: 'اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں۔'"

سورۃ العنکبوت (29:39)

عربی: وَقَٰرُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَٰمَٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانُوا۟ سَٰبِقِينَ

ترجمہ: "اور قارون، فرعون اور ہامان کو (ہلاک کیا)، اور موسیٰ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آیا، مگر وہ زمین میں تکبر کرنے لگے اور آگے نہ بڑھ سکے۔"

سورۃ الزخرف (43:51)

عربی: وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِى قَوْمِهِۦ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَيْسَ لِى مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ ٱلْأَنْهَٰرُ تَجْرِى مِن تَحْتِىٓ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

ترجمہ: "اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا: 'اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میرے پاس نہیں اور یہ نہریں

میرے نیچے نہیں بہتی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟""

❖ یہ آیات فرعون کے انتہائی تکبر، اس کے دعویٰ خدائی اور اس کے ظالمانہ رویے کو ظاہر کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں آخر کار اس کی ہلاکت پوری انسانیت کے لیے عبرت بن گئی۔

قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کی تخلیق، اس کی قدرت اور کائنات میں اس کی نشانیوں کو اجاگر کرتی ہیں، سورۃ النازعات (79:27-33) میں مذکور آیات سے مربوط ہیں:

سورۃ البقرہ (2:164)

عربی: إِنَّ فِى خَلْقِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَـٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱلْفُلْكِ ٱلَّتِى تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ ٱلنَّاسَ وَمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مِن مَّآءٍ فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

ترجمہ: "یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، رات اور دن کے بدلنے میں، اور ان بڑی کشتیوں میں جو سمندر میں لوگوں کے فائدے کے لیے چلتی ہیں، اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے نازل کیا، پھر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کیا"...

سورۃ الروم (30:48)

عربی: ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَـٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَـٰلِهِۦ

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں، پھر وہ انہیں آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، اور انہیں ٹکڑوں میں بنا دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان سے بارش نکلتی ہے۔"

سورۃ الملک (67:3-4)

عربی: ٱلَّذِى خَلَقَ سَبْعَ سَمَـٰوَٰتٍ طِبَاقًا مَّا تَرَىٰ فِى خَلْقِ ٱلرَّحْمَـٰنِ مِن تَفَـٰوُتٍ فَٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ٱرْجِعِ ٱلْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ ٱلْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ

ترجمہ: "جس نے سات آسمان تہہ بہ تہہ پیدا کیے۔ تم رحمان کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے۔ پھر نگاہ دوڑاؤ، کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ دوڑاؤ، نگاہ تمہاری عاجز اور تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔"

سورۃ الاعلیٰ (87:12-17)

عربی: سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

ترجمہ: "ہم تمہیں پڑھائیں گے، پس تم نہیں بھولو گے سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ بے شک وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے اور ہم تمہارے لیے آسانی کو آسان کر دیں گے۔"

سورۃ الاحقاف (46:33)

عربی: أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْۦِىَ ٱلْمَوْتَىٰ

ترجمہ: "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق سے تھکا نہیں، مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے؟"

سورۃ النبأ (78:6-7)

عربی: أَلَمْ نَجْعَلِ ٱلْأَرْضَ مِهَٰدًا وَٱلْجِبَالَ أَوْتَادًا

ترجمہ: "کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟"

سورۃ یٰسین (36:81)

عربی: أَوَلَيْسَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم

ترجمہ: "کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کرے؟"

سورۃ الحج (22:65)

عربی: أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلْفُلْكَ تَجْرِى فِى ٱلْبَحْرِ بِأَمْرِهِۦ

ترجمہ: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لیے مسخر کر دیا، اور کشتیاں اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں؟"

سورۃ الغاشیہ (88:17-20)

عربی: أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ

ترجمہ: "کیا وہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیے گئے؟ اور آسمان کو کہ کیسے بلند کیا گیا؟ اور پہاڑوں کو کہ کیسے نصب کیے گئے؟ اور زمین کو کہ کیسے پھیلائی گئی؟"

سورۃ الزمر (39:21)

عربی: أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهُۥ يَنَٰبِيعَ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِۦ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَٰنُهُۥ

ترجمہ: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا اور اسے زمین میں چشمے بنا دیا، پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے؟"

- یہ آیات اللہ کی عظمت، تخلیق میں اس کی قدرت اور کائنات میں رکھی گئی نشانیوں کو اجاگر کرتی ہیں تاکہ انسان اس کی عظمت پر غور کرے

قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کے عذاب اور پچھلی قوموں کے انجام سے سبق پر مبنی ہیں، سورۃ النازعات (79:25-26) سے مربوط:

سورۃ الحاقہ (69:9-10)

عربی: وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُۥ وَٱلْمُؤْتَفِكَٰتُ بِٱلْخَاطِئَةِ فَعَصَوْا۟ رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً

ترجمہ: "اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹی ہوئی بستیاں (قومیں) گناہ لے کر آئیں، پس انہوں نے اپنے

رب کے رسول کی نافرمانی کی، تو اللہ نے انہیں سخت گرفت میں لے لیا۔"

سورۃ الاعراف (7:103-104)

عربی: ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِـَٔايَـٰتِنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ فَظَلَمُوا۟ بِهَا ۖ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ وَقَالَ مُوسَىٰ يَـٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ "پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، تو انہوں نے ان کے ساتھ ظلم کیا۔ پس دیکھو مفسدوں کا انجام کیسا ہوا۔ اور موسیٰ نے کہا: 'اے فرعون! میں رب العالمین کا رسول ہوں۔'"

سورۃ القمر (54:41-42)

عربی: وَلَقَدْ جَآءَ ءَالَ فِرْعَوْنَ ٱلنُّذُرُ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَـٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ

ترجمہ: "اور بے شک فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے، انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں، تو ہم نے انہیں زبردست اور غالب گرفت میں لے لیا۔"

سورۃ یونس (10:88-89)

عربی: وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَآ إِنَّكَ ءَاتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُۥ زِينَةً وَأَمْوَٰلًا فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا۟ عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا ٱطْمِسْ عَلَىٰٓ أَمْوَٰلِهِمْ وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا۟ حَتَّىٰ يَرَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ

ترجمہ": اور موسیٰ نے کہا: 'اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال دیا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال کو مٹا دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے، پس وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔'"

سورۃ البقرہ (2:258)

عربی: أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِى حَآجَّ إِبْرَٰهِـۧمَ فِى رَبِّهِۦٓ أَنْ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّىَ ٱلَّذِى

يُحْيِۦ وَيُمِيتُ

ترجمہ "کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، اس لیے کہ اللہ نے اسے بادشاہت دی تھی؟ جب ابراہیم نے کہا: 'میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا اور موت دیتا ہے۔'"

سورۃ طہ (20:78-79)

عربی: فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِۦ فَغَشِيَهُم مِّنَ ٱلْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُۥ وَمَا هَدَىٰ

ترجمہ ": پھر فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ ان کے پیچھے آیا تو انہیں سمندر نے اس طرح ڈھانپ لیا جیسے ڈھانپ لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ دی۔"

سورۃ الزخرف (43:54-56)

عربی: فَٱسْتَخَفَّ قَوْمَهُۥ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا فَٰسِقِينَ فَلَمَّآ ءَاسَفُونَا ٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ فَجَعَلْنَٰهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْءَاخِرِينَ

ترجمہ ": پس اس نے اپنی قوم کو ہلکا سمجھا تو انہوں نے اس کی اطاعت کی، بے شک وہ نافرمان لوگ تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور سب کو غرق کر دیا۔ اور ہم نے انہیں پیش رو اور بعد والوں کے لیے مثال بنا دیا۔"

سورۃ العنکبوت (29:39)

عربی: وَقَٰرُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَٰمَٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانُوا۟ سَٰبِقِينَ

ترجمہ ": اور قارون، فرعون اور ہامان کو (ہلاک کیا)، اور موسیٰ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آیا، مگر وہ زمین میں تکبر کرنے لگے اور آگے نہ بڑھ سکے۔"

سورۃ الانفال (8:52)

عربی: كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ

شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ

ترجمہ ": ان کا حال فرعون والوں اور ان سے پہلے والوں جیسا ہے۔ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔ بے شک اللہ طاقتور اور سخت سزا دینے والا ہے۔"

سورۃ المومن (40:45-46)

عربی: فَوَقَٰهُ ٱللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُواْ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا

ترجمہ ": تو اللہ نے اسے ان کی چالوں کی برائی سے بچا لیا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ آگ ہے، جس پر وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔"

- یہ آیات متکبر اور نافرمان لوگوں پر اللہ کے عذاب کو اجاگر کرتی ہیں، خصوصاً فرعون اور اس کی قوم پر، اور ان میں غور کرنے والوں کے لیے تنبیہ اور سبق ہیں۔

قرآن کی وہ 10 آیات جو اللہ کی طرف سے دکھائی گئی نشانیوں کے موضوع سے متعلق ہیں، اور سورۃ النازعات (79:20) سے مربوط ہیں:

سورۃ طہٰ (20:17-21)

عربی: وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَـٰمُوسَىٰ قَالَ هِىَ عَصَاىَ أَتَوَكَّؤُاْ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِى وَلِىَ فِيهَا مَـَٔارِبُ أُخْرَىٰ قَالَ أَلْقِهَا يَـٰمُوسَىٰ فَأَلْقَىٰهَا فَإِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ

ترجمہ ": اور وہ کیا ہے تمہارے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ؟ انہوں نے کہا: یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے گراتا ہوں اور اس میں میرے لیے اور بھی فائدے ہیں۔ [اللہ] نے فرمایا: اسے ڈال دو اے موسیٰ۔ پس انہوں نے اسے ڈال دیا تو وہ اچانک ایک دوڑتی ہوئی سانپ بن گئی۔"

سورۃ طٰہٰ (20:22-23)

عربی: وَٱضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ ءَايَةً أُخْرَىٰ لِنُرِيَكَ مِنْ ءَايَـٰتِنَا ٱلْكُبْرَىٰ

ترجمہ": اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھو، وہ بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا، یہ ایک اور نشانی ہے تاکہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیوں میں سے دکھائیں۔"

سورۃ الاعراف (7:106-108)

عربی: قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِـَٔايَةٍ فَأْتِ بِهَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّـٰدِقِينَ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنَّـٰظِرِينَ

ترجمہ": فرعون نے کہا: اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ پس موسیٰ نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ ایک واضح اژدہا بن گئی۔ اور انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا۔"

سورۃ الشعراء (26:32-33)

عربی: فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنَّـٰظِرِينَ

ترجمہ": پس (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ ایک واضح اژدہا بن گئی۔ اور انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید تھا۔"

سورۃ الاسراء (17:101)

عربی: وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ ءَايَـٰتٍۭ بَيِّنَـٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهُۥ فِرْعَوْنُ إِنِّى لَأَظُنُّكَ يَـٰمُوسَىٰ مَسْحُورًا

ترجمہ:" اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں، پس بنی اسرائیل سے پوچھ لو جب وہ ان کے پاس آئے، تو فرعون نے اس سے کہا: اے موسیٰ! میں تمہیں ضرور جادو زدہ سمجھتا ہوں۔"

سورۃ القصص (28:31)

عربی: وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَءَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَـٰمُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّى لَا يَخَافُ لَدَىَّ ٱلْمُرْسَلُونَ

ترجمہ": اور (کہا گیا:) اپنی لاٹھی ڈال دو۔ پھر جب اس نے اسے دیکھا کہ وہ اس طرح ہل رہی ہے جیسے وہ ایک سانپ ہے، تو وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (اللہ نے فرمایا:) اے موسیٰ! ڈرو نہیں، میرے پاس رسول نہیں ڈرتے۔"

سورۃ النمل (27:12)

عربی: وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِى جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ فِى تِسْعِ ءَايَـٰتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا فَـٰسِقِينَ

ترجمہ": اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال، وہ بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا۔ یہ نو نشانیوں میں سے ہے جو تم فرعون اور اس کی قوم کے پاس لے جاؤ گے۔ بے شک وہ فاسق لوگ تھے۔"

سورۃ الاعراف (7:133)

عربی: فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلطُّوفَانَ وَٱلْجَرَادَ وَٱلْقُمَّلَ وَٱلضَّفَادِعَ وَٱلدَّمَ ءَايَـٰتٍ مُّفَصَّلَـٰتٍ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ

ترجمہ: "پس ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون بھیجا، الگ الگ نشانیاں، پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اور مجرم لوگ تھے۔"

سورۃ یونس (10:75-76)

عربی: ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَـٰرُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ بِـَٔايَـٰتِنَا فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓا۟ إِنَّ هَـٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ": پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس

بھیجا، تو وہ تکبر کرنے لگے اور مجرم قوم تھے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔"

سورۃ الزخرف(43:46-48)

عربی:وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِـَٔايَـٰتِنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِۦ فَقَالَ إِنِّى رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ فَلَمَّا جَآءَهُم بِـَٔايَـٰتِنَآ إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ وَمَا نُرِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ إِلَّا هِىَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا

ترجمہ ": اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، تو اس نے کہا: میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آیا تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔ اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے تھے مگر وہ اپنی پچھلی سے بڑی ہوتی تھی۔"

- یہ آیات اس بات کو اجاگر کرتی ہیں کہ اللہ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ذریعے عظیم نشانیاں دکھائیں، مگر فرعون اور اس کی قوم نے ان کی وضاحت اور عظمت کے باوجود انکار کیا۔

یہ آیات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو عطا کی گئی نشانیوں اور فرعون و اس کی قوم کے رد عمل کو اجاگر کرتی ہیں، جیسا کہ سورۃ النازعات (79:20) اور متعلقہ مقامات میں بیان ہوا:

سورۃ الاعراف(7:133)

عربی:فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ ٱلطُّوفَانَ وَٱلْجَرَادَ وَٱلْقُمَّلَ وَٱلضَّفَادِعَ وَٱلدَّمَ ءَايَـٰتٍ مُّفَصَّلَـٰتٍ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ

ترجمہ ": پس ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون بھیجے، الگ الگ نشانیاں، پھر بھی وہ تکبر کرتے رہے اور مجرم لوگ تھے۔"

سورۃ طہٰ(20:56-57)

عربی:وَلَقَدْ أَرَيْنَـٰهُ ءَايَـٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَـٰمُوسَىٰ

ترجمہ: "اور ہم نے فرعون کو اپنی سب ہی نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلاتا رہا اور نہ مانا۔ اس نے کہا: 'اے موسیٰ! کیا تم ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری زمین سے نکالنے آئے ہو؟'"

سورۃ الاعراف (7:104-105)

عربی: وَقَالَ مُوسَىٰ يَـٰفِرْعَوْنُ إِنِّى رَسُولٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ حَقِيقٌ عَلَىٰٓ أَن لَّآ أَقُولَ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

ترجمہ: "اور موسیٰ نے کہا: 'اے فرعون! میں رب العالمین کا رسول ہوں، مجھے یہ حق ہے کہ اللہ کے بارے میں صرف سچ کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔'"

سورۃ الشعراء (26:61-62)

عربی: فَلَمَّا تَرَٰٓءَا ٱلْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَـٰبُ مُوسَىٰٓ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ قَالَ كَلَّآ ۖ إِنَّ مَعِىَ رَبِّى سَيَهْدِينِ

ترجمہ: "پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: 'ہم تو پکڑے جائیں گے'! موسیٰ نے کہا: 'ہرگز نہیں، میرے ساتھ میرا رب ہے، وہ ضرور مجھے راستہ دکھائے گا۔'"

سورۃ القصص (28:32)

عربی: ٱدْخُلْ يَدَكَ فِى جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ وَٱضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ ٱلرَّهْبِ

ترجمہ: "اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال، وہ بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا۔ اور خوف کے وقت اپنا بازو اپنے ساتھ ملا لو۔"

سورۃ العنکبوت (29:39)

عربی: وَقَـٰرُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَـٰمَـٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مُّوسَىٰ بِٱلْبَيِّنَـٰتِ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا كَانُوا۟ سَـٰبِقِينَ

ترجمہ: "اور قارون، فرعون اور ہامان کو (ہلاک کیا)، اور موسیٰ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آیا، مگر وہ زمین میں

تکبر کرنے لگے اور آگے نہ بڑھ سکے۔"

سورۃ یونس(10:75-76)

عربی:ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَـٰرُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِۦ بِـَٔايَـٰتِنَا فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓا۟ إِنَّ هَـٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ ": پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، تو وہ تکبر کرنے لگے اور مجرم قوم تھے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔"

سورۃ الزخرف(43:48)

عربی:وَمَا نُرِيهِم مِّنْ ءَايَةٍ إِلَّا هِىَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَـٰهُم بِٱلْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

ترجمہ ": اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے تھے مگر وہ اپنی پچھلی سے بڑی ہوتی تھی، اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تاکہ شاید وہ رجوع کریں۔"

سورۃ الاعراف(7:117-118)

عربی:وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ

ترجمہ ": اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی ڈال دو، پس وہ فوراً ان کے جھوٹ کو نگل گئی۔ پس حق ثابت ہو گیا اور جو وہ کرتے تھے وہ باطل ہو گیا۔"

سورۃ المومنون(23:45-46)

عربی:ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَـٰرُونَ بِـَٔايَـٰتِنَا وَسُلْطَـٰنٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِۦ فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا عَالِينَ

ترجمہ:" پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے

سرداروں کے پاس بھیجا، مگر وہ تکبر کرنے لگے اور سرکش قوم تھے۔"

❖ یہ آیات حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی نو نشانیوں، اللہ کی قدرت اور فرعون و اس کی قوم کے انکار و انجام کو نمایاں کرتی ہیں، جیسا کہ سورۃ النازعات اور دیگر مقامات میں بیان ہوا ہے

قرآن کی وہ 10 آیات جو فرعون کے تکبر اور اس کے دعویٰ خدائی سے متعلق ہیں، سورۃ النازعات (79:24) کے ساتھ مربوط:

سورۃ القصص (28:38)

عربی: وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَـٰهٍ غَيْرِى فَأَوْقِدْ لِى يَـٰهَـٰمَـٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّى صَرْحًا لَّعَلِّىٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَـٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّى لَأَظُنُّهُۥ مِنَ ٱلْكَـٰذِبِينَ

ترجمہ ":اور فرعون نے کہا: 'اے سردارو! میں نہیں جانتا کہ میرے سوا تمہارا کوئی معبود ہے۔ اے ہامان! میرے لیے مٹی پر آگ روشن کر اور میرے لیے ایک بلند محل بنادے تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں۔ اور میں تو اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔'"

سورۃ القصص (28:39)

عربی: وَٱسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ

ترجمہ ":اور وہ اور اس کے لشکر زمین میں ناحق تکبر کرنے لگے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔"

سورۃ الشعراء (26:29)

عربی: قَالَ لَئِنِ ٱتَّخَذْتَ إِلَـٰهًا غَيْرِى لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ ٱلْمَسْجُونِينَ

ترجمہ ":فرعون نے کہا: 'اگر تو نے میرے سوا کسی کو معبود بنایا تو میں تجھے ضرور قیدیوں میں شامل کر دوں گا۔'"

سورۃ طہ (20:49-50)

عربی: قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ ٱلْعَـٰلَمِينَ قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ

ترجمہ ": فرعون نے کہا: 'اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ انہوں نے کہا: 'ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو وجود دیا پھر راہ دکھائی۔'"

سورۃ النازعات (79:23-24)

عربی: فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ

ترجمہ: "پھر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور پکارا۔ اور کہا: 'میں ہی تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔'"

سورۃ القمر (54:41-42)

عربی: وَلَقَدْ جَآءَ ءَالَ فِرْعَوْنَ ٱلنُّذُرُ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَـٰهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ

ترجمہ: "اور بے شک فرعون والوں کے پاس ڈرانے والے آئے۔ انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں، تو ہم نے انہیں زبردست گرفت میں لے لیا۔"

سورۃ غافر (40:37)

عربی: فَأَوْقِدْ لِى يَـٰهَـٰمَـٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّى صَرْحًا لَّعَلِّىٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَـٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّى لَأَظُنُّهُۥ كَـٰذِبًا

ترجمہ ": اے ہامان! میرے لیے مٹی پر آگ روشن کر اور میرے لیے ایک بلند محل بنادے تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں۔ اور میں تو اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔"

سورۃ یونس (10:75-76)

عربی: ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَـٰرُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ بِـَٔايَـٰتِنَا فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا

مُّجْرِمِينَ فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓاْ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ:" پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا، تو وہ تکبر کرنے لگے اور مجرم قوم تھے۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے۔"

سورۃ الزخرف (43:51-52)

عربی: وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِۦ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَيْسَ لِى مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ ٱلْأَنْهَٰرُ تَجْرِى مِن تَحْتِىٓ أَفَلَا تُبْصِرُونَ أَمْ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا ٱلَّذِى هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ

ترجمہ ": اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا: 'اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت میرے پاس نہیں اور یہ نہریں میرے نیچے نہیں بہتی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں جو حقیر ہے اور صاف بات بھی نہیں کر پاتا؟'"

سورۃ النمل (27:13-14)

عربی: فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ءَايَٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُواْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ وَجَحَدُواْ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا

ترجمہ ": پھر جب ہماری کھلی نشانیاں ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا: یہ تو صریح جادو ہے۔ اور انہوں نے انہیں ناحق جھٹلایا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے، محض ظلم اور تکبر کی وجہ سے۔"

- ❖ یہ آیات فرعون کے تکبر، اس کے دعوے خدائی اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف سے واضح نشانیوں کے باوجود اس کے انکار کو نمایاں کرتی ہیں، جیسا کہ سورۃ النازعات (79:24) میں اس کے قول "أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ" سے واضح ہوتا ہے۔

قرآن کی دس آیات جو قیامت (یومِ قیامت) کے وقوع سے متعلق ہیں، عربی متن ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ الزلزلہ (99:1-2)

عربی: إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

ترجمہ: جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔

سورۃ القیامہ (75:6-7)

عربی: يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَـٰمَةِ فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ

ترجمہ: وہ پوچھتا ہے: "قیامت کا دن کب ہے؟" پھر جب آنکھیں چمک اُٹھیں گی۔

سورۃ التکویر (81:1-3)

عربی: إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتْ وَإِذَا ٱلْجِبَالُ سُيِّرَتْ

ترجمہ: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

سورۃ الانشقاق (84:3-4)

عربی: وَإِذَا ٱلْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ

ترجمہ: اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے وہ باہر نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔

سورۃ الحج (22:1-2)

عربی: يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے سے غافل ہو جائے گی۔

سورۃ المعارج (70:8-10)

عربی: يَوْمَ تَكُونُ ٱلسَّمَآءُ كَٱلْمُهْلِ وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا

ترجمہ: جس دن آسمان پگھلے ہوئے تیل کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی دوست کسی دوست سے کچھ نہ پوچھے گا۔

سورۃ الزمر (39:67)

عربی: وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦ وَٱلْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا، حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی۔

سورۃ المطففین (83:4-6)

عربی: يَوْمَ يَقُومُ ٱلنَّاسُ لِرَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ

ترجمہ: جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

سورۃ الواقعہ (56:4-6)

عربی: إِذَا رُجَّتِ ٱلْأَرْضُ رَجًّا وَبُسَّتِ ٱلْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنۢبَثًّا

ترجمہ: جب زمین شدت سے ہلا دی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور وہ اڑتی ہوئی گرد کی طرح ہو جائیں گے۔

سورۃ الانبیاء (21:47)

عربی: وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا

ترجمہ: اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے، پس کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔

- یہ آیات قیامت کے واقعات، نشانیوں اور حقیقتوں کو اجاگر کرتی ہیں۔

قرآن کی دس آیات جو تکبر (کبر) اور ظلم کی ممانعت سے متعلق ہیں، عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ الإسراء (17:37)

عربی: وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا

ترجمہ: "اور زمین میں اکڑ کر مت چلو۔ بے شک تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔"

سورۃ لقمان (31:18)

عربی: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

ترجمہ ": اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کرو اور زمین میں اکڑ کر مت چلو۔ بے شک اللہ ہر خود پسند فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

سورۃ النساء (4:36)

عربی: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

ترجمہ ": بے شک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو خود پسند اور فخر کرنے والا ہو۔"

سورۃ الحدید (57:23)

عربی: لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

ترجمہ ": تاکہ تم اس پر افسوس نہ کرو جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا اور اس پر خوش نہ ہو جو اللہ نے تمہیں دیا۔ اور اللہ ہر خود پسند فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

سورۃ الشوریٰ (42:42)

عربی: إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ ": الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

سورۃ الأعراف (7:13)

عربی: قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ

ترجمہ ": [اللہ نے] کہا: 'اس سے اتر جا، تجھے یہاں تکبر کرنے کا حق نہیں۔ نکل جا، تو یقیناً ذلیلوں میں سے ہے۔''"

سورۃ النحل (16:23)

عربی: إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ

ترجمہ: "بے شک وہ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔"

سورۃ غافر (40:35)

عربی: كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

ترجمہ ": اسی طرح اللہ ہر متکبر جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔"

سورۃ القصص (28:83)

عربی: تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

ترجمہ: "یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے۔ اور انجام متقیوں کے لیے ہے۔"

سورۃ ہود (11:102)

عربی: وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ترجمہ ": اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ ظلم کر رہی ہوں۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔"

❖ یہ آیات تکبر اور ظلم کی ممانعت اور اس پر قائم رہنے والوں کے انجام کو واضح کرتی ہیں۔

قرآن کی دس آیات جو تزکیہ (خود کی پاکیزگی) اور دنیاوی خواہشات میں غرق ہونے کی ممانعت سے متعلق ہیں، عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ الشمس (91:9-10)

عربی: قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّىٰهَا وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّىٰهَا

ترجمہ: یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اسے پاکیزہ کیا اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔

سورۃ الاعلیٰ (87:14-15)

عربی: قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ

ترجمہ: یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

سورۃ البقرہ (2:197)

عربی: وَتَزَوَّدُوا۟ فَإِنَّ خَيْرَ ٱلزَّادِ ٱلتَّقْوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ

ترجمہ: اور زادِ راہ لے لو، پس بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے، اور مجھ سے ڈرو اے عقل والو۔

سورۃ الحدید (57:20)

عربی: ٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى ٱلْأَمْوَٰلِ وَٱلْأَوْلَٰدِ

ترجمہ:

جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل، تماشا، زینت، آپس میں فخر اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش ہے۔

سورۃ القصص (28:77)

عربی: وَٱبْتَغِ فِيمَآ ءَاتَىٰكَ ٱللَّهُ ٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ ٱلدُّنْيَا

ترجمہ: اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں آخرت کا گھر تلاش کر، اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔

سورۃ العنکبوت (29:64)

عربی: وَمَا هَـٰذِهِ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ إِلَّا لَهۡوٞ وَلَعِبٞۚ وَإِنَّ ٱلدَّارَ ٱلۡأٓخِرَةَ لَهِيَ ٱلۡحَيَوَانُ

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے، اور یقیناً آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے۔

سورۃ الزمر (39:15)

عربی: قُلۡ إِنَّ ٱلۡخَٰسِرِينَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ وَأَهۡلِيهِمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ

ترجمہ: کہہ دو: یقیناً خسارہ اٹھانے والے وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچایا۔

سورۃ آل عمران (3:185)

عربی: كُلُّ نَفۡسٖ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ أُجُورَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ

ترجمہ: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تمہیں تمہارے اجر قیامت کے دن ہی پورے دیے جائیں گے۔

سورۃ الکہف (18:28)

عربی: وَلَا تُطِعۡ مَنۡ أَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهُۥ عَن ذِكۡرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمۡرُهُۥ فُرُطٗا

ترجمہ: اور اس کی اطاعت نہ کرو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

سورۃ الجاثیہ (45:23)

عربی: أَفَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ

ترجمہ: کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا؟

❖ یہ آیات خود کو پاکیزہ کرنے، آخرت کو یاد رکھنے اور دنیاوی خواہشات و شہوات کی پیروی سے بچنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

قرآن کی آیات جو خواہشاتِ نفس (ہویٰ نفس) اور شہوات کی پیروی کی ممانعت سے متعلق ہیں، عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ الکہف (18:28)

عربی: وَلَا تُطِعۡ مَنۡ أَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهُۥ عَن ذِكۡرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ وَكَانَ أَمۡرُهُۥ فُرُطٗا

ترجمہ: اور اس کی اطاعت نہ کرو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

سورۃ الجاثیہ (45:23)

عربی: أَفَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ

ترجمہ: کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا؟

سورۃ النساء (4:27)

عربی: وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُواْ مَيۡلًا عَظِيمٗا

ترجمہ: اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے، اور جو لوگ شہوات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ۔

سورۃ ص (38:26)

عربی: وَلَا تَتَّبِعِ ٱلۡهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ

ترجمہ: اور خواہش کی پیروی نہ کرو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بہکا دے گی۔

سورۃ البقرہ (2:120)

عربی: وَلَئِنِ ٱتَّبَعۡتَ أَهۡوَآءَهُم بَعۡدَ ٱلَّذِي جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٍ

ترجمہ: اور اگر تم ان کی خواہشات کی پیروی کرو اس کے بعد جو تمہارے پاس علم آ چکا ہے، تو تمہارے لیے اللہ کے

مقابلے میں نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔

سورۃ مریم (19:59)

عربی: فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کی پیروی کی، پس وہ عنقریب گمراہی میں مبتلا ہوں گے۔

سورۃ القصص (28:50)

عربی: فَإِن لَّمۡ يَسۡتَجِيبُواْ لَكَ فَٱعۡلَمۡ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهۡوَآءَهُمۡۚ

ترجمہ: پھر اگر وہ تمہاری بات نہ مانیں تو جان لو کہ وہ صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

سورۃ التوبہ (9:69)

عربی: وَخُضۡتُمۡ كَٱلَّذِي خَاضُوٓاْۚ أُوْلَٰٓئِكَ حَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِۖ

ترجمہ: اور تم بھی اسی طرح مشغول ہو گئے جس طرح وہ مشغول ہوئے تھے۔ ان کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے۔

سورۃ الفرقان (25:43)

عربی: أَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيۡهِ وَكِيلًا

ترجمہ: کیا تم نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا؟ پھر کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو؟

یہ آیات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ خواہشات اور شہوات کی اندھی پیروی انسان کو اللہ کے راستے سے دور کر دیتی ہے۔ قرآن نظم و ضبط، خود پر قابو اور ذاتی خواہشات کے بجائے الٰہی ہدایت کی پیروی کی تلقین کرتا ہے۔

یہ آیات خواہشاتِ نفس (ہویٰ نفس) اور شہوات (محبتِ نفسانی) کی پیروی کی ممانعت سے متعلق ہیں،

عربی متن اور ترجمہ کے ساتھ:

سورۃ الکہف (18:28)

عربی: وَٱصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ ٱلَّذِينَ يَدۡعُونَ رَبَّهُم بِٱلۡغَدَوٰةِ وَٱلۡعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجۡهَهُۥۖ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنَاكَ عَنۡهُمۡ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ أَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهُۥ عَن ذِكۡرِنَا وَٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ

ترجمہ: اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ صبر سے روکے رکھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں، اور تمہاری آنکھیں ان سے نہ ہٹیں کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت چاہو، اور اس کی بات نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے۔

سورۃ آل عمران (3:14)

عربی: زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ وَٱلۡبَنِينَ وَٱلۡقَنَٰطِيرِ ٱلۡمُقَنطَرَةِ مِنَ ٱلذَّهَبِ وَٱلۡفِضَّةِ

ترجمہ: لوگوں کے لیے خواہشات کی محبت خوشنما بنا دی گئی ہے، عورتوں، بیٹوں، سونے چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے، نشان زدہ گھوڑے، مویشی اور کھیتی کی۔

سورۃ الفرقان (25:43)

عربی: أَرَءَيۡتَ مَنِ ٱتَّخَذَ إِلَٰهَهُۥ هَوَىٰهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيۡهِ وَكِيلًا

ترجمہ: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا؟ تو کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو؟

- ❖ یہ آیات اس بات کو اجاگر کرتی ہیں کہ انسان کو اپنی خواہشات اور نفسانی محبتوں کی اندھی پیروی سے بچنا چاہیے، کیونکہ یہ راستہ گمراہی اور ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن مجید خود پر قابو، ضبطِ نفس اور اللہ کی ہدایت کی پیروی کی تلقین کرتا ہے۔

پانچواں حصہ

(تفسیر بالقرآن)

تفسیر بالقرآن (من أضواء البیان)

﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ﴾[النازعات:٧].

یہ دونوں صور میں پھونکنے کی دو نفخیں ہیں: "الراجفہ" پہلی ہے اور "الرادفہ" دوسری، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾[الزمر:٦٨]۔

اور شیخ رحمہ اللہ نے سورۃ یٰس میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ﴾[یٰس:٥١] کے تحت اس پر کلام کیا ہے۔

پہلی نفخہ کو "الراجفہ" اس لیے کہا گیا کہ اس کی شدت سے پوری دنیا لرز اٹھے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾[الحاقہ:١٤]، اور اس فرمان میں: ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ﴾[الزمر:٦٨]۔

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى﴾[النازعات:١٥]۔

اللہ تعالیٰ نے اس واقعے، اس کے موضوع اور جگہ کو اس کے بعد کے فرمان میں بیان کیا: ﴿إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى﴾ یہاں تک کہ ﴿فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى﴾[النازعات: ١٦-٢٤]۔

﴿إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ﴾[النازعات:١٦]۔

قرآن کریم نے یہ وضاحت کی کہ یہ "طور" ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿فَلَمَّا قَضَى مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَاراً﴾ یہاں تک کہ ﴿فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ﴾[القصص:٢٩-٣٠] اور "المبارکة" "المقدس" کے برابر ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ندا "طور" میں ہوئی، اور وہی "واد مقدس" ہے اور "طویٰ" ہے اور "بقعہ مبارکہ" ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس جگہ میں ہونے والے مناجات، عصا کے معجزے اور دیگر نشانیوں کو سورۃ طٰہ میں بیان فرمایا، اس کے اس فرمان سے: ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَاراً﴾ یہاں تک کہ ﴿اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ﴾[طہ:۹-۲۴]۔

شیخ رحمہ اللہ نے اس مقام پر تفصیل سے کلام سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ﴾[مریم:۵۲] کے تحت کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہ میں اس منادے کی مکمل تفصیل بیان فرمائی: ﴿إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوىً وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنَّنِي أَنَا اللهُ لا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلاةَ لِذِكْرِي إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ﴾[طہ:۱۲-۱۵]۔

پھر عصا اور ہاتھ کے معجزے اور فرعون کی طرف بھیجنے کا ذکر ہے کہ وہ سرکش ہوا، اور موسیٰ علیہ السلام کی دعا ﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي﴾[طہ:۲۵-۲۶] اور اپنے بھائی کو وزیر بنانے کی درخواست، بغیر اسلوبِ دعوت کے ذکر کے۔

اور اس سورت میں دعوت کے منہج اور اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ کے نبی موسیٰ کو اللہ کے دشمن فرعون کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے۔

﴿فَأَخَذَهُ اللهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى﴾[النازعات:۲۵]

"النکال" اس سزا کو کہتے ہیں جو دوسروں کے لیے عبرت بنے، یعنی ایسی سزا جو اس کے لیے ہو تاکہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں۔ اسی سے "نکول عن الیمین" (قسم سے انکار) اور "النکل" (بیڑی) ہے، جیسا کہ قرطبی نے کہا۔

"الآخرۃ والاولی" کے بارے میں اختلاف ہے: کیا اس سے مراد دنیا اور آخرت ہے یا وہ دو بڑے کلمات ہیں جو فرعون نے کہے: ﴿مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي﴾[القصص:۳۸] اور دوسرا

﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى﴾[النازعات:۲۴]۔

ابن عباس نے کہا کہ ان دونوں کے درمیان چالیس سال تھے۔ ابن کثیر نے پہلے قول کو ترجیح دی اور ابن جریر نے دوسرے کو اور ان کے ساتھ بہت سے مفسرین ہیں۔

لیکن ابن کثیر کے قول پر یہ اعتراض ہے کہ سیاق میں "آخرت" کو مقدم کیا گیا ہے حالانکہ فرعون کی سزا میں دنیا مقدم ہے یعنی "نکال الأولی"۔

اور ابن جریر کے قول پر یہ اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی گرفت کو دوسروں کے لیے عبرت قرار دیا اور عبرت محسوس چیز سے زیادہ ہوتی ہے، اور دونوں کلمات اس کے زمانے میں کہے گئے۔

ابن کثیر کے قول کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں: ﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً﴾ [یونس:۹۲]، اور یہی محلِ عبرت ہے۔

چھٹا حصہ

(سورۃ النازعات سے متعلق احادیث)

(Part-1): موضوعات اور متعلقہ احادیث: ارشد بشیر مدنی

(Part-2): آیات کی تفسیر کے لیے مشہور عربی تفاسیر میں جمع کی گئی مستند احادیث

اس حصے میں ہم مشہور علماء کی تفاسیر میں استعمال ہونے والی مستند احادیث کا جائزہ لیں گے۔ ان احادیث کو احتیاط سے جانچا اور جمع کیا گیا ہے تاکہ ان کی صحت یقینی ہو۔ یہ حصہ قرآن کی آیات کو سمجھنے کے لیے ایک قیمتی ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

(Part-1): وہ احادیث کا مجموعہ جو ارشد بشیر مدنی نے جمع کی ہیں۔

((عَنْ أَبِي عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، يَشُكُّ عُمَرُ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ"، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: " فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى"، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ، وَالرَّكْوَةُ مِنَ الْأَدَمِ))[6]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ کے غلام ابوعمرو ذکوان نے خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ؓ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا پانی کا پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ یہ عمر کو شبہ ہوا کہ ہانڈی کا کونڈا تھا۔ نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈالتے اور پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرہ پر ملتے اور فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بلاشبہ موت میں تکلیف ہوتی ہے، پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمانے لگے " فِي الرَّفِيقِ

[6] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ:6510)

صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب: موت کی سختیوں کا بیان۔ حدیث نمبر: 6510

(Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter.The stupors of death, Hadith No:6510

الْأَعْلَى "یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض ہو گئی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔

Narrated `Aisha: There was a leather or wood container full of water in front of Allah's Apostle (at the time of his death). He would put his hand into the water and rub his face with it, saying, "None has the right to be worshipped but Allah! No doubt, death has its stupors." Then he raised his hand and started saying, "(O Allah!) with the highest companions." (See Qur'an 4:69) (and kept on saying it) until his pure soul was taken, and his hand dropped.

(1)The Prophet's Experience with the Throes of Death

❖ Narrated Aisha (may Allah be pleased with her): "The Messenger of Allah ﷺ had a bowl or a cup of water near him, and he would dip his hands into the water, wipe his face with them, and say, 'There is no god but Allah, indeed death has its agonies.' Then he raised his hand and kept saying, 'With the Most Exalted Companion (in Paradise),' until he passed away."

عَنْ أَبِي عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ: نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ: نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَأَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ:" لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ"، ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ، يَقُولُ:" فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى"، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ))[7]

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے غلام ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں، اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا کہ سیدنا عبدالرحمٰنؓ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ آپ ﷺ مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، اس لیے میں نے آپ سے پوچھا، یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ ﷺ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا، میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ آپ ﷺ اسے چبا نہ سکے، میں نے پوچھا: آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی۔ آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا، چمڑے کا یا لکڑی کا (راوی حدیث) عمر کو اس سلسلے میں شک تھا، اس کے اندر پانی تھا، نبی کریم ﷺ بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے "لا إله إلا اللہ" موت کے وقت شدت ہوتی ہے پھر آپ ﷺ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے "**فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى**" یہاں تک کہ

---

[7] (صحيح البخاري، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ: **4449**، صحيح مسلم: **2444**

صحیح بخاری / کتاب: غزوات کے بیان میں / باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان۔ حدیث نمبر: 4449، حدیث متعلقہ ابواب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات سے قبل مسواک کرنا۔ صحیح مسلم: 2444

Sahih Al Bukhari,The Book of Al- Maghazi, Chapter. The sickness of the Prophet and his death, Hadith No:4449, Sahih Muslim:2444

آپ انتقال فرما گئے اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔

Narrated Aisha: It was one of the favors of Allah towards me that Allah's Apostle's pure soul was taken in my house on the day of my turn while he was leaning against my chest and Allah made my saliva mix with his saliva at his death. `Abdur-Rahman entered upon me with a Siwak in his hand and I was supporting (the back of) Allah's Apostle (against my chest). I saw the Prophet looking at it (i.e. Siwak) and I knew that he loved the Siwak, so I said (to him), "Shall I take it for you? " He nodded in agreement. So I took it and it was too stiff for him to use, so I said, "Shall I soften it for you?" He nodded his approval. So I softened it and he cleaned his teeth with it. In front of him there was a jug or a tin, (The sub-narrator, `Umar is in doubt as to which was right) containing water. He started dipping his hand in the water and rubbing his face with it, he said, "None has the right to be worshipped except Allah. Death has its agonies." He then lifted his hands (towards the sky) and started saying, "With the highest companion," until his pure soul was taken, and his hand dropped down.

(1)The Prophet Passed Away in Aisha's Arms During the Throes of Death

Narrated Aisha (may Allah be pleased with her): "One of the blessings of Allah upon me is that the Messenger of Allah ﷺ passed away in my house, on my day, and between my chest and neck, and Allah combined my saliva with his at the time of his death." (Sahih al-Bukhari 4449,

Sahih Muslim 2444)

1. The Prophet ﷺ Praying for Ease During the Agonies of Death
2. The Most Severely Tested People Are the Prophets

((عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: " الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ، فَالْأَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ " ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وفي الباب عن أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ))[8]

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سب سے زیادہ مصیبت کس پر آتی ہے؟ آپ

---

[8] (سنن ترمذي، كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ:2398، سنن ابن ماجه/الفتن 23 (4023) (تحفة الأشراف: 3934)، سنن الدارمی/الرقاق 67 (2825)، مسند احمد (1/172،174،180،185) ، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح، ابن ماجة (4023)

(سنن ترمذی / کتاب: زہد، ورع، تقوی اور پرہیز گاری / باب: مصیبت میں صبر کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 2398، سنن ابن ماجہ / الفتن 23 (4023) (تحفۃ الأشراف: 3934)، سنن الدارمی / الرقاق 67 (2825)، مسند احمد (1/ 172، 174، 180، 185)، شیخ البانیؒ نے ابن ماجۃ (4023) میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

Jami` at-Tirmidhi , Chapters On Zuhd, Chapter: (What Has Been Related) About Having Patience With Afflictions, Hadith 2398

نے فرمایا: "انبیاء ورسل پر، پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں، بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر بندہ اپنے دین میں سخت ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کے دین کے مطابق مصیبت بھی ہوتی ہے، پھر مصیبت بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے، یہاں تک کہ بندہ روئے زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا"۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا حذیفہ بن یمان کی بہن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: مصیبتیں کس پر زیادہ آتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انبیاء ورسل پر پھر جو ان کے بعد مرتبہ میں ہیں پھر جو ان کے بعد میں ہوں"۔

Mus'ab bin Sa'd narrated from his father that a man said:O Messenger of Allah (ﷺ)! Which of the people is tried most severely?" He said: "The Prophets, then those nearest to them, then those nearest to them. A man is tried according to his religion; if he is firm in his religion, then his trials are more severe, and if he is frail in his religion, then he is tried according to the strength of his religion. The servant shall continue to be tried until he is left walking upon the earth without any sins."

Narrated Abdullah ibn Mas'ud (may Allah be pleased with him): "I asked the Prophet ﷺ, 'Who are the people who are most severely tested?' He said, 'The prophets, then the next best, then the next best.'" (Sahih al-Bukhari 5641)

(3)The Suffering of Believers in This Life for the Removal of Sins

- Narrated Abu Huraira (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "Calamity continues to afflict a believing man or woman in their body, wealth, and children until they meet Allah

with no sin upon them."(Sunan al-Tirmidhi 2399)

3. The Throes of Death Among Believers

((عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "[9]))

سیدنا انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے، اور جب اپنے کسی بندے کے ساتھ شر (برائی) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا کو روکے رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری پوری سزا دیتا ہے"۔

Anas narrated that the Messenger of Allah (ﷺ) said:"When Allah wants good for his slave, He hastens his punishment in the world. And when He wants bad for His slave, He withholds his sins from him until he appears before Him on

---

[9](سنن ترمذي، كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلاَءِ:2396، تفرد به المؤلف (تحفة الأشراف: 849)،قال الشيخ الألباني: (حديث: " إذا أراد الله . . . ") حسن صحيح)

سنن ترمذی / کتاب: زہد، ورع، تقوی اور پرہیز گاری / باب: مصیبت میں صبر کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 2396، اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف ترمذی نے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 849)، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

Jami` at-Tirmidhi, Chapters On Zuhd, Chapter: (What Has Been Related) About Having Patience With Afflictions, Hadith 2396

the Day of Judgement." And with this (same) chain, (it was reported) from the Prophet (ﷺ) who said: "Indeed greater reward comes with greater trial. And indeed, when Allah loves a people He subjects them to trials, so whoever is content, then for him is pleasure, and whoever is discontent, then for him is wrath."

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ:" عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا ، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ ".))[10]

سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا ثواب ہوتا ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے، پھر جو کوئی اس سے راضی و خوش رہے تو وہ اس سے راضی رہتا ہے، اور جو کوئی اس سے خفا ہو تو وہ بھی اس سے خفا ہو جاتا ہے"۔

It was narrated from Anas bin Malik that the Messenger of Allah (ﷺ) said: "The greatest reward comes with the greatest trial. When Allah loves a people

---

[10] (سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، بَابُ : الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ:4031، سنن الترمذی/الزہد 56 (2396)، (تحفة الأشراف: 849) ، قال الشيخ الألباني: حسن)

سنن ابن ماجہ / کتاب: فتنوں سے متعلق احکام و مسائل / باب: آفات و مصائب پر صبر کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 4031، سنن الترمذی / الزہد56(2396)، (تحفۃ الأشراف:849)، شیخ اَلبانیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

Sunan Ibn Majah, Tribulations, Chapter: Patience at the time of calamity, Hadith 4031

He tests them. Whoever accepts that wins His pleasure but whoever is discontent with that earns His wrath."

Narrated Anas ibn Malik (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "When Allah intends good for His servant, He hastens punishment for him in this world, and when Allah intends ill for His servant, He withholds punishment for him until he meets Him with his sins on the Day of Resurrection." (Sunan al-Tirmidhi 2396)

4. The Reward for the Afflicted on the Day of Judgment

((عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ))[11]

[11] (سنن ترمذي، كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ، تفرد به المؤلف ، قَالَ: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَوْلَهُ شَيْئًا مِنْ هَذَا (تحفة الأشراف: 2773) قال الشيخ الألباني: حسن، الصحيحة (2206)، التعليق الرغيب (4/146)، المشكاة (1570)

(سنن ترمذی / کتاب: زہد، ورع، تقوی اور پرہیز گاری / باب: نابینا کی فضیلت کا بیان۔ حدیث نمبر: 2402، اس حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف امام ترمذی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی کہتے ہیں: 1۔ یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں، 2۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کا کچھ حصہ "عن الأعمش عن طلحۃ بن مصرف عن مسروق" کی سند مسروق کے قول سے روایت کیا ہے، (تحفۃ الأشراف: 2773)، شیخ البانی نے اس حدیث کو "الصحیحۃ" (2206)، "التعلیق الرغیب" (4/146) اور "المشکاۃ" (1570) میں حسن قرار دیا)

(Jami` at-Tirmidhi , Chapters On Zuhd, Chapter: The Day Of Judgement And The Regrets Of The Good Doer And The Evil Doer On That Day, Hadith 2402, This Hadith is

سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب قیامت کے دن ایسے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا جن کی دنیا میں آزمائش ہوئی تھی تو اہل عافیت خواہش کریں گے: کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کتری جاتیں"۔

Jabir narrated that the Prophet (ﷺ) said:"On the Day of Judgement, when the people who were tried (in this world) are given their rewards, the people who were pardoned (in life), will wish that their skins had been cut off with scissors while they were in the world."

❖ Narrated Jabir (may Allah be pleased with him): The Prophet ﷺ said, "The people who have been free from suffering will wish, on the Day of Judgment, when those who suffered are given their reward, that their skins had been cut to pieces with scissors (in the world)."(Sunan al-Tirmidhi 2402)

5. Suffering of the Throes of Death as a Purification for Believers

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ

Gharib, we do not know of it with this chain except through this route. Some of them have reported something similar to this Hadith from Al-A`mash, from Talhah bin Musarrif from Masruq.)

يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ"))[12]

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ :"مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"

Narrated Abu Sa`id Al-Khudri and Abu Huraira: The Prophet said, "No fatigue, nor disease, nor sorrow, nor sadness, nor hurt, nor distress befalls a Muslim, even if it were the prick he receives from a thorn, but that Allah expiates some of his sins for that".

- ❖ Narrated Abu Sa'id al-Khudri (may Allah be pleased with him): The Prophet ﷺ said, "No fatigue, disease, sorrow, sadness, hurt, or distress befalls a Muslim, even if it were the prick he receeies from a thorn, but that Allah expiates some of his sins for that."(Sahih al-Bukhari 5641)

6. The Prophets Endure the Agonies of Death as Part of Their Trials

- ❖ Narrated Abdullah ibn Mas'ud (may Allah be pleased with him): The

---

[12] (صحيح البخاري، كتاب المرضى، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ: 5641)

(صحیح بخاری / کتاب: امراض اور ان کے علاج کے بیان میں / باب: بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا"جو کوئی برا کرے گا اس کو بدلہ ملے گا"۔ حدیث نمبر: 5641)

Sahih Al Bukhari,The Book of Patients, Chapter. The saying that sickness is expiation for sins, Hadith No:5641

Prophet ﷺ was asked, “Who among the people are the most severely tested?” He said, “The prophets, then the next best, then the next best.”(Sahih al-Bukhari 5641)

7. Remembering Death and Its Pangs

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ "، يَعْنِي الْمَوْتَ))[13]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " لذتوں کو توڑنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو"۔

Abu Hurairah narrated that the Messenger of Allah (ﷺ) said:"Increase in

[13] (سنن ترمذي، كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ:2307، قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، سنن النسائی/الجنائز 3 (1825)، سنن ابن ماجہ/الزہد 31(4258) (تحفة الأشراف: 15080)، و مسند احمد (2/293) ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، قال الشيخ الألباني: حسن صحيح، ابن ماجة (4258)

(سنن ترمذی / کتاب: زہد، ورع، تقوی اور پرہیز گاری / باب: موت کی یاد۔ حدیث نمبر: 2307، امام ترمذی کہتے ہیں: 1۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے 2۔اس باب میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ شیخ آلبانی رحمہ اللہ نے "ابن ماجة"(4258) میں اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

(Jami\` at-Tirmidhi, Chapters On Zuhd, Chapter: What Has Been Related About Remembering Death, Hadith 2307)

remembrance of the severer of pleasures." Meaning death.

Narrated Abu Huraira (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "Increase in your remembrance of the destroyer of pleasures (i.e., death)."(Sunan al-Tirmidhi 2307, Sahih al-Jami 1213)

These hadiths shed light on the severity of the throes of death, demonstrating how prophets and believers endure them as a means of purification and preparation for meeting Allah.

((عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:" خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا، وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ، حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا، مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ، فَآمَنْتُ بِهِ، وَصَدَّقْتُ، زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:" يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ "سورة إبراهيم آية ٢٧، ثُمَّ اتَّفَقَا، قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا، قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ، قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ، فَذَكَرَ مَوْتَهُ، قَالَ: وَتُعَادُ

رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا، وَسَمُومِهَا، قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ" زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، قَالَ: ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى، أَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ، لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا، قَالَ: فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَيَصِيرُ تُرَابًا، قَالَ: ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ)) [14]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے جنازے میں نکلے، ہم قبر کے پاس پہنچے، وہ ابھی تک تیار نہ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: "قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو" اسے دو بار یا تین بار فرمایا، یہاں جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے: اور فرمایا: "اور وہ ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹتے ہیں، اسی وقت اس سے پوچھا جاتا ہے، اے جی! تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟" ہناد کی روایت کے الفاظ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[14] (سنن ابي داود، كِتَاب السُّنَّةِ، باب فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ:4753، قال الشيخ الألباني: صحيح)

(سنن ابی داود / کتاب: سنتوں کا بیان / باب: قبر میں سوال کئے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان۔ حدیث نمبر: 4753، ملاحظہ فرمائیں، حدیث رقم (3212)، (تحفۃ الأشراف: 1758)، شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا)

(Saunan Abi Dawud, Model Behavior of the Prophet (Kitab Al-Sunnah), Chapter: The Scale, Hadith No:4753)

فرمایا: " پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا رب (معبود) کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب (معبود) اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: یہ کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا"، جریر کی روایت میں یہاں پر یہ اضافہ ہے: "اللہ تعالیٰ کے قول "یثبت اللہ الذین آمنوا" سے یہی مراد ہے" (پھر دونوں کی روایتوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے سچ کہالہٰذا تم اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھادو، اور اس کے لیے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کا لباس پہنادو"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "پھر جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے، اور تاحد نگاہ اس کے لیے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے"۔ اور رہا کافر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: "اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاہا! مجھے نہیں معلوم، تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے: اس نے جھوٹ کہا، اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھادو اور جہنم کا لباس پہنادو، اور اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، تو اس کی تپش اور اس کی زہریلی ہوا (لو) آنے لگتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں"، جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: "پھر اس پر ایک اندھا گونگا (فرشتہ) مقرر کر دیا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر وہ اسے کسی پہاڑ پر بھی مارے تو وہ بھی خاک ہو جائے، چنانچہ وہ اسے اس کی ایک ضرب لگاتا ہے جس کو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری مخلوق سوائے آدمی و جن کے سنتی ہے اور وہ مٹی ہو جاتا ہے"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے"۔

Narrated Al-Bara ibn Azib: We went out with the Messenger of Allahﷺ accompanying the bier of a man of the Ansar. When we reached his grave, it

was not yet dug. So the Messenger of Allah ﷺ sat down and we also sat down around him as if birds were over our heads. He had in his hand a stick with which he was scratching the ground. He then raised his head and said: Seek refuge with Allah from the punishment in the grave. He said it twice or thrice. The version of Jabir adds here: He hears the beat of their sandals when they go back, and at that moment he is asked: O so and so! Who is your Lord, what is your religion, and who is your Prophet? Hannad's version says: Two angels will come to him, make him sit up and ask him: Who is your Lord? He will reply: My Lord is Allah. They will ask him: What is your religion? He will reply: My religion is Islam. They will ask him: What is your opinion about the man who was sent on a mission among you? He will reply: He is the Messenger of Allah. ﷺ They will ask: Who made you aware of this? He will reply: I read Allah's Book, believed in it, and considered it true; which is verified by Allah's words: "Allah's Book, believed in it, and considered it true, which is verified by Allah's words: "Allah establishes those who believe with the word that stands firm in this world and the next. " The agreed version reads: Then a crier will call from Heaven: My servant has spoken the truth, so spread a bed for him from Paradise, clothe him from Paradise, and open a door for him into Paradise. So some of its air and perfume will come to him, and a space will be made for him as far as the eye can see. He also mentioned the death of the infidel, saying: His spirit will be restored to his body, two angels will come

to him, make him sit up and ask him: Who is your Lord? He will reply: Alas, alas! I do not know. They will ask him: What is your religion? He will reply: Alas, alas! I do not know. They will ask: Who was the man who was sent on a mission among you? He will reply: Alas, alas! I do not know. Then a crier will call from Heaven: He has lied, so spread a bed for him from Hell, clothe him from Hell, and open for him a door into Hell. Then some of its heat and pestilential wind will come to him, and his grave will be compressed, so that his ribs will be crushed together. Jabir's version adds: One who is blind and dumb will then be placed in charge of him, having a sledge-hammer such that if a mountain were struck with it, it would become dust. He will give him a blow with it which will be heard by everything between the east and the west except by men and jinn, and he will become dust. Then his spirit will be restored to him.

حضرت براء بن عازب (رض) بیان کرتے ہیں ہم نبی مکرم (ﷺ) کے ساتھ انصار کے کسی آدمی کے جنازہ کے لیے نکلے قبرستان پہنچے تو ابھی قبر کھودی نہیں گئی تھی۔ رسول اکرم (ﷺ) بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، رسول (ﷺ) کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ اس کے ساتھ زمین کرید رہے تھے آپ نے سر اٹھاتے ہوئے دو یا تین مرتبہ فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو پھر فرمایا۔۔ جب کافر دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی طرف جاتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے کالے چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے ہاتھ میں بدبودار کفن ہوتا ہے فرشتے حد نگاہ تک مرنے والے سے دور بیٹھ جاتے ہیں، پھر اس کے پاس ملک الموت آتا ہے یہاں تک کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے اے خبیث نفس! اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا سامنا کر۔ نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا وہ اس کی روح کو اس طرح نکالتے ہیں جس طرح گرم سلائی کو روئی

سے نکالا جاتا ہے وہ اس کو نکال کر جس تھیلے میں ڈالتے ہیں اس سے اتنی بدبو آتی ہے جس طرح زمین سے گندی لاش کی بدبو نکلتی ہے وہ اس کو لے کر آسمانوں کی طرف بڑھتے ہیں، وہ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں ہے۔ اس کا برے ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں۔ آسمان کو کھلوانا چاہتے ہیں مگر اسے کھولا نہیں جاتا، پھر نبی معظم (ﷺ) نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی:"ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں اونٹ داخل ہو جائے" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے لیے سجین یعنی زمین کی تہہ میں ٹھکانا بناؤ اس کی روح کو نیچے پھینک دیا جاتا ہے پھر نبی معظم (ﷺ) نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی"جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا گویا کہ وہ آسمان سے گرا اور اسے پرندے اچک لیں یا اس کو ہوائیں کسی دور دراز مقام پر پھینک دیں" پھر اس روح کو اس کے بدن میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس کو بٹھاتے ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں نبی مبعوث کیا گیا؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ آسمانوں سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اس کا بچھونا آگ کا بنا دو اور آگ کا دروازہ اس کی طرف کھول دو۔ اس کو اس آگ کی گرمی اور بدبو آتی ہے اس پر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے پاس بدصورت گندے کپڑے اور بدبو دار جسم کے ساتھ آدمی آتا ہے تو وہ کہتا ہے آج خوش ہو جا تجھے حسب وعدہ ذلیل کیا جائے وہ پوچھتا ہے تو اتنی بری شکل والا کون ہے؟ جو اتنی بری بات سنا رہا ہے وہ کہے گا میں تیرا برا عمل ہوں وہ کہے گا اے میرے رب کبھی قیامت نہ قائم کرنا۔"(مسند احمد: مسند البراء بن عازب، قال بیہقی ہذا حدیث کبیر صحیح الاسناد)

Narrated Al-Bara' ibn Azib (may Allah be pleased with him): We went out with the Prophet ﷺ for the funeral of a man from the Ansar. When we reached the graveyard, the grave had not yet been dug, so the Messenger of Allah ﷺ sat

down, and we sat around him as if there were birds on our heads (i.e., in complete silence and attentiveness). He had a stick in his hand with which he was scratching the ground. Then he raised his head and said twice or thrice, "Seek refuge with Allah from the punishment of the grave." Then he said: "When a disbeliever is about to leave this world and enter the Hereafter, angels with black faces descend from the heavens with rough, coarse cloth. They sit at a distance as far as the eye can see. Then the Angel of Death comes and sits by his head and says, 'O foul soul, come out to the wrath and anger of Allah.' The Prophet ﷺ said, 'The soul leaves the body as a heated iron rod is pulled through wet wool, tearing the veins and nerves along with it. The angels then take it and place it in that coarse cloth, emitting a foul odor like the stench of a decomposed corpse. They ascend with it, and whenever they pass by a group of angels, they say, 'Who is this foul soul?' They respond, 'It is so-and-so, the son of so-and-so,' using the worst names by which he was known on earth, until they reach the lowest heaven. They ask for the gate to be opened, but it will not be opened."

Then the Messenger of Allah ﷺ recited the ayat: "The gates of the heavens will not be opened for them, nor will they enter Paradise until a camel passes through the eye of a needle." (Quran 7:40) Allah says, 'Record his book in Sijjin (the lowest earth) and return his soul to the earth.' His soul is then thrown down from the heavens.

The Prophet ﷺ then recited the ayat: "And he who associates anything with Allah, it is as though he had fallen from the sky and the birds had snatched him, or the wind had thrown him to a far-off place." (Quran 22:31)

The soul is then returned to his body, and two angels come to him, make him sit up, and ask, 'Who is your Lord?' He replies, 'Alas, alas, I do not know.' They ask, 'What is your religion?' He replies, 'Alas, alas, I do not know.' They ask, 'What do you say about this man who was sent among you as a prophet?' He replies, 'Alas, alas, I do not know.' Then a voice calls out from the heavens, 'He has lied, so spread a bed of fire for him and open for him a door to the Fire.' Its heat and scorching wind reach him, and his grave constricts upon him until his ribs interlock.

Then an ugly-looking man with filthy garments and a foul odor comes to him and says, 'Rejoice at what will distress you, for this is the day that you were promised.' The disbeliever asks, 'Who are you? Your face brings evil.' He replies, 'I am your wicked deeds.' Then the disbeliever says, 'O my Lord, do not let the Hour come.'"(Musnad Ahmad: Musnad Al-Bara' ibn Azib; Al-Bayhaqi graded it as a long hadith with an authentic chain)

Here are 3 authentic hadiths for each unit related to Surah An-Nazi'at and its themes, such as resurrection, the story of Moses and Pharaoh, signs of divine power, rebellion, knowledge of the Day of Judgment, and the abode of the righteous and disobedient.

How it is possible to be resuructed ?

Narrated Abu Huraira (may Allah be pleased with him): The Messenger of Allah ﷺ said, "Between the two blowings of the Trumpet, there will be forty." They asked, "O Abu Huraira, forty days?" He said, "I cannot say anything." They asked, "Forty years?" He said, "I cannot say anything." They asked, "Forty months?" He said, "I cannot say anything." Then Allah will send down rain from the sky, and the dead bodies will grow like vegetation grows. Nothing of the human body remains except one bone, which is the tailbone, and from it, the entire body will be reassembled on the Day of Resurrection." (Sahih al-Bukhari 4935, Sahih Muslim 2955)

Unit 5: The Story of Moses and Pharaoh's End (Ayaat 15-26)

1. The Fate of the Arrogant

((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَيُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ " ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))[15]

[15] (سنن ترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، تفرد به المؤلف (أخرجه النسائي في الكبرى) (تحفة الأشراف: 8800) ، قال الشيخ الألباني: حسن" المشكاة" (5112 / التحقيق الثانى)، "التعليق الرغيب "(4/18)

(سنن ترمذی/کتاب: احوال قیامت، رقت قلب اور ورع، حدیث نمبر: 2492، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "متکبر (گھمنڈ کرنے والے) لوگوں کو قیامت کے دن میدان حشر میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے مانند لوگوں کی صورتوں میں لایا جائے گا، انہیں ہر جگہ ذلت ڈھانپے رہے گی، پھر وہ جہنم کے ایک ایسے قید خانے کی طرف ہنکائے جائیں گے جس کا نام "بولس" ہے۔ اس میں انہیں بھڑکتی ہوئی آگ ابالے گی، وہ اس میں جہنمیوں کے زخموں کی پیپ پئیں گے جسے "طينة الخبال" کہتے ہیں ،یعنی سڑی ہوئی بدبو دار کیچڑ"۔

Amr bin Shu'aib narrated from his father, from his grandfather from the Prophet (s.a.w) who said: The proud will be gathered on the Day of Judgement resembling tiny particles in the image of men. They will be covered with humiliation everywhere, they will be dragged into a prison in Hell called Bulas, submerged in the Fire of Fires, drinking the drippings of the people of the Fire, filled with derangement."

يُحشَرُ المتَكَبِّرونَ يومَ القيامةِ أمثالَ الذَّرِّ في صُوَرِ الرِّجالِ يغشاهمُ الذُّلُّ من كلِّ مَكانٍ ، يُساقونَ إلى سجنٍ في جَهَنَّمَ يسمَّى بولُسَ تعلوهُم نارُ الأَنْيارِ يُسقَونَ من عُصارةِ أَهْلِ

حدیث کو کتب ستہ کے محدثین میں سے صرف ترمذی نے روایت کیا ہے ، نسائی نے " الکبری" میں اس کو روایت کیا، (تحفۃ الأشراف: 8800)، شیخ آلبانی نے "المشکاۃ" (5112 / دوسری تحقیق) اور "التعليق الرغيب" (4/18) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

(Jami` at-Tirmidhi , Chapters on the description of the Day of Judgement, Ar-Riqaq, Chapter: What Has Been Related About the Severe Threat for the Arrogant and Al-Wara' , Hadith 2492)

النَّارِ طينةَ الخبالِ))[16]

Translation:The arrogant will be gathered on the Day of Judgment like tiny ants in the form of men, overwhelmed by humiliation from every direction. They will be driven to a prison in Hell called 'Bulus,' covered by the Fire of Fires. They will be given to drink from the pus of the people of Hell— the 'filth of insanity.' "

2. Nine Signs Given to Moses (Peace be upon him)

Unit 6: Manifestations of Divine Power (Ayaat 27-33)

The Greatness of Allah's Creation: The Heavens and the Earth

((عن أبي ذر الغفاري قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"ما السَّماوات السّبع في الكُرسيّ إلَّا كحلقةٍ ملقاةٍ بأرضِ فلاةٍ، وفضلُ العرشِ على الكُرسيِّ كفضلِ تلك الفلاةِ على تلك الحلقةِ-"))[17]

[16] (الراوي : عبدالله بن عمرو | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترمذي الصفحة أو الرقم: ٢٤٩٢ | خلاصة حكم المحدث : حسن التخريج : أخرجه الترمذي (٢٤٩٢) واللفظ له، وأحمد (٦٦٧٧)

[17] (المحدث : الألباني ، المصدر :" التعليق على الطحاوية" الصفحة أو الرقم : ٣٦ ، خلاصة حكم المحدث : هذا القدر فقط صح مرفوعاً، التخريج : أخرجه ابن أبي شيبة في ((العرش)) (٥٨) واللفظ له، وابن حبان (٣٦١)، وأبو نعيم في ((حلية الأولياء)) (١/١٦٧) مطولاً)
https://dorar.net/h/7NvZskZp

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کرسی کے مقابلے میں ساتوں آسمان ایسے چھلے کی طرح ہیں جو ایک میدان میں ہو، اور کرسی پر عرش کی فضیلت اس طرح ہے کہ جس طرح اس میدان کو چھلے پر ہے۔"[18]

Abu Dharr reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying:"The seven heavens, in comparison to the Footstool, are like a ring lying in the wilderness, and the superiority of the Throne to the Footstool is like the superiority of that wilderness to that ring."

- Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "The seven heavens compared to the Kursi (Footstool) are like a ring thrown in a desert, and the Kursi compared to the Arsh (Throne) is like a ring in a desert." (Sunan Ibn Majah 193)

The Heavens and Earth as Signs of Allah's Power

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟"، وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ))[19]

---

[18] (اس حدیث کو ابن أبي شيبة نے "العرش" (58) میں، ابن حبان نے (361) میں اور أبو نعیم نے "حلية الأولياء" (1/167) میں طویل حدیث میں روایت کیا، اور حدیث کے الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں، شیخ ألباني نے "التعليق على الطحاوية" 36 میں حدیث کے اسی حصہ کو مرفوعا صحیح قرار دیا۔ نیز ملاحظہ فرمائیں "سلسلة الاحاديث الصحيحة" (1/223)

[19] (صحيح البخاري، كِتَاب التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ : 7382 ، صحيح مسلم : 2787)

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا: "میں بادشاہ ہے ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔" شعیب اور زبیدی، ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے بیان کیا اور ان سے ابو سلمہؓ نے۔

Narrated Abu Huraira: The Prophet said, "On the Day of Resurrection Allah will hold the whole earth and fold the heaven with His right hand and say, 'I am the King: where are the kings of the earth?" '

Narrated Anas ibn Malik: The Prophet ﷺ said, "The sky will be folded up in the right hand of Allah on the Day of Resurrection, and the earth in His other hand." This shows the power and majesty of Allah over His creation.(Sahih Muslim 2786)

Unit 7: Day of Resurrection and the Abode of Disbelievers (Ayaat 34-39)

1. Description of the Day of Judgment (The Overwhelming Calamity)

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ "، قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ:

(صحیح بخاری / کتاب: اللہ کی توحید، اس کی ذات اور صفات کے بیان میں / باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الناس میں) ارشاد کہ "لوگوں کا بادشاہ"۔ حدیث نمبر: 7382، صحیح مسلم: 2787)

Sahih Al Bukahri, The Book of Tauhid (Islamic Monotheism), Chapter. The Statement of Allah: "The King of mankind." (V.114:2), Sahih Muslim:2787

فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، قَالَ: " فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا "، قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.))[20]

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بہت نزدیک آجائے گا حتی کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔ سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میل سے ان (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کی مراد مسافت ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے ان میں سے کوئی اپنے دونوں ٹخنوں تک، کوئی اپنے دونوں گھٹنوں تک، کوئی اپنے دونوں کولہوں تک اور کوئی ایسا ہو گا جسے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہو گی۔" (سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ) کہا: اور (ایسا فرماتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

Miqdad b. Aswad reported:I heard Allah's Messenger (may peace be upon

---

[20] (صحيح مسلم،كِتَاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، باب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَعَانَنَا اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا: ترقيم فوادعبدالباقی: 2864)

(صحیح مسلم، جنت، اس کی نعمتیں اور اہل جنت، باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں سے ہماری مدد فرمائے (آمین)۔2864)

Sahih Muslim , The Book of Paradise, its Description, its Bounties and its Inhabitants, Chapter: The Description Of The Day Of Resurrection - May Allah Save Us From Its Terrors, Hadith 2864

him) as saying: On the Day of Resurrection, the sun would draw so close to the people that there would be left only a distance of one mile. Sulaim b. Amir said: By Allah, I do not know whether he meant by" mile" the mile of the (material) earth or the instrument used for applying collyrium to the eye. (The Prophet is, however, reported to have said): The people would be submerged in perspiration according to their deeds, some up to their knees, Some up to the waist and some would have the bridle of perspiration and, while saying this, Allah's Apostle (ﷺ) pointed his hand towards his mouth.

- ❖ Narrated Abu Sa'id al-Khudri: The Prophet ﷺ said, "On the Day of Judgment, the sun will be brought close to the people, to the extent of a mile, and people will sweat according to their deeds." (Sahih Muslim 2864)

2. The Final Abode of Disobedient People

Unit 8: The Abode of the Pious and Warnings to the Disobedient

(Ayaat 34-41)

1. The Reward of the Righteous in Paradise

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللَّهُ:" أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ))[21]

[21] (صحيح البخاري،كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ: 3244، صحيح

سیدنا ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: " میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو " فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ "، " پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔ "

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Allah said, "I have prepared for My Pious slaves things which have never been seen by an eye, or heard by an ear, or imagined by a human being." If you wish, you can recite this Ayat from the Holy Qur'an:--"No soul knows what is kept hidden for them, of joy as a reward for what they used to do." (32.17).

- Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "Allah has prepared for His righteous servants in Paradise what no eye has seen, no ear has heard, and no human heart has conceived." (Sahih Muslim 2824)

2. Warnings to the Disbelievers of Hellfire

مسلم : 2824)

(صحیح بخاری / کتاب: اس بیان میں کہ مخلوق کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی / باب: جنت کا بیان اور یہ بیان کہ جنت پیدا ہو چکی ہے ۔ حدیث نمبر: 3244، صحیح مسلم: 2824)

The Book of The Beginning of Creation, Chapter. What is said regarding the characteristics of Paradise, and the fact that it has already been created (and does exist now), Hadith No:3244

((عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))[22]

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہو گی۔ پس تم میں سے جو شخص بھی چاہے کہ وہ آگ سے بچے تو وہ اللہ کی راہ میں خیر خیرات کرتا رہے، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہی ممکن ہو۔"

Narrated `Adi bin Hatim: The Prophet said, "There will be none among you but will be talked to by Allah on the Day of Resurrection, without there being an interpreter between him and Him (Allah). He will look and see nothing ahead of him, and then he will look (again for the second time) in front of him, and the (Hell) Fire will confront him. So, whoever among you can save

---

[22] (صحيح البخاري، كِتَاب الرِّقَاقِ، بَابُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ:6539)

(صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب: جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اس کو عذاب کیا جائے گا ۔ حدیث نمبر:6539)

Sahih Al Bukhari, The Book of Ar-Riqaq (Softening of The Hearts), Chapter, Anybody whose account (record) is questioned will surely be punished, Hadith No:6539

(Sahih al-Bukhari, Chapter on Allah's Speech with the Prophets and Others on the Day of Judgment)

himself from the Fire, should do so even with one half of a date (to give in charity).

Translation:Narrated Adi ibn Hatim (may Allah be pleased with him): The Prophet ﷺ said, "There is none among you except that Allah will speak to him on the Day of Judgment, without any interpreter between him and Allah. He will look to his right and see only the deeds he has sent forth, and he will look to his left and see only what he has sent forth. He will look in front of him and see nothing but the Fire facing him. So whoever among you can protect himself from the Fire, let him do so, even if it is with half a date (given in charity). And if he cannot find that, then let him say a good word."

Unit 9: Knowledge of the Time of the Day of Resurrection Known Only to Allah (Ayaat 42-46)

1. Knowledge of the Hour Belongs Only to Allah

❖ Narrated Abu Huraira: The Prophet ﷺ said, "None knows the Hour except Allah. No one can say when it will occur, except Allah alone." (Sahih Muslim 1:1)

2. The Importance of Preparing for the Day of Judgment

((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟، قَالَ:" وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟" قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:" أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ" . قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا

بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ"، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ"))[23]

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (ذوالخویصرہ یا ابوموسیٰ) نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟" انہوں نے عرض کیا: کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔"، سیدنا انسؓ نے بیان کیا کہ "ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ "تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔"، سیدنا انسؓ نے کہا کہ: میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور سیدنا ابوبکر وسیدنا عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کر سکا۔

Narrated Anas: A man asked the Prophet about the Hour (i.e. Day of

---

[23] (صحيح البخاري، كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة، بَابُ مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: 3688)

(صحیح بخاری / کتاب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت / باب: ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔ حدیث نمبر: 3688، حدیث متعلقہ ابواب: حشر میں انہی کا ساتھ ہو گا جن سے محبت ہے)

Sahih al-Bukhari, The Virtues and Merits of The Companions of The Prophet, Chapter. The merits of Umar bin Al-Khattab Abi Hafs Al-Qurashi Al-Adawi, Hadith No:3688

Judgment) saying, "When will the Hour be?" The Prophet said, "What have you prepared for it?" The man said, "Nothing, except that I love Allah and His Apostle." The Prophet said, "You will be with those whom you love." We had never been so glad as we were on hearing that saying of the Prophet (i.e., "You will be with those whom you love.") Therefore, I love the Prophet, Abu Bakr and `Umar, and I hope that I will be with them because of my love for them though my deeds are not similar to theirs.

- ❖ Narrated Abdullah ibn Umar: The Prophet ﷺ was asked, "When will the Hour be established?" He replied, "What have you prepared for it?" (Sahih al-Bukhari 3688)

یہ احادیث سورۃ النازعات کے موضوعات سے ہم آہنگ ہیں، جن میں قیامت کے وقوع، حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ، کائنات میں اللہ کی نشانیوں کا ظہور، قیامت کے دن کے علم اور نیک و بد کے انجام جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ ہر حدیث ان موضوعات پر گہری بصیرت کے لیے ایک مستند حوالہ فراہم کرتی ہے۔

ساتواں حصہ

(دیگر تفاسیر میں موجود احادیث)

حصہ دوم: وہ احادیث جو تفاسیر میں پائی جاتی ہیں

سورة النازعات

((عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ " . قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ " مَا شِئْتَ " . قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ النِّصْفَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا . قَالَ " إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ (السنن الترمذي : 2457)

At-Tirmidhi narrates: The Prophet (peace be upon him) would stand in prayer during the last third of the night and say: "O people, remember Allah, remember Allah. The Rajifah (first blowing of the trumpet) has come, followed by the Radifah (second blowing). Death has come with all it entails."

- ❖ Abu narrates: "I asked, 'O Messenger of Allah, I frequently send blessings upon you. How much of my supplication should I dedicate to you?' He said, 'As much as you wish.' I said, 'A quarter?' He replied, 'As much as you wish, and if you increase it, it is better for you.' I said, 'Half?' He replied, 'As much as you wish, and if you increase it, it is better for you.' I said, 'Two-thirds?' He replied, 'As much as you wish, and if you increase it, it is better for you.' I said, 'Shall I dedicate all of my supplication to you?' He said, 'Then you will be relieved of your

concerns, and your sins will be forgiven.'" (Narrated by At-Tirmidhi, authenticated as Hasan Sahih by Al-Albani).

((حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ " بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ))(صحيح البخاري : 4936)

Narrated Sahl bin Sa`d: I saw Allah's Messenger (ﷺ) pointing with his index and middle fingers, saying. "The time of my Advent and the Hour are like these two fingers." The Great Catastrophe will overwhelm everything.

عن عائشة قالت: لم يَزلِ النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عليْهِ وعلى آلهِ وسلَّمَ يسألُ عنِ الساعةِ حتى أنزلَ اللهُ عزَّ وجلَّ : فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ۞ إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا (صحيح أسباب النزول: 265)

عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے بار بار قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا)

- Al-Bukhari narrates: Sahl ibn Sa'd reported that the Prophet (peace be upon him) said, using his index and middle fingers to indicate closeness: "I and the Hour are like these two fingers."
- At-Tabari narrates: Aisha said: The Prophet (peace be upon him) was continuously questioned about the Hour until Allah revealed: "(In what position are you to mention it? To your Lord is its finality)."

❖ This was also recorded by Al-Bazzar and Al-Hakim, who declared it authentic according to the criteria of Al-Bukhari and Muslim.

حديث ١: عن أبي هريرة- رضي الله عنه - أن النبي- صلى الله عليه وسلم - قال: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ"(صحيح مسلم:987)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق ادا نہیں کرتا اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا اور ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔

حديث 2: عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ " . قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ " مَا شِئْتَ " . قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ النِّصْفَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا . قَالَ " إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ " . (السنن الترمذي : 2457)

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے: لوگو!

اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑ کھڑانے والی آگئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آگئی ہے، موت اپنی فوج لے کر آگئی ہے۔ موت اپنی فوج لے کر آگئی ہے"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت صلاۃ (درود) پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو"، میں نے عرض کیا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے"، میں نے عرض کیا: آدھا؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا دو تہائی؟" آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟۔ آپ نے فرمایا: "اب یہ درود تمہارے سب غموں کے لیے کافی ہو گا اور اس سے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

حديث 3: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ " بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ". (صحيح البخاري : 4936) .

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہا آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے برابر فاصلہ ہے۔

لما خلقَ اللهُ الجنةَ قال لجبريلَ: اذهبْ فانظرْ إليها ، فذهبَ فنظرَ إليها ثم جاء فقال: أيْ ربِّ وعزتِك لا يسمعُ بها أحدٌ إلا دخلَها ، ثم حفَّها بالمكارِهِ ، ثم قال: يا جبريلُ اذهبْ فانظرْ إليها ، فذهبَ فنظرَ إليها ، ثم جاء فقال: أيْ ربِّ وعزتِك لقد خشيتُ أن لا يدخلَها أحدٌ ، قال: فلما خلقَ اللهُ النارَ قال: يا جبريلُ اذهبْ فانظرْ إليها ، فذهبَ فنظرَ إليها ، ثم جاء فقال: أيْ ربِّ وعزتِك لا يسمعُ بها أحدٌ فيدخلُها ، فحفَّها بالشهواتِ ثم قال: يا جبريلُ

اذهبْ فانظرْ إليها ، فذهبَ فنظرَ إليها ، ثم جاء فقال: أيْ ربِّ وعزتِك لقد خشيتُ أن لا يبقَى أحدٌ إلا دخلَها[24] .

– عنِ اللهِ تعالى : إني خلقتُ عبادي حنفاءَ فاجتالتْهم الشياطينُ فحرَّمتْ عليهم ما أحللتُ لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أُنزِّل به سلطانًا[25]

أنَّ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ قالَ ذَاتَ يَومٍ في خُطْبَتِهِ: أَلَا إنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ ما جَهِلْتُمْ، ممَّا عَلَّمَنِي يَومِي هذا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وإنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وإنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عن دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عليهم ما أَحْلَلْتُ لهمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بي ما لَمْ أُنْزِلْ به سُلْطَانًا، وإنَّ اللَّهَ نَظَرَ إلى أَهْلِ الأرْضِ، فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إلَّا بَقَايَا مِن أَهْلِ الكِتَابِ، وَقالَ: إنَّما بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لا يَغْسِلُهُ المَاءُ، تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ. وإنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلتُ: رَبِّ، إذنْ يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، قالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كما اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بمَن أَطَاعَكَ مَن عَصَاكَ. قالَ: وَأَهْلُ الجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ القَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ. قالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الذي لا زَبْرَ له، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تبَعًا، لا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذي لا يَخْفَى له طَمَعٌ، وإنْ دَقَّ إلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إلَّا وَهو يُخَادِعُكَ عن

---

[24] الراوي : أبو هريرة | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح أبي داود | الصفحة أو الرقم : 4744 | خلاصة حكم المحدث : حسن صحيح | التخريج : أخرجه أبو داود (4744) واللفظ له، والترمذي (2560)، والنسائي (3763)، وأحمد(8648)

[25] الراوي : عياض بن حمار | المحدث : ابن تيمية | المصدر : مجموع الفتاوى | الصفحة أو الرقم :1/87 | خلاصة حكم المحدث : صحيح

أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَذَكَرَ البُخْلَ -أَوِ الكَذِبَ- وَالشِّنْظِيرُ الفَحَّاشُ. [وفي رواية] لَمْ يُذْكَرْ: وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِق عَلَيْكَ. [وفي رواية] لَمْ يُذْكَرْ: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا، حَلَالٌ. وفي رواية: قَامَ فِينَا رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ذَاتَ يَومٍ خَطِيبًا، فَقالَ: إنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي . . . وَسَاقَ الحَدِيثَ. وَزَادَ فيه: وإنَّ اللَّهَ أَوْحَى إلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حتَّى لا يَفْخَرَ أَحَدٌ علَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِي أَحَدٌ علَى أَحَدٍ، وَقالَ في حَدِيثِهِ: وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا، لا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا. فَقُلتُ [قتادة]: فَيَكونُ ذلكَ يا أَبَا عبدِ اللهِ؟ قالَ: نَعَمْ، وَاللَّهِ لقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ في الجَاهِلِيَّةِ، وإنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعَى علَى الحَيِّ، ما به إلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا[26].

قالَ: فأخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قالَ: ما المَسْؤُولُ عَنْها بأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِكان أوَّلَ مَن قالَ في القَدَرِ بالبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الجُهَنِيُّ، فانْطَلَقْتُ أنا وحُمَيْدُ بنُ عبدِ الرَّحْمَنِ الحِمْيَرِيُّ حاجَّيْنِ، أوْ مُعْتَمِرَيْنِ، فَقُلْنا: لو لَقِينا أحَدًا مَن أصْحابِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ، فَسَأَلْناهُ عَمَّا يقولُ هَؤُلاءِ في القَدَرِ، فَوُفِّقَ لنا عبدُ اللهِ بنُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ داخِلًا المَسْجِدَ، فاكْتَنَفْتُهُ أنا وصاحِبِي أحَدُنا عن يَمِينِهِ، والآخَرُ عن شِمالِهِ، فَظَنَنْتُ أنَّ صاحِبِي سَيَكِلُ الكَلامَ إلَيَّ، فَقُلتُ: أبا عبدِ الرَّحْمَنِ إنَّه قدْ ظَهَرَ قِبَلَنا ناسٌ يَقْرَؤُونَ القُرْآنَ، ويَتَقَفَّرُونَ العِلْمَ، وذَكَرَ مِن شَأْنِهِمْ، وأنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أنْ لا قَدَرَ، وأنَّ الأمْرَ أُنُفٌ، قالَ: فإذا لَقِيتَ أُولَئِكَ فأخْبِرْهُمْ أنِّي بَرِيءٌ منهمْ، وأنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، والذي يَحْلِفُ به عبدُ اللهِ بنُ عُمَرَ لو أنَّ لأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، فأنْفَقَهُ ما قَبِلَ اللَّهُ منه حتَّى يُؤْمِنَ بالقَدَرِ، ثُمَّ قالَ: حدَّثَني أبِي عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ قالَ: بيْنَما نَحْنُ عِنْدَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ ذاتَ يَومٍ، إذْ طَلَعَ عليْنا رَجُلٌ شَدِيدُ بَياضِ الثِّيابِ، شَدِيدُ سَوادِ الشَّعَرِ، لا يُرَى عليه أثَرُ السَّفَرِ، ولا يَعْرِفُهُ مِنَّا أحَدٌ، حتَّى جَلَسَ

---

[26] الراوي : عياض بن حمار | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 2865 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]

إلى النبيّ صَلّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ، فأسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إلى رُكْبَتَيْهِ، ووَضَعَ كَفَّيْهِ على فَخِذَيْهِ. وَقالَ: يا مُحَمَّدُ أخْبِرْنِي عَنِ الإسْلامِ، فقالَ رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ: الإسْلامُ أنْ تَشْهَدَ أنْ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وأنَّ مُحَمَّدًا رَسولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ، وتُقِيمَ الصَّلاةَ، وتُؤْتِيَ الزَّكاةَ، وتَصُومَ رَمَضانَ، وتَحُجَّ البَيْتَ إنِ اسْتَطَعْتَ إلَيْهِ سَبِيلًا، قالَ: صَدَقْتَ، قالَ: فَعَجِبْنا له يَسْأَلُهُ، ويُصَدِّقُهُ، قالَ: فأخْبِرْنِي عَنِ الإيمانِ، قالَ: أنْ تُؤْمِنَ باللَّهِ، ومَلائِكَتِهِ، وكُتُبِهِ، ورُسُلِهِ، والْيَومِ الآخِرِ، وتُؤْمِنَ بالقَدَرِ خَيْرِهِ وشَرِّهِ، قالَ: صَدَقْتَ، قالَ: فأخْبِرْنِي عَنِ الإحْسانِ، قالَ: أنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأنَّكَ تَراهُ، فإنْ لَمْ تَكُنْ تَراهُ فإنَّه يَراكَ، قالَ: فأخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قالَ: ما المَسْؤُولُ عَنْها بأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قالَ: فأخْبِرْنِي عن أمارَتِها، قالَ: أنْ تَلِدَ الأمَةُ رَبَّتَها، وأَنْ تَرَى الحُفاةَ العُراةَ العالَةَ رِعاءَ الشَّاءِ يَتَطاوَلُونَ في البُنْيانِ، قالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قالَ لِي: يا عُمَرُ أتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلتُ: اللَّهُ ورَسولُهُ أعْلَمُ، قالَ: فإنَّه جِبْرِيلُ أتاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ[27].

منتخب أحادیث کتاب الجامع الکامل از ضیاء الرحمن العمری الاعظمی رحمہ اللہ سے

ابی بن کعب سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لرزانے والی (پہلی) آگئی، اس کے پیچھے آنے والی (دوسری) اس کے پیچھے پیچھے ہے، موت اپنے سارے (ہمراہ) لے کر آگئی۔"

حسن: اس کو احمد نے (21241) میں روایت کیا ہے، وکیع سے، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان نے بیان کیا، عبد اللہ بن

---

[27] الراوي : عمر بن الخطاب | المحدث : مسلم | المصدر : صحيح مسلم الصفحة أو الرقم: 8 | خلاصة حكم المحدث : [صحيح]التخريج : أخرجه أبو داود(4695) ، _x···D_والترمذي (2610)، وابن حبان (168)، باختلاف يسير.

محمد بن عقیل سے، وہ طفیل بن ابی بن کعب سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، پھر اس کو ذکر کیا۔
اور اسے ابنِ جریر نے اپنی تفسیر (24/67) میں کریب سے روایت کیا، کہا: ہمیں وکیع نے بیان کیا، اپنی سند کے ساتھ، اور اس میں یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
﴿يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (٦) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ﴾
تو آپ نے فرمایا: "لرزانے والی آگئی، اس کے پیچھے آنے والی اس کے پیچھے ہے، موت اپنے سارے ہمراہ لے کر آگئی۔"
اور اس کی سند عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی وجہ سے حسن ہے؛ کیونکہ ان کے بارے میں اختلاف ہے، لیکن وہ حسن الحدیث ہیں۔
اور اسے ابو نعیم نے "حلية" (8/377) میں وکیع کی سند سے روایت کیا، اور حدیث کی ابتدا میں یہ اضافہ کیا:
"جو ڈر گیا وہ رات کو چل پڑا، اور جو رات کو (منزل کی طرف) چل پڑا وہ (آخر) گھر پہنچ گیا؛ سن لو! اللہ کا سودا قیمتی ہے، سن لو! اللہ کا سودا جنت ہے۔"
اور اسی طرح اسے حاکم نے بھی (4/308) میں عبد اللہ بن ولید العدنی سے، انہوں نے سفیان سے، روایت کیا۔
پس جیسا کہ ابو نعیم نے کہا، اس اضافے میں وکیع منفرد نہیں ہیں۔
اور اسے ترمذی (2457) اور حاکم (2/421) نے قبیصہ بن عقبہ، سفیان کی روایت سے نقل کیا، اور اس میں یہ الفاظ آئے ہیں:
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے:
"اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، لرزانے والی آگئی، اس کے پیچھے آنے والی اس کے پیچھے ہے، موت اپنے سارے ہمراہ لے کر آگئی، موت اپنے سارے ہمراہ لے کر آگئی۔"
اُبی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں، تو اپنی دعا میں سے کتنا آپ کے لیے مقرر کروں؟
آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو۔"

میں نے کہا: چوتھائی؟

فرمایا: "جتنا تم چاہو، اور اگر بڑھاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: آدھا؟

فرمایا: "جتنا تم چاہو، اور اگر بڑھاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: دو تہائی؟

فرمایا: "جتنا تم چاہو، اور اگر بڑھاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔"

میں نے کہا: کیا میں اپنی ساری دعا آپ ہی پر درود بنانے کو مقرر کر دوں؟

فرمایا: "تب تمہارے سارے غموں کی کفایت کر دی جائے گی، اور تمہارا گناہ بخش دیا جائے گا۔"

ترمذی نے کہا: "یہ حدیث حسن ہے"، اور ایک نسخے میں ہے: "حسن صحیح"۔

اور حاکم نے کہا: "یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابُی بن کعب اس حدیث کو حصوں میں تقسیم کر کے روایت کرتے تھے؛ کبھی اس کا ایک حصہ بیان کرتے، اور کبھی دوسرا حصہ، تو قبیصہ نے سفیان سے اسے جمع کر دیا، اور دوسروں نے اسے متفرق طور پر روایت کیا، اور اس میں کوئی منکر یا غریب چیز نہیں۔

آٹھواں اور نواں حصہ

(تفسیرِ صحابہ و تابعین)

تفسیر صحابہ و تابعین کے اقوال سے (پانچ مشہور تفاسیر سے کچھ اقوال) اور تفسیر بالرائے محمود کے ساتھ

نوٹ: میں نے آٹھواں اور نواں حصہ ایک جگہ جمع کیا ہے کیونکہ میں نے اقوال صحابہ و تابعین جمع کیے اور ان میں سے کچھ اقوال تفسیر بالرائے المحمود پر مبنی پائے۔

(8) تفسیر باقوال صحابہ و تابعین پانچ مشہور تفاسیر سے

(9) تفسیر بالرائے المحمود

حصہ اول- غیر تفصیلی اور مختصر تفسیر، صحابہ و تابعین کے اقوال سے (تفسیر حکمت بشیر، طبری، ابن کثیر، بغوی، ابن ابی حاتم کی طرف رجوع کیا گیا ہے) سارے اقوال صحابہ، تابعین و تبع تابعین جو یہاں مذکور ہیں وہ شیخ حکمت بشیر (جو میرے مدینہ یونیورسٹی میں استاذ رہے ہیں) کی تحقیق کے مطابق صحیح یا حسن ہیں۔

حصہ 1- مختصر و غیر تفصیلی تفسیر، صحابہ اور تابعین کے اقوال سے

سورۃ النازعات

اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا):

- مسروق: (والنازعات) سے مراد فرشتے ہیں۔
- مجاہد: (والنازعات غرقاً) کہا: موت۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا):

- مجاہد: (والناشطات) سے مراد موت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا):

- قتادہ: (والسابحات سبحاً) کہا: یہ ستارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان (فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا):

- مجاہد: (فالسابقات سبقا) کہا: موت۔
- قتادہ: (فالسابقات سبقا) کہا: یہ ستارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان(فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا):

❖ قتادہ:(فالمدبرات) سے مراد فرشتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان(يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (٦) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ):

ترمذی نے روایت کیا: ہناد نے ہمیں حدیث سنائی اور قبیصہ نے سفیان سے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے، انہوں نے طفیل بن ابی بن کعب سے، انہوں نے اپنے والد سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو کھڑے ہوتے اور فرماتے: "اے لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، راجفہ آگئی ہے، اس کے بعد رادفہ آئے گی، موت آگئی ہے اپنی سختیوں کے ساتھ، موت آگئی ہے اپنی سختیوں کے ساتھ۔"

ابو نے کہا: میں نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، تو اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ کے لیے مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے کہا: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا: آدھا؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا: دو تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا: سارا درود آپ کے لیے کر لوں؟ فرمایا: تب تمہاری فکر کافی ہو جائے گی اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔[28]

❖ ابن عباس: (يوم ترجف الراجفة): پہلی نفخہ۔ اور(تَتْبَعُهَا الرّادِفَة): دوسری نفخہ۔

قتادہ:(يوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة): دونوں نفخیں، پہلی سے سب کچھ مر جائے گا، دوسری سے سب کچھ زندہ ہو جائے گا۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ):

ابن عباس:(واجفة) خوفزدہ۔

---

28 (سنن ۴/ ۶۳۶-۶۳۷، کتاب صفت القیامہ، باب ۲۳، حدیث ۲۴۵۷۔ ترمذی: حدیث حسن صحیح۔ حاکم نے مستدرک ۲/ ۵۱۳ میں بھی روایت کیا، اور کہا: سند صحیح ہے، اور اس کی موافقت ذہبی اور ابن ملقن نے کی۔ ضیاء مقدسی نے المختارہ ۳/ ۳۸۸-۳۹۰ حدیث ۱۱۸۴-۱۱۸۵ میں بھی قبیصہ کے طریق سے روایت کیا، اس کے محقق نے کہا: اسناد حسن ہے۔ البانی نے السلسلہ الصحیحہ ۲/ ۶۳۸ حدیث ۹۵۴ میں اسے حسن کہا۔)

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ):

قتادہ:(خاشعة)ذلیل۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ):

مجاہد:(الحافرة)زمین، یعنی وہ کہتے ہیں: کیا ہم دوبارہ پیدا کیے جائیں گے ؟

ابن عباس:(الحافرة)زندگی۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (أَئِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً):

مجاہد:(نخرة)بوسیدہ۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ):

مجاہد:(زجرة واحدة)ایک ہی چیخ۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ):

قتادہ:(بالساهرة)یعنی وہ اپنی قبروں سے نکل کر زمین پر آجائیں گے، اور ساہرہ سے مراد زمین ہے۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى):

مجاہد:(طوى)وادی کا نام۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى):

قتادہ: (الآية الكبرى)اس کی لاٹھی اور اس کا ہاتھ۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَى):

مجاہد:(ثم أدبر يسعى)فساد میں دوڑتا ہے، جیسے "(اور وہ زمین میں فساد کے لیے دوڑتے ہیں)"۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى):

قتادہ:(نكال الآخرة والأولى)دنیا اور آخرت کی سزا۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان(أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا):

شیخ عطیہ سالم (مکمل کتاب اضواء البیان): جواب واضح ہے کہ آسمان کی تخلیق انسانوں سے زیادہ عظیم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (آسمانوں اور زمین کی تخلیق انسانوں کی تخلیق سے بڑی ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے)۔ اور انسان کی کمزوری کو اس فرمان میں بیان کیا: (کیا وہ زیادہ سخت ہیں یا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ بے شک ہم نے انہیں چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا)۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا):

مجاہد: (رفع سمكها فسواها) بغیر ستون کے اس کی عمارت کو بلند کیا۔

ابن عباس: (رفع سمكها فسواها) اس کی عمارت۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا):

ابن عباس: (وأغطش ليلها) اس کی رات کو سیاہ کیا۔

مجاہد: (وأخرج ضحاها) اس کا نور نکالا۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَالأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا):

ابن عباس: اللہ نے زمین کی تخلیق کو آسمان سے پہلے بیان کیا، پھر آسمان کو زمین سے پہلے، اس لیے کہ اللہ نے زمین اور اس کی روزی کو بغیر پھیلائے پیدا کیا، پھر آسمان کو سات بنایا، پھر زمین کو پھیلایا، یہی (والأرض بعد ذلک دحاها) کا مطلب ہے۔

قتادہ: (دحاها) یعنی پھیلایا۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا):

قتادہ: (والجبال أرساها) یعنی انہیں مضبوط کیا تاکہ زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ نہ ہلے۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى):

ابن عباس: (الطامة الكبرى) قیامت کے دن کے ناموں میں سے ہے، اللہ نے اسے عظیم بنایا اور اپنے بندوں کو اس سے ڈرایا۔

مجاہد: (فأما من طغى) یعنی جس نے نافرمانی کی۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا):

بخاری نے روایت کیا: احمد بن مقدام نے ہمیں حدیث سنائی، الفضیل بن سلیمان نے ابو حازم سے، انہوں نے سہل بن سعد سے کہا: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا، آپ نے اپنی درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کیا: "مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔"[29]

طبری نے کہا: یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہ سے کہا: نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے قیامت کے بارے میں مسلسل سوال ہوتا رہا، یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (فيم أنت عن ذكراها إلى ربك منتهاها)۔[30]

اور دیکھیں سورۃ الاعراف آیت ۱۸۷۔

❖ اللہ تعالیٰ کا فرمان (فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا (٤٣) إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا):

ابن کثیر: پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (يسألونك عن الساعة أيان مرساها فيم أنت من ذكراها إلى ربك منتهاها)، یعنی اس کا علم تمہارے پاس نہیں اور نہ ہی کسی مخلوق کے پاس، بلکہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے، وہی اس کا وقت جانتا ہے؛ (ثقلت في السماوات والأرض لا تأتيكم إلا بغتة يسألونك كأنك حفي عنها

---

[29] (صحیح بخاری ۸/ ۵۶۰- کتاب التفسیر - سورۃ النازعات، آیت، حدیث ۴۹۳۶)

[30] (تفسیر ۳۰/ ۴۹)، اور اسے بزار نے اپنے مسند میں روایت کیا (کشف الأستار حدیث ۲۲۷۹)، اور حاکم نے مستدرک ۲/ ۵۱۳ میں بھی روایت کیا، دونوں نے ابن عیینہ کے طریق سے، حاکم نے کہا: صحیح ہے، اور ذہبی نے موافقت کی۔ ہیثمی نے کہا: بزار نے روایت کیا اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں (مجمع الزوائد ۷/ ۱۳۳)۔

عروہ سے مرسل بھی روایت ہے، مگر جنہوں نے متصل روایت کی وہ بہت سے حفاظ اور ثقہ ہیں، اور اس کی شاہد طارق بن شہاب کی حدیث ہے، جسے نسائی نے (تفسیر ۲/ ۴۹۰ حدیث ۶۶۵) حسن سند کے ساتھ روایت کیا، ابن کثیر نے کہا: اسناد جید قوی ہے (تفسیر ۲/ ۴۳۲)۔

قل إنما علمها عند الله) اور یہاں فرمایا (إلى ربک منتهاها)۔ اسی لیے جب جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔"

❖ مجاہد: (فیم أنت من ذکراها) یعنی قیامت کا ذکر۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان (كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا):

قتادہ: (كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها) یعنی جب وہ آخرت کو دیکھیں گے تو انہیں دنیا کی زندگی بہت مختصر محسوس ہوگی۔

دسواں حصہ

(عربی تفاسیر سے نکات)

عربی تفاسیر سے مستند نکات

حصہ دوم: تفصیلی تفسیر

تفسیر طبری، ابن ابی حاتم، بغوی، تفسیر قرطبی، ابن کثیر، اور جدید تفاسیر جیسے تفسیر السعدی اور اسی طرح ابن کثیر کے تفسیر کے نکات اور اختصار جو "المصباح المنیر" سے موسوم ہے اس کے ساتھ دیگر ابن کثیر کی شروحات (شرح شیخ الراجحی، شرح شیخ خالد السبت و شیخ مقبل کی تخریج و شیخ حوینی و حکمت بشیر کی تحقیقِ تفسیر ابن کثیر) سے استفادہ کرتے ہوئے اور اسی طرح تحقیقات ابن تیمیہ وابن قیم وابن الجوزی کا خیال رکھا گیا ہے، اور تفسیر اضواء البیان، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر شیخ نواب صدیق حسن خان، تفسیر شیخ ابن عثیمین سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اردو قالب میں لایا گیا الحمد للہ، اس سے ہمیں روایتی اور جدید نقطہ نظر دونوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی ان شاء اللہ۔

اور اردو میں تفسیر أحسن البیان کے مختصر خلاصہ بڑے مفید ہیں جو تفاسیر مأثور و محمود رائے پر مبنی ہے ان نکات کو آخری شامل کیا گیا ہے۔

یہ سورۃ، سورۃ النازعات، مکی سورتوں میں سے ہے

اسے "الطامۃ" اور "الساہرہ" بھی کہا جاتا ہے، مگر اس کا معروف نام "النازعات" ہے اور اسے "والنازعات" بھی کہا جاتا ہے۔

اس سورت کا مرکزی موضوع حشر و نشر (قیامت اور دوبارہ زندہ ہونا)، اللہ کی اس پر قدرت، اور اس عقیدے کا انکار کرنے والوں کا رد ہے۔ اس میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر بھی ہے: "فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے" [النازعات:17]۔ اس کا ذکر—واللہ اعلم—ان لوگوں کے لیے تنبیہ ہے جو قیامت کے پیغام کا انکار کرتے تھے، جیسے وہ کافر جن کی طرف نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا۔ انہیں اللہ کے غضب اور عذاب سے ڈرایا گیا ہے، جیسا کہ فرعون پر دنیا و آخرت کا عذاب نازل ہوا۔

❖ پس اس سورت کا اصل موضوع قیامت اور دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ابن مسعود، ابن عباس، مسروق، سعید بن جبیر، ابو صالح، ابو الضحیٰ اور سدی نے کہا کہ "(والنازعات غرقاً)" سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ بعض روحیں سختی سے نکالی جاتی ہیں، جس میں شدید کھینچاؤ ہوتا ہے، جبکہ بعض روحیں آسانی سے نکالی جاتی ہیں، جیسے کسی گرہ کو کھولا جاتا ہے، جیسا کہ "(والناشطات نشطاً)" میں اشارہ ہے۔ یہ ابن عباس کا قول ہے۔

"(والنازعات غرقاً)" کے بارے میں صحابہ اور تابعین کی تفسیر—کہ اس سے مراد فرشتے ہیں—اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔ ان میں سے بعض نے اسے عمومی طور پر ذکر کیا کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو روحیں قبض کرتے ہیں، جبکہ بعض نے اس کو پہلے مصرع میں کافروں کی روحوں کے قبض پر اور دوسرے میں مومنوں کی روحوں کے قبض پر خاص کیا ہے۔ یہ فرق لغوی اعتبار سے ہے۔ ابن القیم رحمہ اللہ نے وضاحت کی کہ لغت میں "نزع" کا مطلب ہے کسی چیز کو زور سے کھینچنا، جیسے کسی کے ہاتھ سے چیز کو زور سے نکالنا۔ یہی "نزع" کی اصل ہے۔

"وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا"(زور سے کھینچنے والے فرشتے)

مفسرین کے مطابق یہ آیت کافروں کی روحیں انتہائی سختی سے نکالنے والے فرشتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کافروں کی روحیں ان کے جسم کے ہر حصے میں پھیلی ہوتی ہیں، فرشتے انہیں ایسے زور سے کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون کو کانٹے سے نکالا جاتا ہو، اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ پہلی آیت ("وَالنَّازِعَاتِ") کافروں کی روحوں کے لیے ہے، جبکہ دوسری آیت ("وَالنَّاشِطَاتِ") مومنین کی روحوں کو نرمی سے نکالنے کی طرف اشارہ کرتی ہے تاکہ تکرار سے بچا جائے۔ لغوی اعتبار سے "نزع" کا مطلب ہے کسی چیز کو زور سے کھینچنا، جیسے کمان کو انتہائی حد تک کھینچنا۔

علماء کا اجماع:

قدیم و جدید مفسرین کا اکثر اتفاق ہے کہ سورۃ النازعات کی پہلی پانچ آیات میں قسمیں فرشتوں کے مختلف افعال پر ہیں۔ مثال کے طور پر:

"وَالنَّازِعَاتِ" میں مفعول (روح) حذف ہے، اسی طرح "وَالنَّاشِطَاتِ"، "وَالسَّابِحَاتِ" وغیرہ میں بھی مفعول ذکر نہیں۔ ابن القیم رحمہ اللہ نے وضاحت کی کہ یہاں افعال پر زور ہے، نہ کہ مفعول پر۔ اللہ تعالیٰ نے "زور سے کھینچنے والے" کہہ کر یہ ظاہر کیا کہ عمل کی نوعیت (شدت) اہم ہے، نہ کہ صرف روح نکالنا۔

ابن القیم کا استدلال:

ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا کہ آیات کا تسلسل فرشتوں کے مختلف کاموں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر آیت 5 ("فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا") بالاتفاق فرشتوں سے متعلق ہے، لہٰذا پچھلی آیات بھی اسی سے متعلق ہیں۔ حرف "فَ" (پھر) کا استعمال ان افعال کے درمیان ربط کو واضح کرتا ہے، جیسے:

زور سے کھینچنا ← کافروں کی روحیں

نرمی سے نکالنا ← مومنین کی روحیں

تیزی سے پرواز کرنا ← روحوں کو لے جانا

آگے بڑھنا ← ثواب / عذاب کی طرف لے جانا

امور سنبھالنا ← جزا یا سزا کا انتظام

عربی ادبیات کی مثال:

جیسے عربی شعراء کہتے ہیں:"

إلى الملكِ القَرْمِ وابنِ الهُمامِ وليثِ الكتيبةِ في المُزدَحَم

"—یہاں صفات میں حروف عطف کبھی موجود ہیں، کبھی غائب الملكِ القَرْمِ یہاں والقرم نہیں کہا گیا۔ اسی طرح سورۃ الاعلیٰ میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" (بغیر عطف) اور "الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ" (حرف عطف کے ساتھ) آیا ہے۔

والنازعات والناشطات۔۔۔۔۔ یہ فرشتوں کے مختلف صفاتی افعال کو ظاہر کرتا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ کی تفسیر کا خلاصہ:

ابن القیم رحمہ اللہ نے دیگر تفاسیر کو جمع کرتے ہوئے وضاحت کی کہ جو لوگ مختلف تشریحات پیش کرتے ہیں، وہ درحقیقت مثالیں دے رہے ہیں نہ کہ حتمی تفسیر۔ یہ نقطہ نظر درست اور معقول ہے، لیکن بنیادی معنی فرشتوں سے متعلق ہیں۔

ابن القیم کا استدلال:

انہوں نے کہا: "النازعات" کا لفظ "نزع" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی چیز کو زور سے کھینچنا۔ یہ لفظ کسی چیز کو جدا کرنے یا کسی جانب مائل ہونے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح ان ہستیوں پر لاگو ہوتی ہے جو جان بوجھ کر کسی چیز کی طرف یا اس سے دور حرکت کرتی ہیں۔

فرشتوں کی تطبیق:

ابن القیم نے کہا: "اس وصف کا سب سے مناسب اطلاق فرشتوں پر ہوتا ہے۔" لفظ "سب سے مناسب" استعمال کر کے انہوں نے واضح کیا کہ یہ تفسیر حتمی نہیں، بلکہ فرشتے اس وصف کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

تفصیل:

فرشتوں کی طاقت مکمل ہے، اور آیت کا سیاق ان پر پوری طرح منطبق ہوتا ہے۔ وہ روح کو نکالنے یا کسی مقصد کی طرف حرکت میں پوری قوت صرف کرتے ہیں۔

- انسانی روح میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، جیسے موت کے وقت روح اپنے رب کی طرف کھینچی جاتی ہے۔
- ستارے بھی افق سے افق تک حرکت کرتے ہیں، جو "نزع" (کھینچنے) کی ایک شکل ہے۔

لفظ "نزع" کی وسعت:

ابن القیم نے کہا: "نزع کا عمل ایک زوردار حرکت ہے، خواہ وہ فرشتے کریں، انسانی روح، ستارے، یا کوئی اور ہستی۔ تقدیر روحوں کو کھینچتی ہے، کمان تیر کو کھینچتی ہے، فرشتے حکم کی تعمیل میں حرکت کرتے ہیں، اور گھوڑے لگام کھینچتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، جو ان ہستیوں، ان کی جگہوں، اور ان کی قوتوں کا خالق ہے۔"

نتائج:

- ❖ ابن القیم نے دیگر تفاسیر کو رد نہیں کیا، بلکہ انہیں "نزع" کے وسیع تصور کی مثالیں قرار دیا۔
- ❖ ان کے نزدیک یہ تفاسیر متضاد نہیں، بلکہ تفسیر میں تنوع کی عکاس ہیں۔
- ❖ تاہم، ان کا اصرار تھا کہ فرشتے اس وصف کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

امام ابن جریر کا نقطہ نظر:

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے کہا: "اللہ نے کسی ایک تفسیر کو خاص نہیں کیا، لہٰذا یہ معنیٰ ہو سکتے ہیں۔ بغیر دلیل کے کسی ایک کو ترجیح دینا درست نہیں۔" ابن القیم کا طریقہ کار زیادہ دقیق ہے، جس میں وہ ان تفاسیر کو "مثال کے طور پر

تشریح" کے طور پر جمع کرتے ہیں۔ تفسیر بالمثال

اختتامیہ:

ابن القیم کی یہ بحثیں عام تفسیری کتب میں نہیں ملتیں۔ حتیٰ کہ روح کے بارے میں ان کے بیانات بھی روایتی تفاسیر سے آگے ہیں۔

اللہ کے فرمان "وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا" کے بارے میں:

انہوں نے قرآن کی دیگر مثالوں جیسے "قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی" (البلد:3)، "قسم ہے فجر کی" (الفجر:1)، اور "قسم ہے زمانے کی" (العصر:1) کو بھی ذکر کیا۔ اختلاف تنوع کا ذکر کیا ہے

اللہ کے فرمان "والناشطات" کے بارے میں:

تفسیر ابن عثیمین:

نفس کو جنت کی بشارت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {الذین تتوفاهم الملائکة طیبین یقولون سلام علیکم} [النحل:۳۲]۔

یہ فرشتے وفات کے وقت کہتے ہیں: {ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون} پس اسے جنت کی بشارت دی جاتی ہے، تو اس کی روح خوش اور آسانی کے ساتھ نکلتی ہے۔ اسی لیے جب نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے" (۱) تو عائشہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر کوئی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو آپؐ نے انہیں بتایا کہ معاملہ ایسا نہیں ہے، بلکہ مومن جب اسے موت کے وقت بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، موت کو پسند کرتا ہے اور وہ اس پر آسان ہو جاتی ہے۔ اور کافر جب اسے — اللہ کی پناہ موت کے وقت برے انجام کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اس کی روح ڈر کے مارے اس کے جسم میں منتشر ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ فرشتے اسے اس کے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلا اون بالوں سے کھینچا جائے، اور گیلا اون جب بالوں پر کھینچا جائے جو کہ شکاریوں کے ہاں معروف ہے — تو وہ بالوں کو

تقریباً پھاڑ دیتا ہے، اسی طرح کافر کی روح اللہ کی پناہ اس کے جسم میں متفرق ہو جاتی ہے کیونکہ اسے عذاب کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ ڈر جاتی ہے (۲)۔ پس جنت میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا، اور انسان اسے مرنے سے پہلے بھی بشارت پا سکتا ہے، جیسا کہ اسے بشارت دی جاتی ہے۔ اور انس بن نضرؓ نے سعد بن معاذؓ سے کہا: "اے سعد! اللہ کی قسم میں احد کے اس پار جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں" (۳)۔ ابن القیمؒ نے فرمایا: (بعض لوگ آخرت کو دنیا میں ہی بشارت پا لیتے ہیں)، پھر وہ نکلے اور قتال کیا اور شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جنت میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا۔ (تفسیر ابن عثیمین) بشارت دنیا میں ممکن ہیں لیکن جنت میں حقیقی وکامل شکل میں نعمتیں ملیں گی

"وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا" (تیزی سے تیرنے والے) کی تفسیر:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ فرشتے ہیں۔ اسی طرح علی رضی اللہ عنہ، مجاہد، سعید بن جبیر، اور ابو صالح سے بھی یہی روایت ہے۔

"فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا" (آگے بڑھنے والے) کے بارے میں:

علی رضی اللہ عنہ، مسروق، مجاہد، ابو صالح، اور حسن بصری رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ یہ فرشتوں سے متعلق ہے۔

"وَالسَّابِحَاتِ" (تیزی سے سفر کرنے والے):

یہ بھی فرشتوں کی صفت ہے، جو اللہ کے حکم سے وسعتِ کائنات میں سفر کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے احکامات پر فوراً اوپر نیچے حرکت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ فرشتے روح نکالنے کے لیے جسم میں داخل ہوتے ہیں، جیسے غوطہ خور سمندر میں ڈوبتا ہے، لیکن اس کی کوئی صریح دلیل نہیں۔ یہ غیب کا معاملہ ہے، جس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ عام طور پر علماء کا کہنا ہے کہ فرشتے فضا میں تیزی سے حرکت کرتے ہیں۔ مجاہد اور ابو صالح نے وضاحت کی کہ فرشتے آسمان سے اللہ کے احکامات لے کر تیزی سے اترتے ہیں۔

"فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا" (امور کی تدبیر کرنے والے):

علی رضی اللہ عنہ، مجاہد، عطاء، ابو صالح، حسن بصری، قتادہ، ربیع بن انس، اور سدی رحمہم اللہ نے کہا کہ یہ فرشتے ہیں۔ حسن بصری نے اضافہ کیا کہ یہ آسمان سے زمین تک اللہ کے حکم سے امور سنبھالتے ہیں۔ ابن القیم، اور ابن عطیہ جیسے علماء نے اس پر اجماع کی تصدیق کی ہے۔ ابن عطیہ نے کہا کہ انہیں کوئی اختلافی رائے نہیں ملی، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ "امور کی تدبیر کرنے والے" فرشتے ہی ہیں، جو اللہ کے حکم سے کام کرتے ہیں۔

نتیجہ:

ابن القیم رحمہ اللہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ان آیات میں فرشتوں کے مختلف افعال اور صفات کو بیان کیا گیا ہے، جو اللہ کے نظام کائنات میں ان کے کردار کو واضح کرتا ہے۔ دیگر تفاسیر کو وہ مثالوں کے طور پر قبول کرتے ہیں، لیکن فرشتوں کو ان صفات کا سب سے مناسب مصداق قرار دیتے ہیں۔

قسم کا جواب

اللہ تعالیٰ نے ان ہستیوں کی قسم کھائی ہے: "زور سے کھینچنے والے (النازعات)"، "آسانی سے نکالنے والے (الناشطات)"، "تیزی سے تیرنے والے (السابحات)"، "آگے بڑھنے والے (السابقات)"، اور "امور کی تدبیر کرنے والے (المدبرات)"—کل پانچ قسمیں۔ اصول یہ ہے کہ قسم صرف اہم چیزوں پر کھائی جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے: اس قسم کا جواب (مقسم بہ) کیا ہے؟

علماء کے اقوال

بعض علماء کا کہنا ہے کہ جواب حذف ہے، اور اسے "تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے" سمجھا جائے گا۔ یہ سورہ کے مرکزی موضوع—قیامت کی حقیقت—سے ہم آہنگ ہے۔ کافر قیامت کا انکار کرتے ہیں، اور اللہ ان فرشتوں کی قسم کھا کر جواب دیتا ہے جو روحیں نکالتے، امور سنبھالتے، اور احکامات پورے کرتے ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ قیامت ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ الفراء نے وضاحت کی کہ سامعین اس نتیجے کو سمجھ لیں گے، کیونکہ یہ

ایک واضح اور مسلمہ امر ہے۔ سیاق و سباق اس کی تائید کرتا ہے، جیسا کہ بعد کی آیات میں ہے: "کیا ہم واقعی نئے سرے سے اٹھائے جائیں گے جب ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟" (النازعات:10-11)۔

ابن القیم رحمہ اللہ کا نقطہ نظر:

ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "التبیان فی اقسام القرآن" میں کئی مقامات پر ذکر کیا کہ قسم کے جواب کو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ قسم کا مقصد ان امور کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے، جو واضح جواب کے بغیر ہی کافی ہے۔

انہوں نے کہا: "قسم کا جواب حذف ہے، لیکن سیاق سے سمجھا جا سکتا ہے، اور یہ قیامت کی طرف اشارہ ہے، جو رسول اللہ ﷺ کی سچائی اور قرآن کی اصالت کو ثابت کرتا ہے۔ یا پھر قسم کا مقصد موضوع پر زور دینا ہے۔"

انہوں نے مزید کہا: "توجہ مقسم ہستیوں پر ہے، نہ کہ جواب کی وضاحت پر۔ یہ قسمیں اپنے اندر جواب رکھتی ہیں، جسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جو ان لوگوں کا مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ جواب حذف ہے لیکن سمجھا جا سکتا ہے۔"

ابن القیم کی تفصیل:

ابن القیم رحمہ اللہ کے مطابق، "جب مقسم خود ہی مقصود (قیامت) کی طرف اشارہ کر رہی ہوں، تو واضح جواب کی ضرورت نہیں۔ یہ اس سے مختلف ہے کہ جواب کو محض حذف کر دیا جائے۔ غور کریں!"

انہوں نے کہا: "ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ان ہستیوں کے رب کی قسم کھائی ہے اور جواب حذف کر دیا ہے، ان کا فہم درست ہو۔ اللہ کا ان ہستیوں کی قسم کھانا درحقیقت اپنی ربوبیت، توحید، علم، قدرت اور حکمت کی واضح نشانیوں کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا، ان ہستیوں کی قسم دراصل اللہ کی ربوبیت اور کمالی صفات کی قسم ہے۔ غور فرمائیں!"

نتیجہ:

ابن القیم رحمہ اللہ کے نزدیک قسم کا جواب واضح طور پر "تم ضرور اٹھائے جاؤ گے" فرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ قسم میں ذکر کردہ امور خود ہی مراد کو واضح کر دیتے ہیں، جو سامع کے دل تک بغیر وضاحت کے بیان کے پہنچ

جاتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر سورہ کے سیاق اور اللہ کی حکمت پر گہری نظر ڈالتا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ کی وضاحت:

ابن القیم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب سامع ان قسموں کو سنتا ہے، تو وہ فطری طور پر ان کے پیچھے چھپے معنی کو سمجھ لیتا ہے، خاص طور پر وہ عظیم امور جنہیں اللہ نے نمایاں کیا ہے، جیسے "زور سے کھینچنے والے"، "آسانی سے نکالنے والے"، وغیرہ۔ سیاق وسباق اللہ کی قدرت اور عظمت کی طرف اشارہ کرتا ہے، خاص طور پر مُردوں کو زندہ کرنے کی اس کی صلاحیت۔

آیت: "جس دن کانپنے والی کانپے گی۔"

لفظ "رجف" کا مطلب ہے کانپنا یا ہلنا۔ " جس دن کانپنے والی کانپے گی۔" سے مراد وہ عظیم چیخ ہے جو گرجدار ہو کر ہر چیز کو ہلا دے گی، جیسے گرج۔

"پیچھے آنے والی" سے مراد صور کے دوسرے نفخے ہیں۔ دوسرے نفخے کو "رادفہ" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ پہلے کے بعد آتا ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: "ہم تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کریں گے جو پیچھے پیچھے آتے رہیں گے" (الانفال:9)، جہاں "مردفین" سے مراد ایک گروہ کا دوسرے کے پیچھے آنا ہے۔

پہلے نفخے کو "رجفہ" (کانپنے والی آواز) اور دوسرے کو "رادفہ" (پیچھے آنے والی آواز) کہا جاتا ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ پہلے اور دوسرے نفخے ہیں، یہی موقف مجاہد اور دیگر علماء کا بھی ہے۔ مجاہد نے وضاحت کی کہ پہلا نفخہ " جس دن کانپنے والی کانپے گی" سورۃ المزمل کی آیت "جس دن زمین اور پہاڑ ہل جائیں گے" (14) سے مطابقت رکھتا ہے، جبکہ دوسرا نفخہ "رادفہ" ہے، جیسے "اور زمین اور پہاڑ ایک ہی ضرب سے اٹھا کر رکھ دیے جائیں گے" (الحاقۃ: 14)۔ تاہم یہ تفسیر اکثر علماء کے موقف سے مختلف ہے، جو پہلے نفخے کو "رجفہ" اور دوسرے کو "رادفہ" سمجھتے ہیں۔

" جس دن کانپنے والی کانپے گی" کا سیاق:

عبارت " جس دن کانپنے والی کانپے گی" (النازعات:6) کو قسم کے جواب سے جوڑا جاتا ہے، جیسے "تم ضرور اٹھائے جاؤ

گے اس دن جس دن کانپنے والی کانپے گی"، یا حذف شدہ فعل سے، جیسے "اور اس دن کو یاد کرو جس دن کانپنے والی کانپے گی"۔ دوسری تفسیر وقت کے بیان میں عام ہے۔

آیت:"دل اس دن کانپ رہے ہوں گے"

ابن عباس رضی اللہ عنہمانے وضاحت کی کہ "دل اس دن کانپ رہے ہوں گے" سے مراد خوف سے لرزتے دل ہیں۔ مجاہد اور قتادہ نے بھی یہی موقف اپنایا۔ لفظ "واجفہ" ایک ایسے دل کو بیان کرتا ہے جو خوف اور اضطراب میں ہو۔ "واجف" دل وہ ہے جو کانپتا، لرزتا، اور گھبراہٹ میں ہو۔ یہ تفسیر اکثر علماء کی تائید سے ہے۔

یہ دل انتہائی خوف، بے چینی، اور گھبراہٹ کا شکار ہوں گے، گویا وہ اپنی جگہ سے نکل جائیں گے۔ قیامت کے دن کا خوف انہیں گہرے طور پر مضطرب کر دے گا۔

"ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی" (النازعات:9) سے مراد لوگوں کی آنکھیں ہیں۔ یہ عبارت آنکھوں کی طرف منسوب ہے کیونکہ وہ انسانوں کا حصہ ہیں۔ یہ آنکھیں دیکھے ہوئے خوفناک مناظر کی وجہ سے عاجزی اور ذلت محسوس کریں گی۔

انتہائی خوف اور اضطراب کی حالت میں بینائی کمزور ہو جانا:

انتہائی خوف اور گھبراہٹ میں انسان کی بینائی اس قدر کمزور ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی نظر کو کنٹرول نہیں کر پاتا۔ آنکھیں ایک سمت میں ٹھہر جاتی ہیں، جسے "شاخصہ" (گھورتی ہوئی) کہا جاتا ہے، یعنی خوف کے مارے توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت کھو دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر آیت:"جب آنکھیں پھر گئیں اور دل حلق تک پہنچ گئے"(الاحزاب:10) اس حالت کو بیان کرتی ہے۔ لفظ "زاغت" (پھر جانا) سے مراد ہے کہ انسان اپنی نظر کو کنٹرول نہیں کر پاتا۔ ایسی حالت میں آنکھیں بے ساختہ کسی ایک سمت میں ٹک جاتی ہیں۔

﴿أبصارها خاشعة﴾: كناية عن الذل والخوف. [ابن جزي:١/٥٤٥]

"'ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی' ذلت اور خوف کے لیے کنایہ ہے۔"

آیت: "کیا ہم واقعی اپنی پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے؟"

یہ آیت کفارِ قریش اور قیامت کے منکرین سے خطاب ہے جو موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ "الحافِرَۃ" کی تفسیر مجاہد نے قبروں سے کی ہے، یعنی زمین میں واپس لوٹایا جانا۔ یہ لفظ "حَفَر" (کھودنا) سے ماخوذ ہے، جیسے کہنا: "فلاں اپنی حافِرَۃ (کھدی ہوئی جگہ) کی طرف لوٹا"، یعنی اپنی اصل حالت۔ مثال کے طور پر محاورہ: "حلیمہ اپنی پرانی عادت کی طرف لوٹ گئی"۔ اسی طرح آیت کا مطلب ہے: "کیا ہم موت کے بعد اپنی پہلی حالت میں واپس آ جائیں گے؟" عربی میں "حافِرَۃ" کسی چیز کے آغاز یا ابتدائی مرحلے کو کہتے ہیں۔ قرآن نے عربوں کی زبان استعمال کی ہے، جو کہتے تھے: "وہ اپنے قدموں کے نشانات کی طرف لوٹا"، یعنی نقطہ آغاز کی طرف۔

(أصل الحافرة أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ أصل ذلك من قولهم: رجع فلان إلى حافرته، بمعنى رجع إلى حاله الأولى التي كان عليها، كما يقولون: عادت حليمة إلى عادتها القديمة، يعني عاد إلى ما كان عليه. رجع في حافرته أي الموضع الذي جاء منه، فالحافرة عند العرب اسم لأول الشيء، وابتداء الأمر، هذا أصله إذاً أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ يكون بهذا الاعتبار، والقرآن جاء بلغة العرب، وهم يعبرون بهذا، كأنه يتبع حفر قدميه في الأرض، هذا الذي رجع من حيث أتى-)

قیامت کی وضاحت:

ابن جریر رحمہ اللہ نے کہا کہ قریش کے کفار جب قیامت کے بارے میں سنتے تو کہتے: "کیا ہم واقعی اپنی پہلی حالت میں زندہ کیے جائیں گے؟" یہی ظاہری معنی ہے، جس کی تائید ابن عباس، قتادہ، اور سدی کے اقوال سے ہوتی ہے۔ یہ تفسیر "حافِرَۃ" کو قبروں سے جوڑنے کے خلاف نہیں، کیونکہ دونوں معنی باہم مربوط ہیں۔ لہٰذا آیت کا مطلب ہے: "کیا ہم واقعی زندہ کیے جائیں گے جبکہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟"

آیت: "جب ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے"

عبارت "إِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً" میں "نَّخِرَةً" کے دو قراءتیں ہیں: "ناکِرۃ" (سڑی ہوئی) اور "نَخِرَۃ"

(کھوکھلی)۔ ابن عباس، مجاہد، اور قتادہ نے اس کی تفسیر ایسی ہڈیوں سے کی ہے جو گل کر کمزور ہو گئی ہوں، جن میں ہوا گزر سکتی ہو۔ کفار استہزا کرتے ہیں: "کیا ہم واقعی زندہ کیے جائیں گے جبکہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟"

آیت: "تو یہ تو بہت گھاٹے کا سودا ہو گا"

محمد بن کعب نے بتایا کہ قریش کہتے تھے: "اگر اللہ ہمیں موت کے بعد زندہ کرے گا، تو ہم ضرور گھاٹے میں رہیں گے۔" اس سے پہلے وہ قیامت کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے: "تو یہ تو بہت گھاٹے کا سودا ہو گا" (النازعات: 12)، یعنی قیامت پر یقین رکھنا ان کے لیے خسارے کا باعث ہو گا۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے "خاسرہ" کی تفسیر "غابنہ" (دھوکے کا سودا) سے کی ہے۔ اللہ نے قیامت کو "یوم التغابن" (باہمی نقصان و نفع کا دن) کہا ہے (التغابن: 9)، جہاں ہر شخص اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھے گا۔

آیت: "یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی"

"یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی" سے مراد ہے کہ قیامت کا واقع ہونا اللہ کے ایک حکم سے آسان ہے۔ بعض مفسرین اسے دوسرے نفخہ (رادفہ) سے جوڑتے ہیں۔ اللہ کا ایک حکم، ایک چیخ، یا ایک صور پھونک سے تمام انسان زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ فرماتا ہے: "یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی، پھر یکایک وہ سب زمین پر کھڑے ہوں گے" (النازعات: 13-14)۔ اس دن اللہ اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم دے گا، اور تمام انسان—گذشتہ اور موجود—اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے، جیسا کہ فرمایا: "جس دن وہ تمہیں پکارے گا، تم اس کی حمد کے ساتھ جواب دو گے، اور تم سمجھو گے کہ تم بس تھوڑی دیر ہی (قبروں میں) ٹھہرے تھے"۔

"تھوڑی دیر کے لیے" (سورۃ بنی اسرائیل: 25)، "ہمارا حکم تو بس ایک ہی جھٹکا ہے، آنکھ جھپکنے کی طرح" (سورۃ القمر: 50)، اور "قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے جیسا ہے، بلکہ اس سے بھی کم" (سورۃ النحل: 77)۔
یہ آیات "یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی" کے معنی کو واضح کرتی ہیں۔

آیت: "اور یکایک وہ سب زمین پر کھڑے ہوں گے"

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "الساھرۃ" کی تفسیر زمین کی سطح سے کی ہے، جیسا کہ سعید بن جبیر، قتادہ، اور ابو صالح نے

بھی کہا۔ بعض دیگر مفسرین جیسے عکرمہ، حسن بصری، ضحاک، اور ابن زید نے اسے زمین کے چہرے (سطح) سے تعبیر کیا۔ مجاہد نے اضافہ کیا کہ یہ لفظ زمین کی گہرائیوں سے سطح تک لانے اور ایک ہموار میدان کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ تمام تقاسیر ایک ہی معنی کی طرف اشارہ کرتی ہیں: "یہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ ہو گی، اور یکایک وہ سب زمین پر کھڑے ہوں گے"، یعنی وہ زندہ ہو کر زمین کی سطح پر کھڑے ہوں گے۔ عرب زمین کو "ساہرۃ" اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ بیداری کی جگہ ہے، جہاں لوگ سوتے اور جاگتے ہیں۔ بعض علماء نے وضاحت کی کہ زمین کو اس کے باشندوں کی صفات (بیداری اور نیند) سے موسوم کیا گیا ہے۔

﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰٓ﴾

وهذا تسلية للنبي صلى الله عليه وسلم؛ أي إن فرعون كان أقوى من كفار عصرك ثم أخذناه، وكذلك هؤلاء. [القرطبي:٢٢/٥٣]

"'کیا تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ہے؟' یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی ہے؛ یعنی فرعون تمہارے زمانے کے کافروں سے زیادہ طاقتور تھا، پھر ہم نے اسے پکڑ لیا، اسی طرح یہ لوگ بھی (پکڑے جائیں گے)۔"

﴿فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰٓ أَن تَزَكَّىٰ﴾

حَثُّهُ على أن يستعد لتخليص نفسه من العقيدة الضالة، التي هي خبث مجازي في النفس فيقبَلَ إرشاد من يرشده إلى ما به زيادة الخير. [ابن عاشور:٣٠/٧٧]

"'تو کہہ، کیا اس بات کی طرف تیرا میلان ہے کہ تو پاکیزہ ہو جائے؟' اس میں اس کو ترغیب دینا ہے کہ وہ اپنی ذات کو گمراہ عقیدے سے نجات دلانے کے لیے تیار ہو، جو نفس میں مجازی خباثت ہے، اور وہ اس کی رہنمائی قبول کرے جو اسے زیادہ خیر کا سبب بننے والی چیز کی طرف رہنمائی کرے۔"

﴿وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ﴾

وتفريع ﴿فتخشى﴾ على ﴿وأهديك﴾ إشارة إلى أن خشية الله لا تكون إلا بالمعرفة؛ قال تعالى: ﴿إنما يخشى الله من عباده العلماء﴾ [فاطر:٢٨]؛ أي: العلماء به، أي: يخشاه

خشية كاملة لا خطأ فيها ولا تقصير. [ابن عاشور:٣٠/٧٧]

'اور میں تجھے تیرے رب کی طرف رہنمائی کروں تاکہ تو ڈرنے لگے۔' 'فتخشى' کو 'وأهديك' پر عطف کرنے سے یہ اشارہ ہے کہ اللہ کا ڈر صرف معرفت کے ساتھ ہی حاصل ہوتا ہے؛ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: 'اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں' یعنی وہ جو اس کو پہچانتے ہیں، یعنی وہ اس سے کامل خوف رکھتے ہیں جس میں نہ خطا ہو نہ کوتاہی۔"

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰٓ﴾

فإن من يخشى الله هو الذي ينتفع بالآيات والعبر، فإذا رأى عقوبة فرعون عرف أن كل من تكبر وعصى وبارز الملك الأعلى عاقبه في الدنيا والآخرة، وأما من ترحلت خشية الله من قلبه فلو جاءته كل آية لم يؤمن بها. [السعدي:٩٠٩]

"'بے شک اس میں اس شخص کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے جو ڈرتا ہے۔' کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہی آیات اور عبرتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، پس جب وہ فرعون کی سزا دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ جو بھی تکبر کرے، نافرمانی کرے، اور بادشاہِ اعلیٰ کا مقابلہ کرے اللہ اسے دنیا اور آخرت میں سزا دیتا ہے، اور جس کے دل سے اللہ کا خوف کوچ کر چکا ہو، اسے اگر ہر نشانی بھی آجائے تو وہ اس پر ایمان نہیں لاتا۔"

موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اور اس کی مناسبت

آیت "کیا تمہیں موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے؟" (النازعات: 15) نبی ﷺ سے خطاب ہے تاکہ توجہ دلائی جائے اور عبرت حاصل کی جائے۔ یہ تعلیم اللہ کی طرف سے ہے، جو غیب کا علم صرف اپنے پاس رکھتا ہے۔ یہ خطاب درحقیقت امت کو بھی متنبہ کرتا ہے کہ وہ غور کریں اور سبق لیں۔

"جب اس کے رب نے اسے مقدس وادی طویٰ میں پکارا" (النازعات: 16) سے مراد وہ لمحہ ہے جب اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو براہ راست خطاب کیا۔ "مقدس وادی" (الواد المقدس) پاک اور متبرک جگہ ہے۔ اللہ کا نام "القدوس" (ہر عیب سے پاک) اس کی پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔

اللہ کا موسیٰ علیہ السلام کو حکم:

"فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے" (النازعات:17)۔ فرعون کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی گئی: "کہو: کیا تم پاک ہونا چاہو گے تاکہ میں تمہیں تمہارے رب کا راستہ دکھاؤں، تاکہ تم ڈرو؟" (النازعات:18-19)۔ لیکن فرعون نے اللہ کی عظیم نشانی دیکھنے کے باوجود انکار کیا اور غرور سے کہا: "میں ہی تمہارا سب سے بڑا رب ہوں" (النازعات:24)۔ نتیجتاً، اللہ نے اسے دنیا اور آخرت دونوں کے عذاب میں گرفتار کیا۔

سورت کے موضوع سے ربط:

موسیٰ اور فرعون کا واقعہ قریش کے کفار کے لیے ایک تنبیہ ہے۔ جس طرح فرعون نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا اور تباہ ہوا، اسی طرح یہ کفار بھی قیامت کے انکار پر سزا کے مستحق ہوں گے۔ یہ واقعہ حق کو رد کرنے والوں کے انجام کی واضح مثال ہے۔

مقدس وادی کی وضاحت:

"مقدس وادی" (الواد المقدس) سے مراد پاکیزہ اور برکت والی جگہ ہے۔ "تقدیس" کا مطلب ہے پاک کرنا۔ اللہ کا نام "القدوس" ہر عیب سے پاکی کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ "السلام" موجودہ اور مستقبل میں سلامتی دینے والا۔

فرعون کی سرکشی اور سزا:

فرعون کے غرور اور انکار کے بعد، اللہ نے اسے دنیا میں غرقاب کیا اور آخرت میں جہنم کی سزا دی۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں (النازعات:26)۔

تزکیہ (پاکیزگی) کا قرآنی تصور:

تزکیہ کا مطلب ہے نفس کو شرک، گناہوں سے پاک کرنا اور ایمان و نیکیوں سے آراستہ کرنا۔ جیسے اللہ کا فرمان: "وہی کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا" (الشمس:9)۔ یہ عمل "تخلیہ" (ناپاکیوں کو دور کرنا) اور "تحلیہ" (نیکیوں سے آراستہ کرنا) پر مشتمل ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد لوگوں کو تزکیہ دینا بھی تھا، جیسا کہ سورۃ الجمعہ:2 میں

ذکر ہے۔

فرعون کی سرکشی اور سزا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور میں تمہیں تمہارے رب کی طرف رہنمائی کروں تاکہ تم ڈرو" (النازعات: 19)، یعنی "تمہیں اپنے رب کی عبادت کی طرف لے چلوں تاکہ تمہارا دل عاجزی اختیار کرے۔" اس کے باوجود کہ فرعون کو "عظیم نشانی" (النازعات: 20) دکھائی گئی—جس کی زیادہ تر مفسرین عصا اور چمکتے ہوئے ہاتھ سے تعبیر کرتے ہیں—اس نے انکار اور نافرمانی کی۔

فرعون کا انکار، غرور، اور جادوگروں کو جمع کر کے موسیٰ کے مقابلے میں لانے جیسے اقدامات اس کی مسلسل سرکشی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے وضاحت کی کہ "وہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے غضب کو دعوت دینے والے کاموں میں مصروف رہا۔" اس میں موسیٰ کے معجزات کو باطل کرنے کی کوششیں بھی شامل تھیں۔

اللہ کی سزا: "پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کی سزا میں گرفتار کیا" (النازعات:25)

یہ سزا تمام ظالموں کے لیے ایک تنبیہ ہے۔

تفسیر اول

بعض علماء کے مطابق "آخرت اور دنیا" سے مراد فرعون کو دینا و آخرت دونوں میں سزا (جہنم اور غرقابی) ہے۔ ابن کثیر اور دیگر قدیم علماء جیسے قتادہ اور حسن بصری نے اس کی تائید کی۔ دیگر تفاسیر میں شامل ہیں:

تفسیر ثانی

❖ "پہلا اور آخری" سے مراد اس کے دو دعووں کی طرف اشارہ ہے:

پہلا دعوی: "میں تمہارا کوئی معبود نہیں جانتا" (القصص:38) اور

دوسرا دعوی "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں" (النازعات:24)۔ یہ تفسیر ابن جریر، ابن عباس، اور مجاہد سے منقول ہے۔

تفسیر ثالث

- "پہلا اور آخری" سے مراد زندگی بھر کی سزا اور موت کے وقت کی سزا ہے۔

نوٹ: ابن کثیر اور اکثر علماء کی رائے میں "آخری" آخرت کی سزا (جہنم) اور "پہلی" دنیا کی سزا (غرقابی) ہے۔

مقدس وادی اور اللہ کی صفات

"مقدس وادی" (الواد المقدس) کو ابن جریر رحمہ اللہ نے "پاک اور برکت والی جگہ" بتایا ہے۔ "تقدیس" کا مطلب پاکیزگی ہے۔ اللہ کا نام "القدوس" ہر عیب سے پاکی کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ "السلام" موجودہ اور مستقبل میں سلامتی دینے والا ہے۔ بعض علماء ان صفات کو وقت کے لحاظ سے تقسیم کرتے ہیں: "القدوس" ماضی میں پاکیزگی، اور "السلام" موجودہ اور مستقبل میں۔

- "طویٰ" وادی کا نام ہے، جیسا کہ اکثر علماء نے تسلیم کیا ہے۔

ان فی ذلک لعبرۃ

تفسیر سعدی سے:

- {إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ} جو اللہ سے ڈرتا ہے وہی آیات اور نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، اور جس کے دل سے اللہ کا خوف نکل جائے، اگر اس کے سامنے ہر نشانی بھی آجائے تو وہ ایمان نہیں لائے گا۔
- چونکہ قیامت کا علم بندوں کے لیے نہ دینی فائدہ رکھتا ہے نہ دنیاوی، بلکہ اس کا چھپا رہنا ہی ان کے لیے بہتر ہے، اس لیے اللہ نے اس علم کو تمام مخلوق سے چھپا لیا اور اسے صرف اپنے پاس رکھا۔ (تفسیر سعدی)

قیامت کے منکروں کے لیے اللہ کا استدلال

اللہ فرماتا ہے: "کیا تمہاری تخلیق زیادہ مشکل ہے یا آسمان کی؟ جسے اس نے بنایا" (النازعات: 27)۔ یہ قیامت کے انکار کرنے والوں کے خلاف دلیل ہے، جو اللہ کے لیے مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کو ظاہر کرتی ہے۔ آسمانوں کی تخلیق، ان کے وسعت اور پیچیدگی کے ساتھ، انسان کی تخلیق سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ دیگر آیات جیسے "آسمانوں اور زمین کی تخلیق انسانوں کی تخلیق سے بڑی ہے" (غافر: 57) اور "کیا وہ جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا ہے، ان

جیسوں کو پیدا کرنے پر قادر نہیں؟ ہاں، اور وہ جاننے والا خالق ہے" (یٰسین: 81) اس کی تائید کرتی ہیں۔

اللہ آسمان کی تخلیق کو اپنی قدرت کی نشانی بتاتے ہوئے فرماتا ہے:

- "اس کی بلندی کو بلند کیا اور اسے درست کیا" (النازعات: 28) سے مراد آسمان کی بلندی اور اس کا مضبوط ساخت۔
- "اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کی روشنی کو نکالا" (النازعات: 29) رات اور دن کے بدلاؤ پر زور دیتا ہے۔ ابن جریر نے وضاحت کی کہ آسمان کو کامل طور پر بنایا گیا، بغیر کسی نقص کے۔

زمین کی تیاری

"اور اس کے بعد زمین کو پھیلایا" (النازعات: 30) سے مراد زمین کو رہائش کے قابل بنانا۔ ابن عباس کے مطابق زمین آسمان سے پہلے بنائی گئی، لیکن اسے پھیلانا آسمان کی تعمیر کے بعد ہوا۔ اس میں زمین کے وسائل جیسے:

- "اس سے پانی اور چارہ نکالا" (النازعات: 31) چشمے اور نباتات۔
- "اور پہاڑوں کو مضبوطی سے گاڑ دیا" (النازعات: 32) زمین کو stabilize کرنا۔
- یہ سب "تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے رزق" (النازعات: 33) کے طور پر بنایا گیا، جو قیامت تک انسانی اور حیوانی فائدے کے لیے ہے۔

عظیم ترین ہنگامہ

"پھر جب سب سے بڑا ہنگامہ آئے گا" (النازعات: 34) سے مراد قیامت کا دن ہے، جسے "الطامۃ الکبریٰ" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تمام واقعات کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اسے "طامۃ" اس لیے کہا گیا کہ یہ ہر مصیبت پر چھا جاتا ہے، اور "کبریٰ" (سب سے بڑا) کی صفت اس کی ہولناکی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دوسرے صور (نفخہ) سے وابستہ ہے، جو تمام انسانوں کے اٹھائے جانے کا اشارہ ہے۔

﴿ءَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ ٱلسَّمَآءُ ۚ بَنَىٰهَا (٢٧) رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّىٰهَا (٢٨) وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَىٰهَا (٢٩) وَٱلْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَىٰهَآ (٣٠) أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعَىٰهَا (٣١)

وَٱلْجِبَالَ أَرْسَىٰهَا (٣٢) مَتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ﴾

يقول تعالى مبيناً دليلاً ـ واضحاً ـ لمنكري البعث ومستبعدي إعادة الله للأجساد: ﴿أأنتم﴾ أيها البشر ﴿أشد خلقاً أم السماء﴾ . . . فالذي خلق السماوات العظام وما فيها من الأنوار والأجرام، والأرض الكثيفة الغبراء وما فيها من ضروريات الخلق ومنافعهم لا بد أن يبعث الخلق المكلفين، فيجازيهم على أعمالهم، فمن أحسن فله الحسنى، ومن أساء فلا يلومن إلا نفسه؛ ولهذا ذكر بعد هذا قيام الساعة ثم الجزاء. [السعدي: ٩٠٩]

"'کیا تمہارا پیدا ہونا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا؟ اس نے اسے بنایا۔ اس کی چھت کو بلند کیا پھر اسے درست کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کی دن کی روشنی نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اس سے اس کا پانی اور اس کی چراگاہ نکالی۔ اور پہاڑوں کو اس میں جما دیا۔ (یہ سب) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لیے۔'

اللہ تعالیٰ یہاں بعث کے منکروں اور جسموں کی دوبارہ پیداوار کو بعید سمجھنے والوں کے لیے واضح دلیل بیان فرمارہا ہے: 'کیا تم' اے انسانو، 'زیادہ سخت پیدا کیے گئے ہو یا آسمان؟'... پس وہ ذات جس نے عظیم آسمانوں کو پیدا کیا اور ان میں روشنیوں اور سیاروں کو رکھا، اور اس نے گھنی، مٹیالی زمین کو پیدا کیا اور اس میں مخلوق کے لیے ضروریات اور ان کے فائدے رکھے، وہ ضرور ہی مکلف مخلوق کو دوبارہ اٹھائے گا، پھر ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا دے گا؛ جس نے نیکی کی اس کے لیے بہترین بدلہ ہے، اور جس نے برائی کی وہ اپنے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرے؛ اسی لیے اس کے بعد قیامت کے قائم ہونے اور جزا کا ذکر فرمایا۔"

تفسیر قرطبی: سورۃ نازعات، آیت 34 کا معنی

اس کے قول "فإذا جاءت الطامة الكبرى" کا معنی ہے: "یعنی وہ بڑی سخت آفت"، اور اس سے مراد دوسری پھونک (نفخہ) ہے جس کے ساتھ بعث (اٹھنا) ہوگا، یہ قول ابن عباس کی ایک روایت کے مطابق ہے، اور یہی حسن کا قول ہے۔

اور ابن عباس اور ضحاک رحمہما اللہ کے نزدیک: قیامت مُراد ہے، اس کو اس وجہ سے طامہ کہا گیا کہ وہ ہر چیز پر غالب آجائے گی، اس کے سوا ہر چیز پر چھا جائے گی، اس کی ہولناکی کی وجہ سے؛ یعنی ہر چیز کو پلٹ دے گی۔

ان کے اقوال میں کہا گیا ہے: "جری الوادي فطم علی القری" (جب وادی بہتی ہے تو چھوٹے گاؤں کو بہالے جاتی ہے)

مبرد کے مطابق: عرب میں "طامہ" اس مصیبت کو کہتے ہیں جو برداشت نہ کی جا سکے، اور غالباً یہ لفظ اس قول سے لیا گیا ہے: "طم الفرس طميماً" جب گھوڑا پوری قوت سے دوڑے، اور "طم الماء" جب پانی نہر کو لبریز کر دے۔

ایک اور قول: یہ اس سے لیا گیا کہ "طم الصيل الرّكية" مطلب یہ کہ سیلاب نے کنویں کو ڈھانپ دیا یعنی دفن کر دیا، اور الطم کا معنی دفن اور بلندی ہے۔

قاسم بن ولید الہمدانی نے کہا: "الطامة الكبرى" وہ وقت ہے جب اہل جنت کو جنت کی طرف اور اہل دوزخ کو دوزخ کی طرف روانہ کیا جائے گا۔

اور مجاہد کا قول بھی یہی ہے۔

سفیان نے کہا: وہ گھڑی جب اہل دوزخ کو فرشتوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

یعنی وہ مصیبت جو حد سے بڑھ گئی اور انتہائی عظیم ہو گئی۔

کہا گیا:

ان بعض الحب يعمى ويصم
وكذلك البغض أدهى وأطم

تفسیر قرطبی کا اقتباس ختم ہوا

عظیم ہنگامے کے نتائج

قیامت کے دن لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔

سرکش اور نافرمان:

"اور جو کوئی حد سے بڑھا اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے" (النازعات: 37-39)۔ یہ

وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو جھٹلایا اور اللہ کی اطاعت پر دنیاوی لذتوں کو ترجیح دی۔

پرہیزگار اور متقی:

"اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا، تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے" (النازعات:40-41)۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے ڈر کر گناہوں سے پرہیز کیا۔

عظیم ہنگامے کی تشریح

بعض علماء کے مطابق آیت "فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ" کا ضمنی جواب یہ ہے: "تو اس دن ہر شخص اپنے اعمال کا مشاہدہ کرے گا" یا "جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں داخل ہوں گے"۔ قیامت وہ دن ہے جہاں ہر چیز عیاں ہوگی، اور ہر شخص اپنے انجام کو پہنچے گا۔

یادداشت اور حساب کا دن

"جس دن انسان اپنی کوششوں کو یاد کرے گا" (النازعات:35) سے مراد وہ دن ہے جب ہر شخص اپنے نیک یا بد اعمال کو یاد کرے گا، جیسا کہ فرمایا: "اس دن انسان کو یاد آئے گا، مگر اس یاد کا کیا فائدہ؟" (الفجر:23)۔ لفظ "سعی" (کوشش) سے مراد ہے کہ انسان چاہے اللہ کی اطاعت میں لگا ہو یا نافرمانی میں، جیسے فرعون نے "سرکشی میں دوڑ لگائی" (النازعات:22-23)۔

جہنم کا عیاں ہونا

"اور جہنم کو سب کے سامنے لایا جائے گا" (النازعات:36) سے مراد ہے کہ جہنم کو کھول کر دکھا دیا جائے گا، جو ہر کسی کے لیے خوفناک منظر ہوگا۔ یہ اس آیت کی تصدیق کرتا ہے: "تم میں سے ہر شخص جہنم تک پہنچے گا، یہ تمہارے رب کا حتمی فیصلہ ہے" (مریم:71)۔ جہنم کی ہولناکی کو اس کے شعلوں اور زنجیروں سے بیان کیا گیا ہے، جہاں ہر زنجیر کو 70,000 فرشتے کھینچیں گے۔

دو انجام

سرکشوں کا انجام:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے احکام کو ٹھکرا کر دنیا کو ترجیح دی۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا، جہاں "زقوم" (کڑوا درخت) ان کی خوراک اور "حَمِیم" (کھولتا پانی) ان کا مشروب ہوگا۔

تفسیر ابن عثیمین سے:

- ﴿وآثر الحياة الدنيا﴾ یعنی اس نے دنیا کو اللہ کی اطاعت پر ترجیح دی، مثال کے طور پر: اگر فجر کی اذان ہو اور وہ نماز پر نیند کو ترجیح دے، یا اگر اسے کہا جائے اللہ کو یاد کرو تو وہ فضول باتوں کو اللہ کے ذکر پر ترجیح دے، وغیرہ۔
- طغیان: یہ کہ انسان اللہ کی عبادت نہ کرے۔
- موسیٰ کی کہانی میں بہت سی عبرتیں ہیں، اگر کوئی ہر سورت کی آیات سے اس کہانی کو جمع کرے اور اس سے عبرتیں نکالے تو یہ بہت اچھا ہوگا۔
- جنت کو انسان موت سے پہلے بھی پالیتا ہے (بشارت)، جب موت کا وقت آتا ہے اور فرشتے نفس کو نکلنے کی دعوت دیتے ہیں: اے مطمئن نفس! اللہ کی رضا کی طرف نکل، اور نفس کو جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔
- تمہیں چاہیے کہ جتنا ہو سکے استغفار زیادہ کرو، کیونکہ استغفار ہر غم سے نجات اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ ہے۔
- میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کی نگرانی اور کثرتِ استغفار اور نفس کا محاسبہ کرتے رہو، تاکہ موت اچانک آجائے تو ہم تیار ہوں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ اچھا کرے۔ (تفسیر ابن عثیمین)

متقیوں کا انعام:

یہ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے خوف سے اپنے نفس کو گناہوں سے روکا۔ ان کی آخرت جنت ہے، جہاں انہیں ابدی نعمتیں ملیں گی۔

یہ آیات انسان کو اس عظیم دن کے لیے تیاری کی تلقین کرتی ہیں، تاکہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے اور اللہ کی رضا کی طرف رجوع کرے۔

اللہ کا خوف

"اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا" (النازعات:40) سے مراد اللہ کے سامنے پیشی اور اس کے حساب کا خوف ہے، جو انسان کو توبہ، اصلاح اور دنیا میں ضبطِ نفس پر اُبھارتا ہے۔

بعض علماء جیسے مجاہد کے نزدیک یہ خوف دنیا میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی شعوری کیفیت ہے کہ اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے، جو انسان کو گناہوں سے روکتا ہے۔ ابن کثیر نے وضاحت کی کہ دنیا میں یہ خوف انسان کو توبہ اور حساب کے لیے تیاری پر آمادہ کرتا ہے۔

ابن القیم نے کہا: "اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف، اس کی نگرانی کا احساس، اس کی قدرت اور ربوبیت دل میں عاجزی پیدا کرتی ہے۔ جتنا زیادہ انسان اس کا خیال رکھے، اتنی زیادہ اس کے دل میں عظمت و خشیت پیدا ہوتی ہے۔"

یہ خوف احسان کے تصور سے جڑا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو جان لے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔"

قیامت اور اس کا علم

"وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہو گی؟" (النازعات:42) سے مراد یہ ہے کہ کفار نبی ﷺ سے بار بار قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ یہ سوال دو طرح کے تھے:

مذاق اور انکار:

کفار قیامت کے بارے میں سوال کرتے تو اس کا مذاق اُڑاتے اور اس کا انکار کرتے۔ جیسے: "جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لیے جلدی مچاتے ہیں" (الشوریٰ:18)

سنجیدہ جستجو:

مومن اس کے بارے میں فکر اور تیاری کے لیے پوچھتے تھے۔ اس کی مثال جبرائیل علیہ السلام کا نبی ﷺ سے سوال ہے: "قیامت کب آئے گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔"

آیت میں ہے: "تمہیں اس کا ذکر کرنے کا کیا حق ہے؟ اس کا علم تو تیرے رب ہی کے پاس ہے" (النازعات: 43-44)۔ یعنی قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، حتیٰ کہ نبی ﷺ کو بھی اس کا وقت نہیں معلوم۔

دنیا کی عارضی حیثیت

- "جس دن وہ اسے دیکھیں گے تو انہیں یوں لگے گا جیسے وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی صبح تک رہے تھے" (النازعات:46)۔
- ابن عباس نے وضاحت کی کہ 'عشیہ' سے مراد دوپہر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے اور 'ضحی' سے مراد طلوع آفتاب سے دوپہر تک کا وقت ہے۔
- یہ احساس اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی نہایت مختصر اور بے وقعت ہے، اور اسی لیے انسان کو اس دن کی تیاری میں جلدی کرنی چاہیے۔

﴿وَبُرِّزَتِ ٱلۡجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ﴾

الظاهر أن تبرز لكل راء فأما المؤمن فيعرف برؤيتها قدر نعمة الله عليه بالسلامة منها وأما الكافر فيزداد غما إلى غمه وحسرة إلى حسرته. [الشوكاني:٥/٣٨٠]

"'اور دوزخ کو ہر دیکھنے والے کے سامنے لا کر ظاہر کیا جائے گا۔' ظاہر بات یہ ہے کہ وہ ہر دیکھنے والے کے سامنے لائی جائے گی؛ تو مؤمن جب اسے دیکھے گا تو اس سے اپنی سلامتی پر اللہ کی نعمت کی قدر پہچانے گا، اور کافر کے لیے اس کے غم پر غم اور حسرت پر حسرت بڑھ جائے گی۔"

﴿إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخۡشَىٰهَا﴾

أي: إنما بعثت لتنذر بها، وليس عليك الإخبار بوقتها، وخص الإنذار بـ﴿من يخشاها﴾؛ لأنه هو الذي ينفعه الإنذار. [ابن جزي:٢/٥٣٥]

"'بے شک آپ تو صرف اسی کو ڈرانے والے ہیں جو اس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔' یعنی آپ کو تو صرف اس کے ذریعے ڈرانے کے لیے مبعوث کیا گیا ہے، ان کے ذمہ اس کے وقت کی خبر دینا نہیں، اور ڈرانے کو خاص ان کے ساتھ

کیا گیا ہے ’جو اس سے ڈرتے ہیں‘؛ کیونکہ اسی کو ڈرانا فائدہ دیتا ہے۔"

فتح القدیر اور احسن البیان سے چند نکات:

1. ۔ یہ نفخئہ اولیٰ ہے جسے نفخئہ فنا کہتے ہیں، جس سے ساری کائنات کانپ اور لرز اٹھے گی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔
2. ۔ یہ دوسرا نفخہ ہو گا، جس سے سب لوگ زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں گے۔ یہ دوسرا نفخہ پہلے نفخہ سے چالیس سال بعد ہو گا۔
3. ۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے واپسی پر آگ کی تلاش میں کوہ طور پر پہنچ گئے تھے تو وہاں ایک درخت کی اوٹ سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا، جیسا کہ تفصیل سورہ طٰہٰ کے آغاز میں گزری۔
4. ۔ یعنی اس نے ایمان و اطاعت سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ زمین میں فساد پھیلائے اور موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی سعی کرتا رہا، چنانچہ جادوگروں کو جمع کر کے ان کا مقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کرایا تاکہ موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا ثابت کیا جا سکے۔
5. ۔ یعنی اللہ نے اس کی ایسی گرفت فرمائی کہ اسے دنیا میں آئندہ آنے والے فرمانوں کے لئے نشان عبرت بنا دیا اور قیامت کا عذاب اس کے علاوہ ہے، جو اسے وہاں ملے گا
6. ۔ یا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور کفار مکہ کو تنبیہ ہے کہ اگر انہوں نے گزشتہ لوگوں کے واقعات سے عبرت نہ پکڑی تو ان کا انجام بھی فرعون کی طرح ہو سکتا ہے۔
7. ۔ یہ کفار مکہ کو خطاب ہے اور مقصود تنبیہ ہے کہ جو اللہ اتنے بڑے آسمانوں اور ان کے عجائبات کو پیدا کر سکتا ہے، اس کے لئے تمہارا دوبارہ پیدا کرنا آسمان بنانے سے زیادہ مشکل ہے۔
8. ۔ یعنی قیامت کب واقع اور قائم ہو گی؟ جس طرح کشتی اپنے آخری مقام پر پہنچ کر لنگر انداز ہوتی ہے اسی طرح قیامت کے واقع کا صحیح وقت کیا ہے؟

9. ۔یعنی آپ کا کام صرف انذار (ڈرانا) ہے، نہ کہ غیب کی خبریں دینا، جن میں قیامت کا علم بھی ہے جو اللہ نے کسی کو بھی نہیں دیا۔

گیارھواں حصہ

(سورۃ النازعات کے اہم اسباق)

سورۃ سے حاصل ہونے والے اسباق

آخر میں، ہم ہر سورۃ سے سیکھے جانے والے اسباق پر گفتگو کریں گے۔ یہ اسباق—جن کی تعداد 4,000 سے زیادہ ہے—عملی نوعیت کے ہیں اور قرآن کی تعلیمات کو ہماری روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ اسباق کتاب "اہداف واسباقِ قرآن" از ارشد بشیر مدنی سے لیے گئے ہیں۔

سورۃ النازعات کے بعض موضوعات

- ❖ قیامت کے قیام اور اس کی ہولناکیاں اور اس دن مشرکوں کی عبرتناک حالتیں (1-14)
- ❖ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے ساتھ اور فرعون کا انجام (15-26)
- ❖ قدرت الٰہیہ کے مظاہر (27-33)
- ❖ قیامت کا وقوع اور کافروں کا ٹھکانہ (34-39)
- ❖ متقین کا ٹھکانہ (40-41)
- ❖ قیامت کے آنے کا وقت صرف اللہ کو ہے (42-46)

سورۃ النازعات کے بعض اسباق

- ❖ یہ مشرکوں کے لیے تنبیہ ہے جو تکبر اور اعراض کی وجہ سے نبی کو جھٹلا رہے ہیں۔
- ❖ اللہ تعالی فرما رہا ہے کہ یہ کفار قریش کافی کمزور ہیں، ان سے طاقتور افراد و اقوام کا اس نے خاتمہ کر دیا ہے۔
- ❖ قیامت کا وقت اللہ کو معلوم ہے نبی تو فقط اس سے خبردار کرنے والے ہیں۔
- ❖ جزا و سزا کے لیے روزِ جزا کا آنا ایک لازمی امر ہے۔
- ❖ انسان جب بھٹکتا ہے تو ابلیس اور جن سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے، ابلیس لاکھ کفر کے باوجود "رب انظرني" کہا جبکہ فرعون نے کہا "انا ربكم الاعلي"۔
- ❖ انسان جب اچھا اور نیک ہو جاتا ہے تو وہ "خير البرية" یعنی فرشتوں سے بھی اونچا مقام پا لیتا ہے۔ اس

لیے کہ آدم - باذن اللہ - مسجود ملائکہ تھے۔

- ❖ قیامت کے بارے میں اشکالات کے جوابات دیے گئے۔ 12 آیات میں فرعون کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے۔ اس کے بعد 7 آیات نعمت / 12 آیات سبب تکذیب، طغیان نفس / نہی النفوس الھوی / ان سب امور سے متعلق سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔
- ❖ مخلوقات کی قسم کھانا صرف اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جس کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے لیکن مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں اس لیے کہ قسم عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کی ہونی چاہیے۔
- ❖ بعث بعد الموت کے عقیدہ کو ثابت کیا گیا۔
- ❖ قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے کہ جس کی شروعات صور پھونکنے سے ہوتی ہے پھر اس کے بعد بقیہ ہولناکیاں ایک کے بعد ایک واقع ہوں گی۔
- ❖ انبیاء کے واقعات کے ذریعہ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی اور ان کے اقوام کا بھی ذکر کیا گیا تاکہ ان کے حالات سے عبرت حاصل کی جائے۔
- ❖ قیامت کے دن مومنوں کا بدلہ جنت ہے اور کافر کا بدلہ جہنم ہے جو کہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔
- ❖ قیامت کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اس کا علم نہ تو کسی مقرب فرشتہ کو ہے نہ کسی نبی کو ہے اور یہ غیب کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔
- ❖ زندگی کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو لیکن آخرت کے مقابلے میں بہت ہی مختصر اور قلیل ہے۔
- ❖ تکبر کفار کی طبیعتوں کا حصہ ہے۔

مناسبت / لطائف التفسیر

- ❖ تاریخی مثال اور مشاہداتی مثال ہر دو کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اسی آیات کونیہ وآیات شرعیہ ہر دو کا تذکرہ ہے۔

آیات اور حدیث

آیت:1 - كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَىٰهَا (نازعات:۴۶)

ترجمہ: جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں ۔

حدیث 1:

عن أبي هريرة– رضي الله عنه – أن النبي– صلى الله عليه وسلم – قال: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ"(صحيح مسلم:987)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق ادا نہیں کرتا اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا اور ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔

حدیث 2:

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ " . قَالَ أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلاَتِي فَقَالَ " مَا شِئْتَ " . قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ النِّصْفَ . قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ

. قَالَ " مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ " . قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلاَتِي كُلَّهَا . قَالَ " إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ " . (السنن الترمذي : 2457) .

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑکھڑانے والی آگئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آلگی ہے، موت اپنی فوج لے کر آگئی ہے۔ موت اپنی فوج لے کر آگئی ہے"، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت صلاۃ (درود) پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو" ، میں نے عرض کیا چوتھائی؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے"، میں نے عرض کیا: آدھا؟ آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا دو تہائی؟" آپ نے فرمایا: "جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، میں نے عرض کیا: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟۔ آپ نے فرمایا: "اب یہ درود تمہارے سب غموں کے لیے کافی ہو گا اور اس سے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

حدیث 3:

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ رضى الله عنه ـ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ " بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ". (صحيح البخاري : 4936)

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہا آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میں ایسے وقت میں مبعوث ہوا ہوں کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف ان دو کے برابر فاصلہ ہے۔

ان گیارہ حصوں کے ذریعے، اس سلسلے کا مقصد ہمیں قرآن سے بامعنی طور پر جوڑنا ہے۔ یہ روایتی علم کو جدید بصیرت کے ساتھ یکجا کرتا ہے، جو ہمیں اس کے لازوال پیغام پر غور و فکر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ سفر ہمیں ترغیب دینے، تعلیم دینے اور اللہ کے قریب کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

عمومی معلومات

مختلف مباحث وعناوینِ سورہ پر سیر حاصل معلومات اور سورۃ سے متعلق مخالف اسلام اسرائیلیات پر رد و موضوع اَحادیث وغیر منجبر ضعیف اَحادیث پر رد اور رد باطل عقائد و نظریات وشبہات در لغت واسلامی موضوعات اور اسی طرح جدید ریسرچ پر مبنی شبہات کا تفصیلی رد

ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا:((عن علي قال: لما خلق الله الأرض...))

النص العربي:

(("لما خلق الله الأرض قمصت وقالت: تخلق عَلَيّ آدم وذريته . . . فأرساها الله بالجبال . . . وكان أول قَرَار الأرض كلحم الجزور إذا نحِر، يختلج لحمه."))

- ❖ یہ خبر بہت ہی غریب ہے۔
- ❖ (النازعات:32)

ترجمہ:"جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو اس نے ہلچل کی اور کہا: کیا تو میرے اوپر آدم اور اس کی نسل کو پیدا کرے گا جو مجھ پر گناہ کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پہاڑوں سے ثابت قدم کر دیا۔" ختم شد(ابن کثیر نے جن اسانید کو ضعیف کہا)

ضعیف روایت

((عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ:" اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ، وسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)) [31]

[31] (سنن ترمذي، كتاب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ

ام المؤمنین عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سکرات کے عالم میں تھے، آپ کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں پانی تھا، آپ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے پھر اپنے چہرے پر ملتے اور فرماتے: "اللهم أعني على غمرات الموت أو سكرات الموت"، "اے اللہ! سکرات الموت میں میری مدد فرما"۔()

Aishah narrated:I saw the Messenger of Allah while he was dying. He had a cup with water in it, he put his hand in the cup then wiped his face with the water, then said: 'O Allah! Help me with the throes of death and the agony of death'".

مقالہ 1

ابن خلدون اور جدید سماجیات: فرعون کے خاندان کا زوال

ابن خلدون کے نظریات کی عصری سماجیات سے مطابقت:

ابن خلدون کے تہذیبوں کے عروج وزوال کے انقلابی نظریات، خاص طور پر "عصبیت" (اجتماعی یکجہتی) کا تصور،

الْمَوْتِ: 978، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. قال الشيخ الألباني: ضعيف، ابن ماجة (1623) // ضعيف سنن ابن ماجة برقم (357)، المشكاة (1564)، ضعيف الجامع الصغير (1176)

(سنن ترمذی/کتاب: جنازہ کے احکام ومسائل/باب: موت کے وقت کی سختی کا بیان۔ حدیث نمبر: 978، امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنن ابن ماجہ/الجنائز 64 (1623)، (تحفۃ الأشراف: 17556) اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن سرجس مجہول الحال راوی ہیں، شیخ البانیؒ نے ابن ماجۃ (1623) //ضعیف سنن ابن ماجۃ برقم (357)، المشکاۃ (1564)، ضعیف الجامع الصغیر (1176) //میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا)

.(Jami` at-Tirmidhi , The Book on Jana"iz (Funerals), Chapter: What Has Been Related About The Severity Of Death, Hadith No: 978)

فرعون جیسے خاندانوں کے زوال کو سمجھنے کا ایک گہرا فریم ورک پیش کرتے ہیں۔ ابن خلدون کے مطابق، حد سے زیادہ ظلم معاشرے کے اخلاقی اور سماجی تانے بانے کو کمزور کرتا ہے، جس سے اجتماعی یکجہتی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ داخلی انتشار اور بیرونی حملوں کا باعث بنتا ہے۔

قرآن میں فرعون کی داستان انہی موضوعات کو اجاگر کرتی ہے—اس کا تکبر، ظلم، اور الٰہی ہدایت کا انکار اس کے زوال کی کلیدی وجوہات ہیں۔ یہ ابن خلدون کے ان زوروں کی عکاسی کرتا ہے جو تہذیب کی بقا کے لیے اخلاقی سالمیت اور اجتماعی اتحاد کو ضروری قرار دیتے ہیں۔

تحقیقی اداروں کے حوالے:

ابن خلدون سنٹر فار ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ، مصر: جدید سماجی و سیاسی تناظر میں ابن خلدون کے نظریات کی مطابقت پر تحقیق کرتا ہے۔

الفرقان اسلامک ہیریٹیج فاؤنڈیشن، UK: ابن خلدون کے فلسفیانہ بصیرتوں اور ان کے عصری اطلاق پر کام شائع کرتی ہے۔

قرآن کا سائنسی نقطہ نظر: "دَحَاهَا" اور زمین کی شکل

سائنسی تشریح:

قرآن میں لفظ "دَحَاهَا" کو عام طور پر "پھیلانا" یا "شکل دینا" کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ یہ تصور جدید سائنسی دریافتیں جیسے زمین کی بیضوی شکل (Oblate Spheroid) سے ہم آہنگ ہے۔ "شتر مرغ کے انڈے" جیسی تشبیہ زمین کی ہموار گولائی کو بیان کرتی ہے، جو زمین کے گردشی قوتوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ جدید ارضیات بھی قرآن کے بیان کی تائید کرتی ہے کہ زمین ایک کائیٹک (آتش فشانی) حالت سے ایک مستحکم شکل میں تبدیل ہوئی۔

تحقیقی اداروں کے حوالے:

ICESCO (اسلامی ورلڈ ایجوکیشنل آرگنائزیشن): قرآن کو جدید سائنس سے جوڑنے والے بین الضابطہ مطالعات کو فروغ دیتا ہے۔ ناسا ارتھ سائنس ڈویژن: زمین کی طبیعیاتی خصوصیات پر تحقیق پیش کرتا ہے جو قرآن کے بیانات سے مطابقت رکھتی ہے۔

اضافی وسائل

"ابن خلدون کی تاریخ کا فلسفہ" از چارلس اساوی:

پرنسٹن یونیورسٹی پریس کی جانب سے شائع، یہ کتاب حکمرانی، اخلاقیات اور اجتماعی یکجہتی کو تہذیبوں کے عروج و زوال کا کلیدی عامل قرار دیتی ہے۔

"قرآن اور سائنس: ہم آہنگ یا متصادم؟" از مورس بوکائل:

اس کتاب میں الجیولوجی، فلکیات اور حیاتیات کی جدید دریافتیں قرآن کے سائنسی بیانات سے ہم آہنگ دکھائی گئی ہیں۔ الازہر یونیورسٹی، قاہرہ کے تعاون سے شائع ہوئی۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT):

ابن خلدون جیسے اسلامی فلسفیانہ تصورات کو جدید سماجیات اور سائنسی تفسیرات کے ساتھ مربوط کرنے پر کام کرتا ہے۔ یہ مطالعہ قرآن کی گہرائی اور ابن خلدون کے سماجی اصولوں کو جدید تناظر میں سمجھنے کا ایک جامع ذریعہ ہے۔

مقالہ 2

مراتب دین

دین کے تین درجے ہیں۔

(1) اسلام (2) ایمان (3) احسان

اور پھر ان تینوں میں سے ہر ایک درجے کے کچھ ارکان ہیں

قَالَ (جِبْرِيْلُ) : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ.[۳۲]

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے پوچھا: یارسول اللہ! اسلام کسے کہتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) کا اقرار کرو، نماز پابندی سے بتعدیل ارکان ادا کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج بھی کرو۔

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔

اس کے بعد اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو، تقدیر الٰہی کو یعنی ہر خیر وشر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔

اس شخص (جبریل علیہ السلام) نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔

پھر کہنے لگا احسان کسے کہتے ہیں؟

---

[32] [صحیح البخاري:50، صحیح مسلم:8]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

ارکان اسلام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔"

1) شہادتین: "گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

2) اقامت صلاۃ: "نماز قائم کرنا: "یعنی اسے اس کی تمام شروط، ارکان اور واجبات کے ساتھ خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔

3) صوم رمضان: "رمضان کے روزے رکھنا": روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہر ایسی چیز سے جو روزے توڑنے والی ہو فجر سے لیکر غروب آفتاب تک رکے رہنا۔

4) ادائے زکاۃ: "زکاۃ دینا": یہ اس وقت فرض ہوتی ہے جب کوئی مسلمان 85 گرام سونے یا اس کے مساوی نقدی (ایک قول کے مطابق) کا مالک ہو جائے اس پر سال گذرنے سے اڑھائی فیصد (2/21٪) ادا کرنا ضروری ہے اور نقدی سمیت ہر چیز میں اس کی مقدار معین ہے۔

5) حج: "بیت اللہ کا حج کرنا:" ہر اس شخص کے لیے فرض ولازم ہے جو صحت اور مالی اعتبار سے وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

(ملاحظہ فرمائیں: صحیح بخاری: 8)

ارکان ایمان

ایمان کے درج ذیل ارکان ہیں:

- اللہ تعالی پر ایمان لانا: یعنی اللہ تعالی کے وجود، اس کی صفات، عبادت، دعا اور حکم میں اس کی وحدانیت پر ایمان لانا۔
- فرشتوں پر ایمان لانا: جو نوری مخلوق ہیں اور اللہ تعالی کے احکام نافذ کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

❖ اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا: یعنی تورات، انجیل، زبور اور قرآن پر۔

❖ اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا: جن میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور آخر میں محمد ﷺ ہیں۔

❖ آخرت کے دن پر ایمان لانا: یعنی قیامت کے دن پر، جو لوگوں کے اعمال کے محاسبے اور جزا کا دن ہے۔

❖ اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا: یعنی جائز اسباب اپناتے ہوئے ہر انسان کو اچھی یا بری تقدیر پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم:8)

احسان کا ایک ہی رکن ہے۔

احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: صحیح مسلم:8، الاصول الثلاثۃ- شیخ محمد بن عبد الوہاب صفحہ:9)

اسلام کا کیا معنی ہے؟

❖ توحید کے ساتھ اللہ تعالی کے سامنے سرنگوں ہونا، اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا، اور شرک سے نکلنا اسلام کہلاتا ہے۔

❖ اللہ تعالی کا ارشاد ہے(وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ)"اس سے اچھا کون دین دار ہوگا جو اللہ کے لیے سر تسلیم خم کردے"(النساء:125)

❖ نیز فرمایا:(وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّـهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ)"جو اللہ کی طرف اپنے چہرے (گردن) کو جھکادے، اور وہ اس میں مخلص ہو، تو اس نے مضبوط دستہ اپنی مٹھی میں تھام لیا"(لقمان:22)

❖ نیز فرمان الہی ہے: (فَإِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ)"تمہارا معبود ایک ہی ہے، اسی کے آگے سر خم کرو، اور اے میرے نبی، آپ اطاعت گذاروں کو خوشخبری سنادیجئے"۔(

الحج:34)

(ملاحظہ فرمائیں: مجموع فتاوی ورسائل الشیخ محمد صالح العثیمین:1/47-48)

جب اسلام بولا جائے تو پورے دین کو محیط ہوتا ہے، اس کی کیا دلیل ہے؟

اس کی دلیل مندرجہ ذیل آیت ہے: (إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّـهِ الْإِسْلَامُ)"اللہ کے یہاں دین صرف اسلام ہے"[33]

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:(بدأ الإسلام غريبا وسيعود غريبا كما بدأ)"دین اسلام اجنبیت کے ساتھ شروع ہوا، اور جس اجنبیت سے شروع ہوا تھا اسی طرح پھر سے اجنبی بن جائے گا"۔[34]

نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:(أفضل الاسلام إيمان بالله)"افضل اسلام اللہ پر ایمان لانا ہے۔[35]

(ملاحظہ فرمائیں: مجموع فتاوی ورسائل الشیخ محمد صالح العثیمین:1/47-48)

ایمان کی تعریف

لغۃً ایمان کا معنی تصدیق کے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایمان "امن" سے مشتق ہے جس میں اطمینان اور قرار پایا جاتا ہے، اور یہ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب دل میں تصدیق اور انقیاد گھر کر جائیں۔(الصارم المسلول: صفحہ 519)

اصطلاح میں ایمان پانچ نون کا نام ہے:

1) التصدیق بالجنان (قلب سے تصدیق)
2) اقرار باللسان (زبان سے اقرار)

---

[33] آل عمران:19

[34] مسلم:145، ابن ماجہ:3986

[35] یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جسے امام احمد نے:4/114 میں نیز ابن ابی شیبہ نے کتاب الایمان میں روایت کی ہے، علامہ البانی نے (الصحیحۃ:2/551) میں اس کی تقویت کے بہت سے شواہد ذکر کئے ہیں۔

3) العمل بالارکان (اعضاء سے عمل)

4) یزید بطاعۃ الرحمن (رحمن کی اطاعت سے بڑھتا ہے)

5) ینقص بطاعۃ الشیطان (شیطان کی اطاعت سے گھٹتا ہے)

(ملاحظہ فرمائیں: زیادۃ الایمان ونقصانہ - شیخ عبد الرزاق البدر صفحہ 17)

اللہ تعالی پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

اللہ تعالی پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود، الوہیت، ربوبیت اور اسماء وصفات میں یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

(ملاحظہ فرمائیں: نبذة في العقيدة الاسلامية، الشیخ ابن العثیمین: 16-30)

توحید کسے کہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی 1۔ ذات 2۔ نام 3۔ صفتیں 4۔ کام 5۔ عبادات میں کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے یہ سارے حقوق اللہ ہی کو ادا کرنا توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

توحید کی تین قسمیں ہیں: 1۔ توحید ربوبیت، 2۔ توحید الوہیت، 3۔ توحید اسماء وصفات

(ملاحظہ فرمائیں: القول المفيد على كتاب التوحيد، شیخ محمد بن صالح العثیمین صفحہ 5)

توحید ربوبیت کسے کہتے ہیں؟

اللہ تعالی کو اس کی ذات اور افعال میں ایک جاننا اور ایک ماننا اور یہ کہ اللہ ہی خالق، مالک اور مدبر ہے توحید ربوبیت کہلاتا ہے۔ جیسے: پیدا کرنا، مارنا وغیرہ۔

(ملاحظہ فرمائیں: القول المفيد على كتاب التوحيد: 5)

توحید الوہیت کسے کہتے ہیں؟

تمام عبادات کو صرف اللہ کے لیے خاص کر دینا توحید الوہیت ہے۔ جیسے: دعا، قربانی وغیرہ۔

(ملاحظہ فرمائیں: القول المفيد على كتاب التوحيد: 9)

توحید اسماء وصفات کسے کہتے ہیں؟

اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کچھ اپنے لیے اسماء وصفات ثابت کیے ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نے، ان پر اس طرح ایمان لانا جو اللہ تعالی کی شایان شان ہے بغیر کسی باطل تاویل، تشبیہ، تحریف، تعطیل، تمثیل اور تکییف کے۔

(ملاحظہ فرمائیں: شرح ثلاثة الأصول - شیخ محمد بن صالح العثیمین صفحہ: 40)

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ (سورۃ طٰہٰ: 5)

ائمہ سلف صالحین نے مسئلہ "استواء" کے سلسلہ میں کیا کہا ہے؟

تمام ائمہ سلف صالحین رحمہم اللہ نے بالاتفاق یہ کہا ہے:

الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة۔

استواء کا معنی معلوم ہے، اس کی کیفیت مجہول ہے، اس پر ایمان واجب ہے، اور اس کے بارے میں سوال وتفتیش بدعت ہے۔[36]

[36] (شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة - اللالکائی: 3/441، الأسماء والصفات - بیہقی: ص 408 - اس اثر کو امام ذہبی، ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: "مختصر العلو" (ص 141))

قبولیت عمل کی کیا شرطیں ہیں؟

- ❖ ایمان
- ❖ اخلاص
- ❖ متابعة

اصولِ ثلاثہ سے کیا مراد ہے؟

- ❖ رب کی معرفت (سب کا رب اللہ ہے)
- ❖ دین کی معرفت (سب کا دین اسلام ہے)
- ❖ نبی کی معرفت (سب کا دین اسلام ہے)

قواعدِ اربعہ سے کیا مراد ہے؟

- ❖ ایمان، عمل، دعوت اور صبر (اس بات کی دلیل سورۃ العصر ہے)۔

شرک اکبر کسے کہتے ہیں؟

اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنا شرک اکبر ہے۔

- ❖ شرک اکبر یہ ہے کہ بندہ غیر اللہ کو اللہ تعالی کا ایسا شریک ٹھرائے کہ اسے اللہ رب العالمین کے برابر درجہ دیدے، اس سے ویسی محبت کرے جیسی اللہ تعالی سے کی جاتی ہے، اس سے اسی طرح خوف کھائے جس طرح اللہ تعالی سے خوف کھایا جاتا ہے، غیر اللہ سے پناہ مانگے، اسی کو پکارے، اس سے ڈرے، اس سے امیدیں باندھے، اسی کی طرف راغب ہو، اور اسی پر توکل کرے، بالفاظ دیگر اللہ تعالی کی معصیت میں اس کا حکم بجالائے یا اللہ کی ناراضگی میں اس کی پیروی کرے۔

- اللہ تعالی نے فرمایا ہے: (إِنَّ اللَّـهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾) "اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کو کبھی نہیں بخشتا، اور اس سے چھوٹے گناہ کو بخش دیتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے، اور جو اللہ کے ساتھ شریک

ٹھراتا ہے تو اس نے بہت ہی بڑے گناہ کا بہتان باندھا"۔ [37]

- نیز باری تعالی نے فرمایا:(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾)"جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو وہ دور کی گمراہی میں جاپڑا"۔ [38]
- نیز حق تعالی نے فرمایا(مَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ)
- "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت حرام کرر کھی ہے، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔ [39]
- نیز اللہ سبحانہ نے فرمایا:(وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ .)
- "جو اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پس پرندے اسے نوچ لے یا ہوا اسے اڑا کر کسی دور دراز مکان میں ڈال دے"۔ [40]
- اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركون به شيئا وحق العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا)
- "بندوں پر اللہ تعالی کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھرائیں، اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ اسے عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے"۔ [41]
- شرک کی وجہ سے انسان دین سے خارج ہو جاتا ہے خواہ وہ کھلم کھلا شرک کرے جیسا کہ کفار قریش تھے یا چھپا کر کرے جیسا کہ دھوکہ باز منافقین تھے جو بظاہر مسلمان تھے اور در پردہ کافر، ان دونوں

---

[37] النساء:48

[38] النساء:116

[39] المائدہ:72

[40] الحج:31

[41] (بخاری:2856)

میں ذرہ برابر فرق نہیں تھا۔

- اللہ تعالی نے فرمایا: (إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا . إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّـهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّـهِ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ)
- "منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے، آپ ان کا کوئی مدد گار نہیں پائیں گے، مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور اللہ تعالی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا، اور اسی کے لیے دین کو یکسو کر لیا تو یہ لوگ پھر مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے"۔ [42]

(ملاحظہ فرمائیں:معارج القبول -شيخ حافظ الحكمي 2/483، منهج اهل السنة الجماعة ومنهج الاشاعرةفي توحيد الله تعالى - خالد عبد اللطيف:1/93)

شرک اصغر کسے کہتے ہیں؟

شرک اکبر کا ذریعہ بننے والا ہر قول وفعل شرک اصغر ہے جیسے: ریاکاری، غیر اللہ کی قسم کھانا وغیرہ۔

❖ ریاکاری ایسا عمل ہے جو بندہ کے اندر اپنے عمل کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: (فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾) "جو اپنے رب سے ملنے کی امید رکھے وہ عمل صالح کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"۔ [43]

❖ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (أخوف ما أخاف عليكم الشرك الأصغر فسئل عنه فقال الرياء)"مجھے تم پر جس امر کا سب سے زیادہ خطرہ نظر آرہا ہے وہ شرک اصغر ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ

---

[42] النساء:145-146

[43] (1)الکہف:110۔

شرک اصغر کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ ریاکاری ہے۔"[44]

- ❖ ریاکاری کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمائی: (يقوم الرجل فيصلي فيزين صلاته لما يري من نظر رجل إليه) "آدمی اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور جب لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اسے اپنی نماز بہت اچھی لگنے لگتی ہے"۔[45]

شرک اصغر کی ایک قسم غیر اللہ کی قسم کھانا بھی ہے، مثلا باپ کی قسم، کعبہ کی قسم، امانت داری کی قسم، اسی طرح باطل شریکوں کی قسم وغیرہ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لا تحلفو بابائكم ولا بأمهاتكم ولا بالأنداد) "اپنے باپ دادا کا حلف اٹھاؤ نہ ماں کی قسم کھاؤ اور نہ شریکوں کی"۔[46]

- ❖ نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لا تقولوا والكعبة ولكن قولوا : ورب الكعبة) "کعبہ کی قسم نہ کھاؤ بلکہ کعبہ کے رب کی قسم کھاؤ"۔[47]
- ❖ نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لا تحلفوا إلا بالله) "صرف اللہ تعالی کی قسم کھاؤ"۔[48]
- ❖ نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (من حلف بالأمانة فليس منا) "جو امانت داری کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔[49]

---

[44] (2) مسند احمد: 5/428، شرح السنہ: 14/324، مجمع الزوائد: 1/102، الصحیحہ: 951۔

[45] (3) سنن ابن ماجہ: 4204، علامہ البانی نے صحیح الترغیب والترہیب میں اسے حسن کہا ہے۔

[46] (4) سنن ابوداؤد: 3248، سنن نسائی:، صحیح الجامع میں علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے (2126)۔

[47] (5) سنن نسائی، کتاب الایمان والنذور، باب الحلف بالکعبہ: 7/6، احمد 6/371-372، حاکم: 4/297 نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، ابن حجر نے اصابہ: 4/389 میں صحیح کہا ہے۔

[48] (6) صحیح بخاری، کتاب الایمان باب لا تحلفوا بآبائکم: 7/221، صحیح مسلم، کتاب الایمان باب النہی علی الحلف بغیر اللہ تعالی: 5/80۔

[49] (7) سنن ابوداود، کتاب الایمان: 3/223، علامہ البانی نے الصحیحہ: 1/94 میں ذکر کیا ہے۔ امانت کی قسم کھانے سے اس لیے

❖ نیز آپ ﷺ نے بھی فرمایا: (من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك وفي رواية : وأشرك) "جو غیر اللہ کا حلف اٹھائے اس نے کفر کیا یا شرک کیا اور ایک روایت میں ہے اس نے کفر کیا اور شرک بھی کیا"۔ [50]

❖ شرک اصغر میں یہ بھی داخل ہے کہ آدمی یوں کہے: ما شاء الله وشئت "جو اللہ تعالی چاہے اور آپ چاہیں" نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیا تھا: (أجعلتني لله ندا بل ما شاء الله وحده) "تم نے تو مجھے اللہ تعالی کا شریک بنا دیا بلکہ یوں کہو "اللہ تعالی چاہے بس"۔ [51]

شرک اصغر میں اس طرح کہنا بھی داخل ہے: "اگر اللہ تعالی اور آپ نہ ہوتے"۔

اسی طرح یہ کہنا: "میرا تو صرف اللہ اور آپ ہیں" نیز یہ کہنا: "میں اللہ اور آپ کی پناہ میں داخل ہو رہا ہوں" وغیرہ۔

❖ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لا تقولوا ما شاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان) "تم اس طرح نہ کہو: "جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے" بلکہ اس طرح کہو: "جو اللہ چاہے پھر فلاں شخص چاہے"۔ [52]

اہل علم فرماتے ہیں کہ اس طرح کہنا جائز ہے: "اگر اللہ تعالی نہ ہوتا اور پھر فلاں شخص نہ ہوتا" لیکن یہ کہنا جائز نہیں: "اگر اللہ تعالی اور فلاں اور فلاں شخص نہ ہوتا تو ایسا ہو جاتا"۔

منع کیا گیا ہے کیونکہ امانت اللہ تعالی کی کوئی صفت نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کا ایک فرض و حکم ہے۔

[50] (8) سنن ابو داؤد، کتاب الایمان: 3/223-224، سنن ترمذی، کتاب الایمان باب کراہیہ الحلف بغیر اللہ: 4/110، حاکم: 4/297 نے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

[51] (9) بخاری فی الادب المفرد ص: 158 باب قول الرجل ماشاء اللہ، شلت: 784، ابن ماجہ: 2117، مسند احمد: 1/214، الصحیحہ: 39۔

[52] سنن ابو داؤد: 4980، احمد: 5/384، الصحیحہ: 139۔

ملاحظہ فرمائیں:تيسير العزيز الحميد: ص 45، منهج اهل السنة الجماعة ومنهج الاشاعرة في توحيد الله تعالى – خالد عبد اللطيف: 1/93، القول السديد في مقاصد التوحيد – شيخ عبد الرحمن بن ناصر السعدي: ص 15، الإخلاص والشرك الأصغر لعبد العزيز العبد اللطيف ص30

قیامت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

قیامت کے 10 مرحلے ہیں اس پر میرا خطبہ سماعت فرمائیے

قیامت کے دن کے دس مرحلے

ایک دن آئے گا جب ساری دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی، پہاڑ روئی کی طرح اڑ رہے ہوں گے، سارے لوگ مر جائیں گے اور دوبارہ زندہ ہو کر سارے کے سارے اکٹھا ہو کر اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سب کا حساب و کتاب لے گا، اس بات پر ہم سب مسلمانوں کا ایمان و یقین ہے اور جو اس دن کے تعلق سے شک میں مبتلا ہو وہ مومن نہیں ہو سکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"الم (١) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (٢) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (٣) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (٤)أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٥)

ترجمہ: الم، یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے، جس میں متقیوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے، جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس مال سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی ہے اور آپ سے پہلے اتاری گئی ہے، اور آخرت

کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ (5) یہ سب کچھ کرنے والے اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہے، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔(سورۃ البقرۃ:5-1)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ ورُسُلِهِ والْيَوْمِ الآخِرِ وتُؤْمِنَ بالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ"

۔1۔ اللہ پر ایمان لانا۔2۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان لانا۔3۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا۔4۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا۔5۔ آخرت کے دن ایمان لانا۔6۔ تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان لانا۔

(الراوی : عمربن الخطاب رضی الله عنه المحدث : مسلم رقم الحديث : ٨ خلاصة حكم الحديث : صحيح)

غرض یہ کہ آخرت پر ایمان لانا یہ ایمان کا ایک اہم جز ہے اور جو آخرت کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

لیکن اس کے برخلاف دنیا بھر کے جتنے بھی مذاہب، فلاسفر اور مستشرقین Orientalists ہیں۔ ان کے پاس نہ اپنے پیدا کرنے والے خالق کے بارے میں مکمل ڈیٹیلس Details تفاصیل ہیں اور نہ ان کی کتابوں میں مرنے کے بعد کی ڈیٹیلس Details تفاصیل ہیں، بے چارے پریشان رہتے ہیں کہ مرنے کے بعد انکے ساتھ کیا ہو گا؟۔ وہ کہاں سے آئے ہیں اور مرنے کے بعد کہاں جانے والے ہیں؟ اگر آپ کو مرنے کے بعد کی زندگی کی مکمل ڈیٹیل Details تفاصیل ملتی ہیں تو وہ صرف اور صرف قرآن مجید میں ملتی ہیں ، قرآن مجید میں جگہ جگہ آخرت کا تصور اور اس کا ذکر ملتا ہے، اگر آپ قرآن مجید کو مسلسل پڑھتے جائیں گے تو ہر دوسرے یا تیسرے ہی صفحہ پر آخرت کے دن یا قیامت کے دن کے بارے میں کوئی نہ کوئی خبر آپ کو ملے گی۔ اس طرح ایک مسلمان قیامت کے دن کی ڈیٹیلس Details تفاصیل کو معلوم کرکے سکون پاتا ہے کہ وہ جو بھی کر رہا ہے اس کا بدلہ اسے قیامت کے دن ضرور ملنے والا ہے۔

لہذا جب بھی ہم قرآن مجید پڑھیں تو ہمارے ذہن میں آخرت اور قیامت کے تصور کو اجاگر کریں اور ساتھ ہی اس کے لئے تیاری بھی کریں کیونکہ اگر ایک انسان کو مرنے کے بعد کا تصور اس کے دماغ میں رہے گا تو اس کی دنیا بہتر سے بہتر ہو جائے گی اور اس کے برعکس آدمی مرنے کے بعد کی زندگی کو جتنا بھلاتا چلا جائے گا اور مرنے کے بعد حساب وکتاب کے دن کو جتنا بھلاتا چلا جائے گا، اتنا ہی وہ دنیا کے اندر گناہوں میں ڈوبتا جائے گا، جس سے اس کی دنیا بھی تباہ وبرباد ہوگی اور آخرت بھی۔

آخرت کے دن کو سمجھنے کے لئے ایک مثال

آخرت کے دن کے تصور کے بارے میں مزید سمجھنے کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ آپ کی کوئی کمپنی ہے اور آپ وہاں کسی اکاونٹنٹ ACCOUNTANT سے پورا پورا حساب وکتاب لیتے ہیں، یا پھر آپ کسی کو کچھ بھی کام کرنے کے لئے کچھ پیسے یا کچھ ذمہ داری دیتے ہیں تو اس سے پورا پورا حساب وکتاب لیتے ہیں۔ ویسے ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ جسم دیا، ہمارے اندر روح پیدا کی اور ساری کائنات ہمارے لئے پیدا کیا تو کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اتنی ساری اور اتنی بڑی نعمتوں کا حساب وکتاب نہیں لے گا؟ ضرور لے گا جس دن یہ حساب وکتاب ہوگا اسی دن کو "یَومُ الحِسابِ" کہا جاتا ہے۔ اسے "یَومٌ عَسِیرٌ" بھی کہا جاتا ہے یعنی بڑا سخت دن۔ واقعی یہ دن بڑا سخت ہوگا ان لوگوں کے لئے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے، دنیا میں من مانی زندگی گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر اور یوم آخرت پر پختہ ایمان رکھنے والا بنائے، اور دین پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

لہذا اس آخرت کے دن کو سمجھنے کے لئے ہم اس کے دس مرحلوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ہمارا آخرت پر ایمان ان شاء اللہ مضبوط ہو سکتا ہے۔

1۔ پہلا مرحلہ: صور پھونکنا:- اس کو "نَفخَۃٌ" کہا جاتا ہے:

نفخہ اور اس کے اقسام: قرآن مجید میں اس نفخہ کی تین قسمیں بیان کی گئیں ہیں:

۱- نَفخَۃُ الصَعق

۲- نَفخَۃُ الفَزع

٣- نَفخَةُ البَعث

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ (٦٨) "

ترجمہ: "اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے بے ہوش ہو جائے گا سوائے اس کے جسے اللہ چاہے، پھر اسمیں دوسری بار پھونکا جائے گا وہ یکایک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔"

(سورۃ الزمر 39/68)

اس آیت میں "نَفخَةُ الصعق" اور "نَفخَةُ البَعث" کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشا فرمایا:

"وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ٨٧"

ترجمہ: " اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب گھبرا جائیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے اور یہ سب عاجز ہو کر اللہ کے حضور جائیں گے۔"

(سورۃ النمل 27/87)

جبکہ اس آیت میں مزید "نَفخَةُ الفزع" کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس صور سے ڈر جائیں گے۔

نفخات کے تعلق سے اہل علم کا اختلاف

ان صوروں کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا؟

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ تین مرتبہ پھونکا جائے گا: پہلا نَفخَةُ الفَزع دوسرا نَفخَةُ الصعق اور تیسرا نفخَةُ البَعث اور انہوں نے مذکورہ سورۃ النمل کی آیت نمبر 87 سے استدال کیا ہے۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دو مرتبہ پھونکا جائے گا: پہلا نَفخَةُ الصَعِق اور دوسرا نَفخَةُ البَعث اور انہوں نے مذکورہ سورۃ الزمر آیت نمبر 68 سے استدلال کیا اور سورۃ النمل کے آیت 87 کی توجیہ یہ کی ہے کہ یہ

صور اتنا لمبا ہو گا کہ اس صور کے پہلے حصے کو "فَزِعَ" اور اس صور کے آخری حصے کو "نَفخَةُ الصَعِق" کہتے ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک نَفخَةُ الصَعِق اور نَفخَةُ الفَزِع ایک ہی صور ہے اور دوسرا صور "نَفخَةُ البَعث" ہے.

غرض یہ کہ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو اس وقت ساری دنیا پر خوف طاری ہو جائے گا اور اس "نَفخَةُ الفَزِع" کو سب سے پہلے وہ سنے گا جو اپنی اونٹنی کو پانی پلا رہا ہو گا، اور اس صور کی کیفیت کیسی ہو گی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو یہ صور بہت زیادہ لمبا ہو گا اور اس کی لمبائی کا آخری حصہ "نَفخَةُ الصَعِق" میں تبدیل ہو جائے گا۔ "نَفخَةُ الصَعِق" کا مطلب جھٹکہ ہے۔ جیسے کہ اگر آپ کو بجلی کا جھٹکہ لگ جائے تو آنا فانا مر جاتے ہیں لہذا اس صور سے اس وقت دنیا میں جو بھی رہیں گے وہ سب کے سب ختم ہو جائیں گے سوائے اسکے جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بچالے۔

اہل ایمان وتقوی قیامت کے خوف سے محفوظ رہیں گے

قیامت کے دن نیکوکار اور اہل تقوی قیامت کی ہولناکیوں سے بے خوف ہونگے اور انہیں معمولی زکام کی طرح تکلیف ہو گی جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے ان نیک بندوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

"أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"

ترجمہ: "جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریبی ہوتے ہیں ان کو نہ غم پہونچ سکتا ہے اور ان کو کوئی خوف ہوتا ہے"

۔

(سورۃ یونس:10/62)

ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ:

"مَن كَانَ تَقِيًّا كَانَ لِلهِ وَلِيًّا"

جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے سب زیادہ ڈرنے والا ہوتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا ہی بڑا ولی ہوتا ہے۔

(مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد نمبر:11)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو بھی متقی بنادے آمین۔

اور اسی طریقے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس صور کے پھونکنے کے دوران جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اولیاء ہوں گے ان کو کوئی "فزع اکبر" غمگین نہیں کرے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ"

ترجمہ: ”بڑی گھبراہٹ انہیں غمناک نہیں کرے گی اور فرشتے انہیں یہ کہتے ہوئے ملیں گے یہی ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“

(سورۃ الانبیاء:21/103)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ"

ترجمہ:"جو شخص نیکی لائے گا تو اسکے لئے اس سے بہتر بدلہ ہو گا اور وہ اس دن ہر گھبراہٹ سے بے خوف ہونگے"

(سوارۃ النمل:27/89)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو امن میں رہنے والا بنادے، آمین۔

لیکن اس کے باوجود ہمیں قیامت کے دن سے مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے وہ بڑا خطرناک دن ہو گا۔ کوئی آدمی یہ نہ سمجھے کہ میں اب کلمہ پڑھ لیا ہوں تو میرے لئے یہی کافی ہے، بلکہ شرک اور بدعتوں سے بچنا پڑے گا۔ سارے حرام کام، چغل خوری، غیبت، برائی، بد عملی، بے ایمانی، اور بے عملی اپنی زندگیوں سے نکالنا پڑے گا، تب جاکر اس دن میں امن والے ہو جائیں گے۔

بہر حال یہ ایک پہلا صور جو" نَفخَةُ الفَزع "اور"نَفخَةُ الصَعق "کی شکل میں ہو گا جس سے لوگ پہلے مرحلے میں ڈر جائیں گے اور پھر آخری میں بجلی کی طرح سب مر جائیں گے۔

اب ان نفخات کے بعد دوسرا بڑا نفخہ ہو گا جس کو"نَفخَةُ البَعث "کہتے ہیں یا پھر "بعث بعد الموت "کہا جاتا ہے۔

بعث بعد الموت پر کفار مکہ کا اعتراض اور اس کا جواب۔

بعث بعد الموت کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں اس "بعث بعد الموت" کو بار بار ایسے دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے کہ جس کو انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور کفارانِ مکہ نے ہمیشہ سے اس دن کے انکا کو اپنا وطیرہ بنالیا تھا۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے زمانے میں ایک شخص تھا جس کا نام نضر بن حارث بن کلدہ تھا وہ قبر کھود کر ایک مرتبہ ہڈی نکال لیا اور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے سامنے مسل کر ریزہ ریزہ بنادیا، یعنی پاؤڈر کی شکل میں بنادیا اور کہنے لگا اے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم یہ ہڈی جو ریزہ ریزہ ہوچکی ہے یہ دوبارہ بنائی جائے گی، یہ کیسی بات ہے؟ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کفار کے اعتراض کو ذکر کرتے ہوئے سورہ یٰس میں ارشاد فرمایا:

"وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (٧٨)"

ترجمہ: "کہ یہ ابن آدم ہمیں مثالیں دے رہا ہے اور اپنی تخلیق کو بھول گیا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہڈی کیسے زندہ کرسکتا ہے جبکہ وہ ریزہ ریزہ ہوچکی ہے۔"

(سورۃ یٰس:36/78)

پہلا جواب:

اللہ تعالی انہیں جواب دیتے ہوئے آگے فرمایا:

"قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ "

ترجمہ: "اے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جس نے پہلی مرتبہ ان کو پیدا کیا اور بنایا وہی رب ان کو دوبارہ زندہ بھی کرے گا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر ایک مخلوق کے بارے میں بخوبی جانتے ہیں۔"

(سورۃ یٰس:36/79)

جب اس کا دنیا میں نام ونشان تھا ہی نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اب دنیا میں آگیا۔ جب ایک مرتبہ بن گیا تو دوبارہ بنانے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کیا مشکل پیش آئے گی؟۔ جب کمپیوٹر ایک مرتبہ بن گیا ہے تو دوبارہ اس کو بنانے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ہے، جب کوئی بھی چیز ایک مرتبہ ظہور پزیر ہوجاتی ہے تو اس کے دوبارہ لاکھوں نسخے نکل جاتے ہیں، ایک نئی کتاب شروع میں لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن جب ایک مرتبہ وہ لکھ دی جاتی ہے اس کے لاکھوں نسخے چھپانا کیا مشکل ہے؟ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا وجود ہی نہیں تھا تو اللہ تعالی نے

تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تو تم کو دوبارہ پیدا کرنا اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

دوسرا جواب:

اللہ کا معاملہ تو ایسا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ"

ترجمہ: ”جب کسی چیز کا ارادہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب کرتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔“

(سورۃ یس:36/82)

تیسرا جواب: سورہ قیامہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمایا:

"لَاأُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (١) وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (٢) أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ (٣) بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ (٤)"

ترجمہ: ”میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں نفس ملامت گر کی، کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم کبھی اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر پائیں گے؟ کیوں نہیں!!! ہم ان کے پور پور ٹھیک کرنے پر قادر ہیں۔“

(سورۃ القیامۃ:75/1-4)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آیت میں کہہ رہے ہیں کہ آدمی کہتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کر سکیں گے ہڈیوں کو چھوڑو ہم تو ان کے انگلیوں کے پوروں کو بھی ویسے ہی دوبارہ بنائیں گے جیسے دنیا میں تھے۔

صور کس سے پھونکا جائے گا؟

اب آیئے جانتے ہیں کہ صور کس کو کہتے ہیں؟ شیخ عبد الرحمن بن الناصر السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "صور" قرن "سے پھونکا جائے گا، عربی زبان میں قرن سینگھ کو کہا جاتا ہے۔

صور پھونکنے کی کیفیت کیا ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ: "اے نبی اکرم ﷺ آپ رات

میں بڑے بے چین رہتے ہیں اور آپ کے کروٹ بدلنے کی اور بے قراری کی آوازیں آتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ:

" كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدْ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ "

ترجمہ: "میں کیسے آرام سے سوؤں جب کہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور کو لقمہ بنایا ہوا ہے اور وہ کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اس کو صور پھونکنے کی اجازت ملے گی۔"

(الراوی: ابو سعید الخذری المصدر: صحیح الترغیب المحدث: الالبانی رقم الحدیث: 3569 خلاصۃ حکم الحدیث: صحیح لغیرہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صور پھونکنے والا فرشتہ تیار ہے اور صور اس کی منہ میں رکھا ہوا ہے، بس صرف پھونکنا باقی ہے، تو نبی اکرم ﷺ امت کی فکر کرتے ہوئے تہجد میں دعائیں کر رہے ہیں اور امت کی فکر نے نبی اکرم ﷺ کی نیند اڑا دی ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کی امت کو نہ اپنی فکر ہے اور نہ اپنے دین کی۔ انہیں قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا ہے!!! وہ دین سے دور ہو چکے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو پیغام اپنے بندوں کے نام بھیجا ہے اس کو پڑھنا ہی نہیں چاہ رہے ہیں!!!۔ جبکہ واٹساپ دن میں سو مرتبہ پڑھتے ہیں اور کبھی واٹساپ کے گروپ میں کچھ مسیج بھی نہیں آتا ہے پھر بھی بار بار چیک کرتے ہیں، کیا یہ واٹساپ اور فیس بک کے پیغامات پڑھنے سے آپ کی قبر کا مرحلہ آسان ہو جائے گا؟ کیا آخرت کا مرحلہ آسان ہو جائے گا؟ ایک عقلمندانہ فیصلہ DECISION لینے کی ضرورت ہے اور قرآن سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

لہذا یہ پہلا مرحلہ ہے جس میں صور پھونکا جائے گا، پہلے صور میں لوگ ڈریں گے اور بعد میں مر جائیں گے اور پھر ایک اور صور میں جتنے بھی مرے تھے پھر سے دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

2۔ دوسرا مرحلہ ہے حشر کے میدان جمع ہونا

اب جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سارے لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، ان زندہ لوگوں کو

ایک جگہ جمع کیا جائے گا۔ یہ جمع کرنے کی کیفیت بھی بہت ہی خطرناک ہوگی "بعث بعد الموت" کے لئے جب صور پھونکا جائے گا تو ایسے بھاگے دوڑے آئیں گے جیسے ٹڈیوں کا منتشر جھنڈ ہے جو چلا آرہا ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ"

ترجمہ: ”ان کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور وہ قبروں سے یوں نکلیں گے جیسے منتشر ٹڈی دل ہوں۔“

(سورۃ القمر:54/7)

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو سر کے بل آئیں گے جیسے کوئی گیند زمین پر ٹپا مار کر آگے بڑھتی ہے، اس طرح یہ سر کے بل ٹپا مارتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ پوچھنے والوں نے پوچھا کہ اے نبی اکرم ﷺ! ہمیں پیروں سے چلنا تو معلوم ہے لیکن یہ سر کے بل کیسے چلیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے کہا کہ: جو رب پیروں پر چلا سکتا ہے وہی سر سے چلنے کی طاقت بھی دے گا، کچھ لوگ ذلیل وخوار ہو کر جمع کئے جائیں گے جن کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی، کچھ لوگ اپنی ذلت کی وجہ سے سر نیچے کر کے آئیں گے انکو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوگی، کچھ لوگوں کو جاثیہ (گھٹنوں کے بل) کی شکل میں بیٹھا دیا جائے گا، ہر ایک کے آنے کا طریقہ الگ الگ ہوگا، آج کل ہمارے بچے فیس بک اور واٹساپ پر بیٹھ کر ہر چیز کو بغیر تحقیق فوراً فارورڈ کرتے چلے جارہے ہیں اگر وہ جھوٹ رہا اور اسکی وجہ سے کوئی جذبات سے مغلوب ہو کر کسی کا قتل کر دیا تو ان کا شمار قتل کی پلاننگ کرنے والوں میں ہوگا اور قیامت کے دن انکے ہاتھوں میں مقتول کی گردن ہوگی، سود کھانے والے لوگ پاگلوں جیسی حرکت کرتے ہوئے آئیں گے، اگر کوئی جانوروں کا مالک تھا اور اس نے اس جانور کی زکات ادا نہیں کی تھی تو یہ جانور کل قیامت کے دن اپنے مالک کو اپنے پیروں سے مار رہا ہو گا اور ایسی ہی حالت میں وہ حشر کے میدان میں آئے گا، اگر کسی نے کسی کی زمین ہڑپ لی تھی (جیسا کہ اکثر لوگ اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کی زمین بڑی آسانی ہڑپ کر جاتے ہیں) اگر وہ ایک بالشت جگہ بھی ہڑپ کر لے گا تو اس جیسی سات زمینوں کی مٹی اٹھا کر اس کا طوق بنا کر گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

بعض لوگ مانگ مانگ کر پیسہ جمع کرتے ہیں، قیامت کے دن یہ بھیک مانگنے والے لوگ اس طرح آئیں

گے کہ ان کے چہروں پر چمڑا نہیں ہو گا، (یاد رکھیں اسلام نے آدمی کو محنت کرنا سیکھایا ہے مانگنا نہیں سیکھایا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو محنت کرنے والا بنائے اور محنت کر کے پیسہ کما کر دوسرے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔) قیامت کے دن عورتوں کی بھی حالتیں بڑی عجیب ہوں گی جیسے کہ وہ عورت جو نوحہ کرتی ہے اور میت کی خوبیوں کو بیان کر کے روتی ہوئی اپنے کپڑے پھاڑ لیتی ہے اور اپنے چہرے پر طمانچے مارتی ہے تو ایسی عورت کو گندھک کا کپڑا پہنایا جائے گا جس کی وجہ سے اس کو بے انتہاء گرمی ہو گی، اس طرح ہر ایک کو الگ الگ انداز میں میدان حشر میں اکٹھا کیا جائے۔

اس دن زمین تابنے کی بنادی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ "

ترجمہ: ”جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ اللہ واحد قہر والے کے سامنے پیش ہوں گے۔“

(سورۃ ابراہیم:14/48)

آپ ﷺ نے فرمایا:

«يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ»

ترجمہ: ”روز قیامت لوگوں کو ایک ایسی زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو سفیدی سرخی مائل صاف گول ہو گا۔“

(الراوی: سھل بن سعد المصدر: صحیح البخاری المحدث: البخاری رقم الحدیث: 6521 خلاصۃ حکم الحدیث: صحیح)

سورج ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور سب لوگ گرمی کی وجہ سے پریشان ہوں گے، عربی زبان میں "میل" کے دو معنی آتے ہیں:

1) ایک معنی: سرمہ دانی کے سلائی کا ہے۔

2) دوسرا معنی: 1.6093 اکلومیٹر کا ہے۔

اگر ایک میل کا معنی 1.6093 اکلومیٹر لیا جائے تو تب بھی سورج کوئی زیادہ دور نہیں ہو گا، اتنی زیادہ گرمی ہو گی جس کی وجہ سے لوگ پسینہ میں شرابور ہوں گے، ہر ایک اپنے گناہ کے حساب سے پسینہ میں ڈوبا ہو گا، ان میں بعض

لوگ تو ایسے ہوں گے جن کے ہونٹوں تک پسینہ ہو گا، تو ایسے سخت حالات میں اللہ سبحانہ وتعالی نیک لوگوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا، انہیں حشر کے میدان میں بڑی تکریم کے ساتھ جمع کیا جائے گا اور انہیں اعزازات دیئے جائیں گے، بعض نیک لوگوں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک خاص سایہ نصیب کریں گے۔

سات خوش نصیب جنہیں اللہ تعالی اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا:

آپ ﷺ نے فرمایا:

سبعةٌ يُظِلُّهم اللهُ في ظلِّه يومَ لا ظلَّ إلّا ظلُّه: إمامٌ عادلٌ وشابٌّ نشَأ في عبادةِ اللهِ تعالى ورجلٌ ذكَر اللهَ خاليًا ففاضت عيناه ورجلٌ ـ كان ـ قلبُه معلَّقٌ في المسجدِ ورجُلانِ تحابّا في اللهِ: اجتمَعا عليه وتفرّقا ورجلٌ دعتْه امرأةٌ ذاتُ منصبٍ وجمالٍ إلى نفسِها فقال: إنّي أخافُ اللهَ ورجلٌ تصدّق بصدقةٍ فأخفاها حتّى لا تعلَمَ شِمالُه ما تُنفِقُ يمينُه"

ترجمہ: "سات ایسے خوش نصیب لوگ ہوں گے جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا:

1) انصاف پسند بادشاہ (یعنی وہ بادشاہ جس نے اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کیا ہو گا۔ (اسی طریقے سے اگر آپ کے پاس کوئی اپنے مسائل یا جھگڑے لے کر آئے تو آپ کسی ایک کی طرف مائل ہوئے بغیر رشتہ داری اور دوستی کا خیال کئے بغیر انصاف کرتے ہیں تو ان شاء اللہ، اللہ تعالی آپ کو بھی اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا)۔

2) وہ نوجوان جو اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزارا۔ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو اور ہمارے نوجوانوں کو ایسی جوانی عطا فرمائے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں گذرتی ہو اور اپنی نافرمانی سے بچائے۔ اللہ تعالی نے ہمیں جو طاقت و قوت دی ہے اس کو اسلام کی اشاعت میں دین کی اشاعت میں اور علم دین کو سمجھنے میں مسجد بنانے، مجبوروں کی مدد کرنے میں لگائیں۔)

3) اور ایسا آدمی جب وہ اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھیں بہہ پڑتی ہیں۔

4) اور ایسا آدمی جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہے

5) اور وہ دو لوگ جو صرف اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں اللہ ہی کے لئے ملتے اور اللہ ہی کے لئے جدا ہوتے

ہیں۔

6) اور وہ آدمی جسے مرتبہ والی اور حسین عورت دعوتِ زنا دے، لیکن وہ کہے کہ میں اللہ تعالی سے ڈر تا ہوں۔

7) اور وہ آدمی جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟"۔

(الراوی :ابوهريرة المصدر :صحيح مسلم المحدث : مسلم رقم الحديث:١٠٣١
خلاصة حكم الحديث: صحيح)

اس حدیث میں سات لوگوں کا ذکر ہے لیکن علمائے کرام سات سے بھی زیادہ گروپ ہو سکتے ہیں جو کل قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے جگہ پائیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ایمان و عمل میں اتنی طاقت عطا فرمائے کہ ہم یہ مرحلہ آسانی سے پار کر سکیں۔(آمین)

3۔ تیسرا مرحلہ ہے:-شفاعت (سفارش)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لاَ تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ"

ترجمہ:" قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ آدم

علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں۔ چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کروگے قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت، کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ میں چلا جاؤں گا مجھ سے کہا جائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ کہو، آپ کی سنی جائے گی۔"

(الراوی : انس بن مالک المصدر :صحیح البخاری المحدث : البخاری رقم الحدیث :۷۵۱۰ خلاصة حکم الحدیث :صحیح)۔

اس کے بعد آپ ہر مومن کے حق میں شفارش کریں گے، لیکن جو لوگ شرک کر کے مر گئے ہونگے انہیں آپ کی شفارش نصیب نہیں ہو گی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سفارش اپنے باپ کے حق میں قبول نہیں کی جائے گی۔ (الراوی: ابو ھریرۃ المصدر: صحیح البخاری المحدث: البخاری رقم الحدیث :3350 خلاصۃ حکم الحدیث: صحیح)

اپنے آپ کو شرک سے بچانا بے حد ضروری ہے، بہر کیف آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شفارش کے بعد حساب و کتاب شروع کیا جائے گا۔

4۔ چوتھا مرحلہ حساب و کتاب کا ہے

یہ مرحلہ بھی بڑا سخت ہونے والا ہے، جب لوگ حساب و کتاب کے لئے آئیں گے تو یہ بے انتہاء سخت اور خطرناک مرحلہ ہو گا وہاں ہر ایک کو انصاف ملے گا، اگر کسی نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگا کر دنیا میں بچ گیا بھی تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس غلام کو انصاف دلائیں گے، جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو پائے گا اور جو ذرہ برابر گناہ کرے گا وہ بھی اس کو پائے گا۔ آج ہم نے گالیوں کو معمول بنالیا ہے اور عام زبان میں ہم کسی کو ماں اور بہن کی گالی دیتے ہیں حالانکہ اس کے معنی بڑے بھیانک ہوتے ہیں، اور وہ معنی کسی بڑی تہمت سے کم نہیں ہوتے ہیں اور ان تہمتوں کا ہمیں قیامت کے دن جواب دینا ہو گا۔ اسی طرح محلے کے بہت سارے افراد مرد ہو کہ عورت صرف سنی سنائی باتوں پر دوسروں پر تہمتیں لگاتے ہیں۔

حتی کہ اگر کوئی سینگھ والا جانور بغیر سینگھ والے جانور کو مارتا بھی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا بدلہ قیامت کے دن دلوائے گا، اسی لئے ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا ملتی ہے کہ:

"اللّهمَّ حَاسِبنِي حِسَاباً يَسِيراً"

کہ اے میرے رب! میرا حساب و کتاب بڑا آسان لینا۔

(الراوی : عائشه المصدر :صحيح ابن حبان المحدث : ابن حبان رقم الحديث :۷۳۷۲ خلاصة حكم الحديث :صحيح)

5۔ پانچواں مرحلہ ترازو کا قیام اور اعمال کا تولا جانا

ہماری زبان میں ایک محاورہ بہت مشہور ہے کہ "نیکی کر دریا میں ڈال" یہ اسلامی نکتہ نظر نہیں ہے بلکہ اسلام کا یہ تصور ہے کہ "نیکی کر ترازو میں ڈال" ریاکاری کا ذرا برابر شائبہ نہیں ہو جو بھی کام کریں صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کریں۔ ہمارے اسلاف سونے سے پہلے بیٹھ کر یہ سوچتے تھے کہ آج میں نے کس کا دل دکھایا

ہے ؟ آج میں نے کونسا گناہ کیا ہے ؟ آج میں نے کس کا حق تلف کیا ہے ؟ کیا آج کے دن میں میرا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوا ہے یا برائیوں کا پلڑ ابھاری رہا ہے ؟ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کھلے طور پر اعلان کر دیا ہے کہ:

"فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (٦) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٧) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (٨) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ"

ترجمہ: ”جنکے نیکیوں کے پلڑے بھاری رہیں گے وہ خوش وخرم زندگی کے حقدار رہیں گے اور جن کے نیکیوں کے پلڑے ہلکے رہیں گے وہ جہنم کے حقدار ٹھہریں گے۔“

(سورۃ القارعۃ:101/9-6)

اسی لئے ہمیں بھی سونے سے پہلے اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے کہ کیا آج کے دن میں نے کسی کو ستایا ہے؟ کیا آج کے دن میں نے اپنے رب کو ناراض کرنے کا کوئی کام کیا ہے ؟ مگر آج ہماری راتیں کیسی ہوتی ہیں، آپ بخوبی واقف ہیں !!! فون پر دھمکی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "ابھی تو فون رکھ میں تجھے کل صبح بتاتا ہوں" رات میں معاف کر کے سو گئے تو کیا ہی اچھا ہوتا یا پھر یہ کہیں گے کہ بھائی کل بات کریں گے اور یہ معاملہ سلجھالیں گے ، ہمارے درمیان چند غلط فہمیاں جنم لے رہی ہیں اس کو آپس میں بیٹھ کر صاف کر لیں گے ۔ آپ نے دھمکی دے کر اس کی مکمل رات خراب کر دی ہے ، اور آپ کا بھروسہ بھی نہیں ہے کہ صبح ہونے تک آپ زندہ بھی رہیں گے یا نہیں رہیں گے۔

اسی لئے ہمیں چاہئے کہ معاف کر کے سونے کی عادت ڈالیں ،دل سے کدورت نکال کر لوگوں سے بات چیت کریں اور اپنی زبان سے اللہ کا ذکر جیسے الحمد للہ وغیرہ ادا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کلمے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ "

ترجمہ: ”الحمد للہ پورے ترازو کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے آسمان وزمین دونوں بھر جاتا ہے اور بھر کر باہر نکل جاتا ہے۔“

(الراوی : ابو مالک الاشعری المصدر :صحیح مسلم المحدث : مسلم رقم الحدیث :۲۲۳ خلاصۃ حکم الحدیث :صحیح)

6۔ چھٹا مرحلہ: حوض اور نہر کوثر

کوثر ایک نہر ہوگی جو بہت بڑی اور بے حد خوبصورت ہوگی اور اس کی مٹی مشک عنبر اور زعفران کی ہوگی اور اس نہر کا پانی ایک حوض میں جمع ہو جائے گا تو اسی کو حوض کوثر کہتے ہیں، وہاں پر انبیاء کرام ہوں گے، ہمارے یہاں ایک بات بڑی عجیب ہے کہ ہم لوگ اکثر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم کو نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ سے جام کوثر نصیب فرما۔ جب کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی نگرانی میں بھی حوض کوثر کا پانی پلایا جائے گا ایسی کوئی بات احادیث میں نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے جام کوثر مرحمت فرمائیں گے، بلکہ حدیث میں یہ ہے کہ وہاں اتنی زیادہ تعداد میں پیالے ہوں گے جو تاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے اور لوگ آکر پئیں گے نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نہیں پلائیں گے، بلکہ نبی اکرم ﷺ کی نگرانی میں لوگ خود جام کوثر پئیں گے، یہ ایسا پانی ہوگا کہ جب کوئی ایک مرتبہ یہ پانی پی لے گا تو پھر کبھی اس کو پیاس نہیں لگے گی۔ لیکن وہاں پر کچھ ایسے بھی آئیں گے جو دنیا میں بدعت کے کام کئے ہوں گے، نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنی امت پہچان کر بلائیں گے ،لیکن فرشتے ان لوگوں کو دھتکار دیں گے، ان کو جانوروں کی طرح ہانک دیا جائے گا، تو نبی اکرم ﷺ یہ دیکھ کر کہیں گے کہ ان کو چھوڑ دو، یہ میرے امتی ہیں، تو فرشتے کہیں گے کہ اے نبی اکرم ﷺ آپ کو نہیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے جانے بعد دین میں بہت ساری نئی نئی چیزیں ایجاد کرلی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے کہ ایسے لوگوں کی مجھ سے دوری ہو جنھوں نے میرے جانے کے بعد میرے دین کو بدل دیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو شرک سے اور بدعات سے بچائے۔

(الراوي : سهل بن سعد الساعدي | المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الرقم : ٦٥٨٣ | خلاصة حكم المحدث : [صحيح])

7۔ ساتواں مرحلہ: اندھیرے کا چھاجانا

سارے لوگوں پر گھپ اندھیرا چھاجائے گا، اچانک اللہ تعالی ایک روشنی بھیجے گا اور یہ روشنی اتنی پھیلی ہوئی ہوگی کہ منافقین اس روشنی کو دیکھ کر اہل ایمان کو آواز لگائیں گے کہ ہمیں بھی اپنے نور کا کچھ حصہ دے دو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

" يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (١٣) "

ترجمہ: ”اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے کہیں گے کہ تھوڑا رکو! ہم تمہارے نور میں کچھ حصہ لیں اور تمہارے ساتھ چلیں تو مومنین کہیں گے کہ پیچھے موڑ جاؤ اور نور کو تلاش کرو اچانک ایک دیوار مومنوں اور منافقین کے درمیان حائل ہو جائے گی جس کے ایک طرف رحمت ہوگی اور دوسری طرف منافقین کے لئے عذاب ہوگا۔“

(سورۃ الحدید:13/57)

ایک اور روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا:

أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ؟

ترجمہ: جس دن یہ زمین آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان ہوں گے لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟

،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ "

”لوگ اس وقت اندھیرے میں پل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے۔“

(المصدر:صحيح مسلم ،الراوي:عائشه رضى الله عنها ،حديث نمبر : ٣١٥)

جب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زندگی دی ہے ہمیں قیامت والے دن کے لئے نور کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

8۔ آٹھواں مرحلہ: پل (صراط) پر سے گذرنا

پل صراط پر سے گذرنا بھی ایک بڑا بھیانک منظر ہوگا، اور ہر ایک کو یہاں سے گذرنا ہوگا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَإِن مِّنكُمْ إِلا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا"

ترجمہ: اور تم میں سے جو بھی ہے اس پر وارد ہونے والا ہے۔ یہ ہمیشہ سے تیرے رب کے ذمے قطعی بات ہے، جس کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

(مریم:71)

اس پل پر سے کوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا، کوئی گھوڑے پر سواری کی طرح گذر جائے گا، کوئی اپنی سرین کے بل آہستہ آہستہ گذرے گا۔ غرض ہر ایک اپنے ایمان و عمل کے مطابق پل صراط پر سے گذر جائے گا جیسا کہ حدیث میں ہے:

عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنْ مِنْكُمْ إِلا وَارِدُهَا سورة مريم آية ٧١ فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ "

ترجمہ:" سدی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے آیت «وإن منكم إلا واردها» ”یہ امر یقینی ہے کہ تم میں سے ہر ایک اس پر عبور کرے گا“ (مریم: ۷۱)، کا مطلب پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ جہنم میں جائیں گے، پھر اس سے اپنے اعمال کے سہارے نکلیں گے، پہلا گروہ (جن کے اعمال بہت اچھے ہوں گے) بجلی چمکنے کی سی تیزی سے نکل آئے گا۔ پھر ہوا کی رفتار سے، پھر گھوڑے کے تیز دوڑنے کی رفتار سے، پھر سواری لیے ہوئے اونٹ کی رفتار سے، پھر دوڑتے شخص کی، پھر پیدل چلنے کی

رفتار سے۔"

(المصدر: سنن الترمذی ،الراوی: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، رقم الحدیث:۳۱۵۹، خلاصة حکم الحدیث :صحیح سلسلة الأحادیث الصحیحة:۳۱۱)-

وہاں سے پل صراط کلالیب (قینچیوں) کا ہو گا، جو لوگ پل صراط پر سے جلدی گذر نہیں پائیں گے تو وہاں پر ان کے لئے کلالیب (قینچیاں) ہوں گے وہ کافروں اور گناہگار مسلمانوں کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے اور پل صراط پر سے جہنم میں گرنے کی کیفیت کیسی ہو گی؟ ایسا نہیں ہے کہ ان کو بڑے آرام سے سواری پر بیٹھا کر جہنم میں داخل کیا جائے گا بلکہ اس پل پر سے گذرتے ہوئے یہ قینچیاں کلالیب ان کو اچک لیں گے اور ان کو قیمہ قیمہ کریں گے اور اس طرح وہ جہنم رسید ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

" ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجِسْرِ، فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْجِسْرُ؟، قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا "

ترجمہ: پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ ایک پھسلواں گرنے کا مقام ہے اس پر سنسنیاں ہیں، آنکڑے ہیں، چوڑے چوڑے کانٹے ہیں، ان کے سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں۔ مومن اس پر پلک مارنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جہنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹتے ہوئے گزرے گا۔

(المصدر :صحیح بخاری، الراوی : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ، رقم الحدیث ۷٤۳۹:)

یہ راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا جیسا کہ حدیث میں ہے:

" إنَّ على جهنَّمَ جِسرًا أدَقَّ مِنَ الشَّعرِ، وأَحَدَّ مِنَ السَّيفِ"

ترجمہ: کہ جہنم پر ایک ایسا پل ہو گا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔

(الراوي : أنس بن مالك | المحدث : البيهقي، المصدر: شعب الإيمان ،الرقم :٢٧٧/١، : خلاصة حكم المحدث : إسناده ضعيف)

لیکن اہل علم نے کہا اسکا معنی کی تائید دیگر احادیثٍ سے ہوتی ہے

يُوضَعُ المِيزَانُ يومَ القيامةِ، فَلَوْ وُزِنَ فيهِ السَّمَوَاتُ و الأرضُ لَوَسَعَتْ ، فَتقولُ الملائكةُ : يا رَبِّ لِمَنْ يزِنُ هذا ؟ فيقولُ اللهُ تعالى : لِمَنْ شِئْتُ من خَلْقِي ، فَتقولُ الملائكةُ ، سبحانَكَ ما عَبَدْناكَ حقَّ عِبادَتِكَ ، و يُوضَعُ الصِّرَاطُ مِثْلَ حَدِّ المُوسَى ، فَتقولُ الملائكةُ ، مَنْ تُجِيزُ على هذا ؟ فيقولُ : مَنْ شِئْتُ من خَلْقِي ، فَيقولونَ : سبحانَكَ ما عَبَدْناكَ حقَّ عِبادَتِكَ

(الراوي : سلمان الفارسي | المحدث : الألباني | المصدر : السلسلة الصحيحة/الصفحة أو الرقم : ٩٤١ | خلاصة حكم المحدث : [أورده في الصحيحة] وإسناده صحيح موقوفا وله حكم الرفع)

مسلم في "صحيحه" (رقم١٨٣)زاد مسلم: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: (بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ، وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ).

لہذا یہ مرحلہ بڑا ہی بھیناک ہو گا جس پر سے ہر ایک کو گذرنا ہو گا کیا انبیاء ورسل، کیا اولیاء واتقیاء، کیا مومن وکافر ،کیا منافقین وملحدین اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں آخرت کی اس قدر بھیانک اور درناک تکالیف سے ہم کو دور رکھے۔ آمین۔

9۔ نواں مرحلہ: لوگوں دلوں سے غل کا نکالنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا ذکر بھی بار بار فرمایا ہے ارشاد ہے کہ:

"وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ"

ترجمہ: ”کہ ہم ان کے سینوں سے غل کو نکال دیں گے وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے بھائی بھائی ہوں گے“۔

(سورۃ حجر: 15/47)

ایک اور جگہ کہا: "وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ"

ترجمہ: "اور ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہو گا ہم نکال دیں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے، اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، بلاشبہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے۔ اور انھیں آواز دی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے وارث تم اس کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم کیا کرتے تھے"۔

(سورۃ الأعراف: 43)

یہاں ان نصوص میں غل کا مطلب حسد، کینہ، کپٹ، بغض، جلن، وغیرہ ہے، لہذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومنوں کے دلوں سے ان تمام چیزوں کا خاتمہ فرمادیں گے، کیونکہ جنت میں خوش رہنا ہے اور اس جنت میں سو درجے ہیں ورنہ وہاں پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے گلے شکوے کرتے ہوئے بیٹھ جائیں گے کہ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اتنا کم دیا ہے اس کو اتنا زیادہ دیا ہے تو یہ جلن اور حسد ختم ہو گی اس کے بعد اہل جنت خوش وخرم اور ہشاش بشاش رہیں گے۔

10۔ دسواں مرحلہ جنت میں داخلے کا ہے

جہاں پر فرشتے سلام کرتے ہوئے جنتیوں کو جنت میں داخلے کی دعوت دیں گے اور سلامتی کی دعائیں کریں گے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیات میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

"الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ (٢٠) وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ (٢١) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (٢٢) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (٢٣) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (٢٤)"

ترجمہ: جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور پختہ عہد کو نہیں توڑتے۔[20] اور وہ جو اس چیز کو ملاتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔[21] اور وہ جنھوں نے اپنے رب کا چہرہ طلب کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کو نیکی کے ساتھ ہٹاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے اس گھر کا اچھا انجام ہے۔[22] ہمیشگی کے باغات، جن میں وہ داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولادوں میں سے جو نیک ہوئے اور فرشتے ہر دروازے میں سے ان پر داخل ہوں گے۔[23] سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا۔ سو اچھا ہے اس گھر کا انجام۔[24]

(سورۃ الرعد:20-24)

ایک اور جگہ کہا:

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (٦٧) يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ (٦٨) الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ (٦٩) ادْخُلُوا

الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ (٧٠) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (٧١) وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (٧٢) لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ (٧٣) "

ترجمہ: سب دلی دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر متقی لوگ۔ اے میرے بندو! آج نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ فرماں بردار تھے۔ جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمھاری بیویاں، تم خوش کیے جاؤ گے۔ ان کے گرد سونے کے تھال اور پیالے لے کر پھرا جائے گا اور اس میں وہ چیز ہوگی جس کی دل خواہش کریں گے اور آنکھیں لذت پائیں گی اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اس کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے۔ تمھارے لیے اس میں بہت سے میوے ہیں، جن سے تم کھاتے ہو۔

(سورة الزخرف:67-73)

جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے اور ہر دروازے سے آواز دینے والا آواز دے کر جنتی کو اس کے مستحق دروازے سے داخل کروائے گا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

" عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ:" مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ"، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. "

ترجمہ:" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے راستے میں

دو چیزیں خرچ کرے گا اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے پھر جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے جو روزہ دار ہو گا اسے « باب الریان » سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والا ہو گا اسے زکوٰۃ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازہ) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں، آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے"۔

(الراوي : أبو هريرة المحدث : البخاري | المصدر : صحيح البخاري الرقم : ١٨٩٧)

نوٹ: یہ قیامت کے مختصر طور پر دس مرحلے تھے جو بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہاں پر ایک بات غور کرنے کی یہ ہے کہ جو اس میں ترتیب بتائی گئی ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ اسی ترتیب کے ساتھ جنت میں داخلہ یا جہنم میں داخلہ ہو گا، کیونکہ اس ترتیب کے ساتھ کسی ایک مکمل حدیث میں یہ تمام مرحلے بیان نہیں کئے گئے ہیں، بلکہ علمائے کرام نے قیامت کے مراحل کے تعلق سے ساری احادیث کا دراسہ کرکے ایک ترتیب دینے کی کوشش کی ہے، ترتیب آگے پیچھے بھی ہو سکتی ہے اور یہی ہمارا ماننا ہے۔

جہنم اور جنت کا ایک مختصر خاکہ

چلتے چلتے اب میں جہنم کا تھوڑا سا منظر آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں، جہنم میں دیواریں آگ کی ہوں گی، چھت آگ کی ہو گی، گھر آگ کے ہوں گے، بستر آگ کے ہوں گے، تکیے آگ کے ہوں گے، جہنم میں جہنمی کو جب پیاس لگے گی تو اس کو پلانے کے لئے جو پانی لایا جائے گا وہ اتنا گرم ہو گا کہ اس کے بھانپ سے اس کے چہرے کی چمڑی گل جائے گی، اور فرشتے اسکو پینے کے لئے کہیں گے، وہ نہیں پیئے گا، تو فرشتے اس کو پانی زبردستی پلائیں گے اور سر پر انڈلیں گے، اس سے اس پر سوراخ پڑ جائے گا، اور اس گرم پانی کی وجہ سے پیٹ کٹ جائے گا اور ساری

آنتیں باہر آجائیں گی، اور بھوک لگنے پر فرشتے اسے کانٹوں کا کھانا دیں گے، جب وہ کھانے سے منع کردے گا تو اس کو فرشتے زبردستی ٹھوس ٹھوس کر کھلائیں گے، اور اس کو لوہے کی موٹی موٹی زنجیروں سے باندھ دیا جائے گا اور وہ اتنے وزنی ہوں گی کہ جس سے جہنمی ہل بھی نہیں سکے گا، اور اسی زنجیر میں اس کو گھسیٹا جائے گا۔

ان کے بالمقابل جنتی تو بڑے عیش اور آرام میں ہوں گے، اور انہیں وہاں وہ ساری چیزیں ملیں گی جو ان کا من چاہتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ"

ترجمہ: "تمہارے لئے وہاں پر وہ سب کچھ ہو گا جو تم چاہو گے، اور وہ سب کچھ ہے جو تم مانگو گے۔"

(سورۃ حم سجدۃ:41/31)

آخر میں جنت کا ایک منظر کھینچ کر اپنی بات ختم کر دیتا ہوں کہ جنتی جا رہا ہو گا چلتے چلتے وہ اپنے کپڑوں کو دیکھا گا تو اس کو خواہش ہو گی کہ فلاں پودے یا پھول کی طرح کپڑا ہو گا تو کتنا اچھا ہو گا، جیسے ہی اس کی خواہش ہوئی تو تھوڑے ہی دیر میں اس کی فیٹنگ کے برابر وہ کپڑا اس کے جسم پر ہو گا، جب کہ دنیا کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ جنت میں صرف خواہش کرنے کی دیر ہے، وہاں اسے وہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا جو اس کا نفس خواہش کرے گا۔

میرے پیارے بھائیو! ہم اس دنیا سے بہت دل لگا چکے ہیں اگر دل لگانا ہے تو اس جنت سے لگائیں جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ."

ترجمہ: "جنت میں ایسی چیزیں ہوں گی جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا، اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا ہو گا"

(الراوی :ابوھریرۃرضی اللہ عنہ المصدر : صحیح البخاری المحدث : البخاری رقم الحدیث:٤٧٧٩ خلاصۃ حکم الحدیث :صحیح)

اگر آپ کو جنت کا منظر خیالات میں دیکھنا ہو تو سورہ غاشیہ پڑھ لیجئے اور سورہ اعلیٰ بھی کیونکہ اس میں توحید رسالت اور آخرت کا تذکرہ ہے (جو کہ ہماری کامیابی کا راز اور SUBJECT ہے) یہ بھی کہ دنیا دار العمل ہے یہاں ہمیں ایمان کے ساتھ عمل صالح کرتے رہنا چاہیے اور یہ سورۃ ہم جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں پڑھتے ہیں۔اس کے بعد دوسری رکعت میں اسکا ریزلٹ نتیجہ جنت کا ذکر ہے لہذا یہ دو سورتیں ہمیں ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہئے اور اس کے مطابق عمل کرتے رہنا چاہیے جن سے جنت کو حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔

بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر:8-12 سال) اور بڑوں کے لیے اسائنمنٹ

بچوں کے لیے اسائنمنٹ (عمر:8-12 سال)

1.حفظ کا کام:

- ❖ سورۃ النازعات کی پہلی 10 آیات حفظ کریں۔
- ❖ تجوید کے ساتھ تلاوت کی مشق کریں۔

2.اہم الفاظ:

سورۃ کے ان الفاظ کے معنی سیکھیں:

- ❖ نَازِعَاتِ (Nazi'aat): وہ جو روحیں زور سے کھینچتے ہیں۔
- ❖ نَاشِطَاتِ (Nashitaat): وہ جو روحیں نرمی سے نکالتے ہیں۔
- ❖ سَابِحَاتِ (Saabihaat): وہ جو اطاعت میں تیرتے / چلتے ہیں۔
- ❖ رَاجِفَةٌ (Raajifah): زلزلہ / پہلا جھٹکا۔
- ❖ رَادِفَةٌ (Raadifah): دوسرا (صور کا جھٹکا)۔

3. فہم کے سوالات:

- ❖ سورۃ النازعات کا مرکزی موضوع کیا ہے؟
- ❖ سورۃ میں "نَازِعَاتِ" اور "نَاشِطَاتِ" کون ہیں؟

4. سرگرمی:

- ❖ ٹیکٹونک پلیٹس کو سمجھنا
- ❖ سرگرمی: ٹیکٹونک پلیٹس کا ایک ڈایاگرام بنائیں اور اس پر لیبل لگائیں۔

5. گفتگو:

- ❖ اپنے والدین یا استاد سے بات کریں:
- ❖ ہماری روزمرہ زندگی میں آخرت کو یاد رکھنے کی اہمیت کیا ہے؟
- ❖ بڑوں کے لیے اسائنمنٹ (اعلیٰ سطح کی سمجھ)
- ❖ Earthquake Magnitude Levels

1. مطالعہ اور غور و فکر:

- ❖ مکمل سورۃ النازعات ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پڑھیں۔
- ❖ آیات 1-5 میں ذکر کردہ دو گروہوں کی روحوں کا تقابلی جائزہ لکھیں (200 الفاظ)۔

2. تنقیدی سوالات:

- ❖ اللہ تعالیٰ قدرتی واقعات (جیسے زلزلہ، ستارے) کی مثالیں دے کر قیامت کی یاد دہانی کیسے کراتا ہے؟
- ❖ حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے (آیات 15-26) سے غرور کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے؟

3. تحقیقی اسائنمنٹ:

❖ **الف**: زلزلے اور ریکٹر اسکیل

سرگرمی:

❖ پانچ زلزلوں کی شدت کا بار گراف بنائیں (مثالیں: 5.0، 6.0، 7.0، 8.0، 9.0)
❖ گراف میں شدت کی سطحیں (mild, moderate, severe, catastrophic) لیبل کریں۔
❖ [نیچے دیا گیا گراف دیکھیں]

سوالات:

❖ ریکٹر اسکیل کیوں اہم ہے؟
❖ اسکیل پر زیادہ نمبر کا کیا مطلب ہے؟

← **ب**: تخلیقی سرگرمی

تجربہ: ایک سادہ زلزلہ ماڈل بنائیں:

❖ بلاکس یا کھلونوں سے عمارتیں بنائیں۔
❖ سطح کو ہلکا ہلائیں (ہلکا زلزلہ) اور زیادہ زور سے ہلائیں (شدید زلزلہ)۔

سوال: ہلکے اور شدید زلزلے میں عمارتوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ عمارتوں کو محفوظ کیسے بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: اضافی سوالات:

← اب تک ریکارڈ کیا گیا سب سے بڑا زلزلہ کون سا ہے اور کہاں آیا؟
← زلزلے کے دوران کن حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا چاہیے؟

مقصد:

- ❖ توحید، رسالت اور آخرت کے تصور کو سمجھیں۔
- ← سورۃ النازعات میں توحید کا بیان کیسے ہے؟
- ❖ قیامت کے بیان کا تقابل سورۃ القارعہ اور سورۃ الزلزلہ سے کریں۔

4. عملی نفاذ:

اس سورۃ سے ملنے والے اسباق کی روشنی میں آخرت کی تیاری کے لیے ایک منصوبہ لکھیں:

- ❖ ایمان مضبوط کرنا۔
- ❖ نیک اعمال میں اضافہ۔
- ❖ تکبر اور نافرمانی سے بچنا۔

5. گروپ ڈسکشن:

گھر یا گروپ میں سورۃ سے حاصل شدہ بصیرتیں شیئر کریں۔

جوابدہی اور قیامت کی حقیقت پر گفتگو کریں۔

تعلیمی رہنمائی:

بچوں کے لیے:، آسان قصص اور انٹرایکٹو کوئز استعمال کریں۔

بڑوں کے لیے: معتبر علماء کے تفسیر ویڈیوز یا لیکچرز شامل کریں۔

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)